رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ

حیات شاہجہانی

یعنی

سوانح عمری قدردان فیضرسان علیا حضرت خلد مکان، نواب **شاہجہان بیگم** صاحبہ

کرون آف انڈیا، وجی، سی، ایس آئی،

مولفہ

ہز ہائنس نواب **سلطان جہان بیگم** صاحبہ تاج ہند جی، سی، ایس آئی

وجی، سی، آئی، ای فرمانروائے بھوپال ادام اللہ بالعزو الاقبال

مطبع مفید عام آگرہ میں باہتمام محمد قادر علی خاں صاحب فاروقی کے بخوبی طبع ہوئی

سنہ ۱۳۳۲ھ مطابق سنہ ۱۹۱۴ء

ربنا اغفر لی ولوالدی وللمومنین یوم یقوم الحساب

حیات شاہجہانی

یعنی

سوانح عمری قدردان فیض رسان علیا حضرت خلد مکان، نواب شاہجہان بیگم صاحبہ

کراؤن آف انڈیا، جی سی ایس آئی،

مولفہ

ہز ہائنس نواب سلطان جہان بیگم صاحبہ تاج ہند جی سی ایس آئی،

جی سی آئی، ای فرمانروائے بھوپال ادام اللہ بالعز والاقبال

مطبع مفید عام آگرہ میں باہتمام محمد قادر علی خاں صاحب طبع ہوئی

سنہ ۱۳۳۲ھ مطابق سنہ ۱۹۱۴ء

فہرست مضامین حیات شاہجہانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ

حیات شاہجہانی

خلد مکان علیا حضرت جناب نواب شاہجہان بیگم صاحبہ تاج ہند - وجی - سی - آئی - ای مرحومہ مغفورہ کی سوانح عمری لکھنا نہ صرف میرے لئے ایک فرض ہے بلکہ اُسے مین اپنی سعادت سمجھتی ہون اور ایسے کام کو ایک ایسی خدمت جانتی ہون جو دعا کے بعد مین اُن کی کچھہ کر سکتی ہون دنیا مانتی ہے کہ وہ ایک اولی العزم - فیاض رحیم المزاج اور مدبر خاتون تھین - پس ایسی خاتون کے کامون کو زندہ رکھنے کے لئے ایک سوانح عمری کی اشد ضرورت تھی - ممکن تھا کہ مین یہ کتاب کسی قابل آدمی سے لکھواتی لیکن مجھے یہ سعادت کیون کر حاصل ہوتی کہ مین اپنی عزیز و شفیق والدہ کی یہ خدمت بجالاتی -

پس جہان تک مجھے وقت ملا اور موقع حاصل ہوا مین نے اس کتاب کو مرتب کیا - مین نے اس لائف مین عمداً اور قصداً اُن تمام دردانگیز واقعات کو درج نہین کیا جو میرے اور اُن کے مابین پیش آئے کیونکہ اُن کا فراموش کردینا ہی بہتر ہے -

جو کچھ واقعات پیش آئے وہ شدنی تھے میں یقین رکھتی ہوں کہ باوجود اُن واقعات اور مسلسل کشیدگی کے ذرہ برابر اُن کی شفقت میں کمی نہیں آئی تھی اور نہ میری اطاعت و محبت میں کوئی فرق آیا تھا اور کیونکر آتا میری جنت تو اُن کے قدموں کے نیچے ہے۔ اور میری بخشش اُن کی خوشی و رضا پر منحصر ہے۔

مجھے یقین ہے کہ جب ناظرین اس لائف کو پڑھیں گے تو جہاں اُن کو یہ خوشی ہوگی کہ اُن کے ملک میں ایک ایسی جلیل القدر خاتون کی شاندار لائف موجود ہے۔ وہاں مجھے اور انھیں دونوں کو دعاء خیر سے یاد کریں گے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب اوّل

ولادت، تربیت و تعلیم، یتیمی، صدر نشینی، تقریبات و شادی، اولاد، استحقاق حکومت سے دست برداری، بیوگی، صدر نشینی مکرر، ملکہ معظمہ قیصر ہند کا پیغام تعزیت اور حسن انتظام کی امید، نکاح ثانی، بیوگی بار ثانی،

ولادت نواب شاہجہان بیگم جی، سی، ایس، آئی، وکرون آف انڈیا قلعہ اسلام نگر مین ۶ جمادی الاول سنہ ۱۲۵۴ھ ۳۰ جولائی سنہ ۱۸۳۸ء کو پیدا ہوئین۔

ولادت سے دو تین مہینے قبل اُن کے والد ماجد نواب جہانگیر محمد خان صاحب بہادر اور اُن کی والدہ ماجدہ نواب سکندر بیگم صاحبہ خلد نشین مین کشیدگی ہوگئی تھی، اور وہ بھوپال سے اسلام نگر چلی گئی تھین جب نواب شاہجہان بیگم کی ولادت ہوئی تو کسی نے نواب صاحب کو بجائے ولادت دختر کے تولد فرزند کی اطلاع دی تو وہ بہت خوش ہوئے، اور اپنے نور نظر کے دیکھنے کے لئے بےتاب ہوگئے، لیکن جس وقت اُن کو باضابطہ اطلاع پہونچی تو معلوم ہوا کہ لڑکی پیدا ہوئی ہے، مگر اُنہون نے اس اطلاع کو صحیح باور نہ کیا، بالآخر جب سرکار خلد نشین نے نواب شاہجہان بیگم کو اُن کے پاس بھیجا تب یقین آیا۔ صورت دیکھتے ہی شفقت پدری کو جوش ہوا۔ اور خوب پیار کیا سرکار خلد مکان کی دادی منور زمان بیگم جو نواب اسد علی خان

رئیس باسودہ کی بہن تھیں وہ بھی موجود تھیں، اُنہون نے اپنی پوتی کو بہت سے تحائف دیکر بعد نماز عصر رخصت کیا۔ اور یہ مغرب کے وقت مع الخیر اسلام نگر پہونچین۔

تربیت وتسلیم سرکار خلد نشین نے آپ ہی رضاعت کی اور ہر قسم کی تربیت بھی خود ہی کرتی رہین اگرچہ اُس زمانہ مین آج کل کی طرح طریقہ تربیت نہ تھا مگر ایک تعلیم یافتہ ماں (جس کو قدرت سے غیر معمولی ذہانت، استقلال وقابلیت اور بیدار مغزی کا حصہ ملا ہو) جس طرح اپنی اولاد کی تربیت کرسکتی ہے اوسی طرح سرکار خلد نشین نے تربیت کی۔

خانہ داری اور نسوانی ہنر کی تعلیم اپنے ذمہ رکھی۔ کتابی اور دینی تعلیم کے لئے مولوی حسیب احمد صاحب۔ حاجی عبدالکریم انصاری اور مولوی حیدر علی خان مصنف منتہی الکلام کو جو ایک مقدس اور مشہور عالم تھے مقرر فرمایا مقدمات مالی وحسابی کی تعلیم کے لئے منشی رضا حسین نائب معتمد المہام اور دیوان ٹھاکر پرشاد نائب اول مال معتمد المہامی مامور ہوئے۔ اِسکے علاوہ سواری اسپ، اور نشانہ بازی کی مشق بھی کرائی جاتی تہی اور اس فن آبائی مین اُن کو اچھی مہارت ہوگئی تہی غرضکہ نواب شاہ جہان بیگم صاحبہ نے اپنی خداداد ذہانت، جودتِ طبع، اور شوق ودلچسپی سے بہت جلد یہ کل مراحلِ تعلیم طے کرلئے۔

یتیمی ہنوز ۸ سال کی عمر نہ ہوئی تہی کہ نواب جہانگیر محمد خان صاحب بہادر امراض معدہ مین مبتلا ہوئے لیکن بیماری کو بہت ہی پوشیدہ رکھا جاتا تھا جب علالت انتہا کو پہونچی اور خبر پھیلی تو بیوی اور بیٹی سے ضبط نہ ہوسکا دونون عیادت کے لیے بہوپال آئین۔ حالت بہت ردی پائی خود نواب صاحب نے سرکار خلد نشین سے فرمایا کہ جناب، میرا حال ایسا ہوگیا ہے کہ زندگی کی امید نہین میرا علاج بھی اچھی طرح نہ ہوا۔ کاش آپ ہوتین تو تیمارداری خوب ہوتی سرکار خلد نشین نے کہا کہ مین علاج اور تیمارداری کے لئے تیار ہون بشرطیکہ آپ میرے پاس

رہین وہ رضی ہوگئے مگر اُن کے ماموں نے نہ رہنے دیا اوسوقت ایک عجیب حالت تھی بیوی اور بیٹی کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ مریض کے دلپر دردانگیز کیفیت پیدا ہو رہی تھی مگر خودغرض او رسازشی لوگونکو ترس آیا مختار و مالک دست نگر اور نوکرون کے ہاتھون مین مجبور تے۔ ناچار سرکار خلد نشین اور نواب شاہجہان بیگم صاحبہ اسلام نگر کو واپسی کی غرض سے روانہ ہوگئین اگرچہ یہ دونون اسلام نگر جا رہی تھین لیکن دلی بیچینی جو ایسے موقعون پر خود بخود پیدا ہو جاتی ہے آگے قدم بڑہانے سے مانع آتی تھی۔ ناچار ماجی کی باوڑی پر (بھوپال اور اسلام نگر کے درمیان) قیام کر دیا۔ ایک ہفتہ کے بعد نواب صاحب کا انتقال ہوا۔ اور یہ اطلاع ملی کہ نائب الریاست یعنی اون کے ماموں اسد علی خان اور چند لوگون نے اتفاق کر کے نواب صاحب کے فرزند دستگیر محمد خان[۵۱] کو جو ایک طوائف کے بطن سے تھے مسند نشین ریاست کر دیا اور توپخانہ سے سلامی بھی ادا کر دی گئی۔

صدر نشینی | سرکار خلد نشین ان خبرون کو سنکر نہایت متردد ہوئین اور فوراً ایجنسی مین ایک خریطہ موجودہ صورت کے متعلق تحریر کیا اس خریطہ مین نواب شاہجہان بیگم صاحب کا استحقاق ظاہر کر کے اُس عہدنامہ کا حوالہ دیا گیا تھا جو آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی اور نواب نظر محمد خان کے مابین

۵۱ نواب جہانگیر محمد خان صاحب بہادر نے بعد نا اتفاقی ایک طوائف کی لڑکی سے نکاح کر لیا تھا ولکنسن صاحب پولیٹکل ایجنٹ نواب صاحب مرحوم کے نہایت گہرے دوست تے اونہین کی مہربانی سے نواب صاحب مرحوم کے تمام مرحلے طے ہوئے یعنی شادی کا ہونا اور نوابی کا ملنا اور اونہین کی امداد سے نواب صاحب نے یہ نکاح بی جان سے کیا تھا اس عورت کی عمر اوس وقت ۱۲ سال کی تھی نکاح قلعہ رائسین مین ہوا تھا۔
نواب صاحب مرحوم بڑے شاعر تھے ایک دیوان بھی لکھا ہے دولہ تخلص تھا اور دیوان دولہ تصنیف کا نام ہے۔

جانشینی کے متعلق ہوا تھا۔

صاحب پولیٹکل ایجنٹ سیہور سے بھوپال آئے اور اوس صدر نشینی کو ناجایز قرار دیکر نواب گورنر جنرل بہادر کو اس کیفیت کی اطلاع کی اور تا صدور حکم نواب گورنر جنرل بہادر کے اسد علی خان کو بدستور نائب الریاست کی حیثیت سے کام کرنے کا حکم دیا۔

اسکے بعد سرکار خلد نشین کے نام لارڈ ہارڈنگ نواب گورنر جنرل بہادر کا خریطہ مورخہ ۲۸ دسمبر ۱۸۴۴ء موصول ہوا جس مین تعزیت کے بعد یہ اطلاع بہی تھی کہ "موافق رسم بہوپال کے نواب شاہجہان بیگم صاحبہ" کی مسند نشینی اوسی طرح منظور ہوئی جس طرح کہ آپ باتفاق رؤسا و امراء بہوپال و رضامندی سرکار انگلشیہ مسند نشین ریاست کی گئی تھین۔ جس وقت شاہجہان بیگم کتخدا ہون گی۔ اون کا شوہر رئیس ہوگا۔ تا بلوغ و کتخدائی اون کے امور ریاست تحت حکومت صاحب پولیٹکل ایجنٹ بہادر کے انجام پائینگے" فوجدار محمد خان پسر کہ چاک نواب غوث محمد خان کہ اون کی لیاقت و ذہانت پر دوستدار کو اعتبار ہے ریاست کے کام کو سرانجام دینگے۔ اور بڑے کام ریاست کے حسب رائے صاحب ایجنٹ بہادر انجام پاوینگے اوس مین وہ آپ سے بھی مشورہ لینگے اور خبرداری شاہجہان بیگم کی آپ سے متعلق رہیگی"

ڈیڑہ مہینے کے بعد صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے نواب گورنر جنرل بہادر کے حکم سے نواب شاہجہان بیگم کو مسند نشین ریاست اور میان فوجدار محمد خان کو ریجنٹ مقرر کیا۔

اس ریجنسی کے قایم ہونے کے بعد جو واقعات ظہور پذیر ہوئے اور جس طرح سرکار خلد نشین نے گورنمنٹ کی انصاف پسندی اور زور حقوق و قابلیت سے ریاست کی عنانِ حکومت اپنے ہاتھ مین لی وہ سب حالات تاج الاقبال اور حیات سکندری مین بالتفصیل درج ہین چون کہ اس کتاب کے موضوع سے اِن واقعات کو چندان تعلق نہین۔ اسلئے اون کا اندراج

کرنا غیر ضروری سمجھکر نظر انداز کر دیا ہے۔ صرف اس قدر لکھہ دینا کافی ہے کہ میان فوجدار محمد خان کی ریجنسی مین فرمان روائے بھوپال کو سخت سے سخت تکالیف ہوئین سرکار خلد نشین کی جد و جہد نے دو سال کے بعد نائب الریاست سے استعفاء لے لیا۔ اور خود سرکار خلد نشین ریجنٹ قرار دی گئین اور گورنمنٹ سے مختاری ریاست کا خلعت اُن کو عطا ہوا۔

تقریبات وشادی نواب جہانگیر محمد خان صاحب بہادر کے انتقال کے بعد آخر محرم سنہ ۱۲۶۱ھ مین اسلام نگر کی سکونت ترک کر کے سرکار خلد نشین مع اپنی والدہ نواب گوہر بیگم صاحبہ قدسیہ اور نواب شاہجہان بیگم صاحبہ کے بھوپال چلی آئین اور یہین مستقل سکونت اختیار کر لی۔ مختاری ریاست کا مرحلہ طے ہونے پر سرکار خلد نشین نے نہایت دہوم دہام اور فیاضی و تجمل کے ساتھ نواب شاہجہان بیگم کے کلام مجید ختم ہونے کی تقریب مین جشن کیا۔ اگرچہ نواب شاہجہان بیگم اس سے بہت قبل کلام مجید ختم کر چکی تھین، کتب درسیہ اور حساب وغیرہ کی تعلیم بھی مکمل ہو چکی تھی لیکن سرکار خلد نشین مجبوریون کے سبب سے اپنے ارمان و حوصلہ کو پورا نہ کر سکی تھین اب نہایت فراخ حوصلگی کے ساتھ تقریبین کین سرکار عالیہ کے اخراجات کے لئے ۶۸۷۷۵ روپیہ کی جاگیر بھی مقرر کی گئی اور جب وہ سن رشد کے قریب پہونچین تو شادی کی فکر درپیش ہوئی سرکار خلد نشین نے خاندان ریاست پر نظر غور ڈالکر بعض کو اپنے ذہن مین انتخاب کیا اور اون کی تربیت کا اہتمام بھی فرمایا۔ تاکہ اون مین سے جو لڑکا قابل نکلے اوسکے ساتھ عقد کیا جاے لیکن جب اون مین کچھہ نہ کچھہ ذاتی و صفاتی نقصان پاے تو نواب گورنر جنرل بہادر وایسراے ہند کی اجازت سے بھوپال مین اور بھوپال سے باہر دوسرے خاندانون مین تلاش و جستجو کی گئی۔

چند معتمدین نے باہر سے اکثر خاندانون مین لڑکون کو انتخاب کر کے اون کے نسب نامے اور تصاویر ارسال کین اور ظاہری و باطنی حالات سے مطلع کیا۔

آخر الامر جو چہہ شخص فی الجملہ پسند ہوئے تہے اونکے نام و نشان سے صاحب پولٹیکل ایجنٹ بہادر کو اطلاع دی اور تحریر کیا کہ "خاندان مین نواب شاہجہان بیگم کی شادی کے لائق کوئی نظر نہین آتا اور جب غیر خاندان مین شادی ہوگی تو نہ معلوم انجام کیا ہو۔ اسلئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ریاست نواب شاہجہان بیگم کے نام رہے اون کا شوہر امور ریاست مین بے اختیار ہو صرف مرتبہ و نام و عزت مین نواب رہے مگر اون سے جو اولاد ہو وہ مستقل نواب اور مالک قرار پائے"۔ صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے اس رائے سے اتفاق کیا اور لکہا کہ "یہی مثال ہمارے ملک مین ہے ملکہ معظمہ مالک ملک ہین اور اونکے شوہر امور مملکت مین دخیل نہین۔ مین اس خریطہ کو وایسرائے ہند کے پاس بہیجتا ہون جیسا حکم صادر ہوگا عمل کیا جائیگا"۔

چند دن بعد بواسطہ رزیڈنسی اطلاع ملی کہ "وایسرائے ہند نے تجویز فرمایا ہے کہ آپ کسی لڑکے کو حسب پسند اپنے تجویز کرین وہ بعد شادی کے برائے نام نواب رہے گا۔ اور نواب شاہجہان بیگم وقت پہونچنے سن بلوغ کے موافق دستور رئیسہ بہوپال ہون گی اور انتظام و کارکردگی آن مشفقہ نے ریاست کو بار گران قرض سے سبک دوش کیا اور آپ کی خوبی بندوبست سے جو ضرب المثل ہے آیندہ کو بہی زمام انتظام ریاست آپکے ہاتہہ مین رہنا چاہیئے تاکہ آپ کی تعلیم سے نواب شاہجہان بیگم فائدہ اٹہائین اور وقت مناسب پر اختیار ریاست اونکو سپرد کیا جائے"۔

اس خریطہ کے جواب مین سرکار خلد نشین نے لکہا کہ "مین نے منجملہ چہہ شخصون کے باقی محمد خان نصرت جنگ بخشی ریاست کو اپنی رائے کے مطابق تجویز کیا ہے اور اونکے نام سے صاحب پولٹیکل ایجنٹ کو اطلاع دے دی ہے"۔ اسی خریطہ مین آیندہ بہی انتظام ریاست اپنے ہاتہون مین رکہنے کی بابت تحریر کیا تہا۔ اسکے بعد ایک دوسرے خریطہ مین بخشی باقی محمد خان صاحب کے انتخاب پر زور دیا گیا۔ صاحب ایجنٹ نواب گورنر جنرل بہادر نے جواب دیا کہ "حسب ہدایت نواب گورنر جنرل بہادر کے اطلاع دیتا ہون کہ انتظام ریاست کا نواب شاہجہان بیگم کی ۲۱ برس کی عمر تک آپ کے ہاتہہ مین رہے گا پہر اگر وہ بہ لحاظ سن بلوغ اپنے کے استدعائے حکومت کرین گی اوس حالت مین اون کی مرضی کے خلاف کارروائی مشکل ہوگی"۔

سرکار خلد نشین نے پہر ایک خریطہ اختیارات کی بابت تحریر کیا کہ "مستحق ریاست بہوپال کا میرے برابر کوئی دوسرا نہین۔ امور ریاست کے انصرام مین میری محنت و مشقت بہی پسندیدہ حکام انگلشیہ ہے مین اپنی زندگی تک مختاری ریاست کی مستحق ہون"۔

مگر یہ مسئلہ اوسوقت طے نہوا۔ البتہ شادی کے متعلق خود صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے بھوپال آکر وایسرائے ہند کا خریطہ دیا جسمین بخشی باقی محمد خان صاحب بہادر[۵۱] نصرت جنگ کے ساتھ شادی کی منظوری تھی۔

اس منظوری کے بعد ۲۸ شوال ۱۲۷۱ھ کو رسم شک جیتی ہوئی ۲ ذی قعدہ کو ملک بھوپال مین ایجنسی سے اشتہار سنایا گیا کہ نواب شاہجہان بیگم رئیسہ ہین اور والدہ اونکی مختار ریاست اور شوہر اون کے برائے نام نواب ہین۔

۴ ذی قعدہ کو منگنی کی رسم ادا کی گئی اور بخشی باقی محمد خان صاحب کو بہ منظوری گورنمنٹ نواب نظیر الدولہ امراؤ دولہ کا خطاب دیا گیا۔ ۵ ذی قعدہ کو ایجنٹ نواب گورنر جنرل بہادر نے نواب وایسرائے ہند کی طرف سے نواب صاحب کو خلعت عطا کیا اور اعزاز مین ۱۲ ضرب توپ سر ہوئین۔ سرکار انگریزی کیطرف سے بھی سلامی کے ۱۷ فیر مقرر ہوئے۔

۱۱ ذی قعدہ کو مولوی عبد القیوم صاحب نے جو ایک جلیل القدر درویش صفت عالم تھے خطبہ نکاح پڑھا دونون جانب نہایت دھوم دھام اور تکلفات کے ساتھ دعوتین ہوئین۔

سرکار خلد نشین نے حسب منظوری صاحب پولیٹکل ایجنٹ بہادر ۱۲۷۲ھ سے ۶۵۳۵۷ روپیہ کی جاگیر نواب صاحب بہادر کو عطا کی

---

[۵۱] نواب صاحب بہادر تیراہ کے ممتاز خاندان میشی خیل کے ممبر تھے اُن کے جد بزرگوار بایزید خان مع خاندان کے افغانستان سے چلے آئے تھے اور اونھون نے ہم وطنی کے تعلقات پر نظر کرکے بھوپال مین سکونت اختیار کی تھی بھوپال کیلئے یہ زمانہ نہایت پر آشوب تھا ایسے وقت مین بایزید خان کا آنا ایک قسم کی تائید غیبی تھی جو نواب وزیر محمد خان کو حاصل ہوئی، بایزید خان کے ساتھ اونکے فرزند محمد خان اور دو پوتے بہادر محمد خان اور یار محمد خان بھی تھے، ان سب کو فوجی خدمات پر مامور کیا گیا۔ اس خاندان نے تھوڑی ہی مدت مین اپنی شجاعت و دلیری کے ایسے قابل قدر ثبوت دئے کہ نواب وزیر محمد خان کے دل مین جگہ کرلی چند دنون کے بعد بایزید خان اور محمد خان کا انتقال ہوگیا۔

بہادر محمد خان اور یار محمد خان روز بروز ترقی کرتے رہے ۱۸۱۲ء مین جبکہ گوالیار کی فوج نے پوری قوت اور بڑی تعداد کے ساتھ بھوپال پر حملہ کیا تھا۔ بہادر محمد خان کی بے نظیر شجاعت کا اظہار ہوا اور دشمن نے شکست پائی۔ اسکے بعد اون کو سپہ سالاری ریاست پر ترقی دی گئی اور جاگیر مقرر ہوئی اور اُنہون نے اپنی زندگی کو نہایت عزت و ناموری کے ساتھ بسر کیا اونکے انتقال کے بعد اون کے بڑے لڑکے صدر محمد خان سپہ سالار مقرر ہوے۔ اور جب اونھون نے انتقال کیا تو چونکہ اون کے کوئی اولاد نرینہ نتھی اسلئے چھوٹے بھائی بخشی باقی محمد خان نصرت جنگ اس عہدہ پر ممتاز کئے گئے اس وقت نواب سکندر جہان بیگم صاحبہ خلد نشین فرمان روائے بھوپال تھین اون کو اس خاندان کی قابلیت شجاعت وفاداری پر اعتماد تھا اور بارہا ان صفات عالیہ کے تجربے ہو چکے تھے۔ اس لئے اس خاندان پر بے انتہا

اولاد شادی سے تین سال بعد ۲۷ ذی قعدہ ۱۲۷۴ھ ۹ جولائی ۱۸۵۸ء روز جمعہ کو میری ولادت ہوئی اور ۱۲ جمادی الاول ۱۲۷۷ھ کو میری بہن نواب سلیمان جہان بیگم پیدا ہوئین وہ قریب پانچ برس کے زندہ رہین باوجودیکہ ویکسی نیٹ ہوچکی تھین مگر چیچک نکلی۔ حکیم جان صاحب نے تشخیص مرض مین غلطی کی چیچک کو فساد خون سمجھکر مسہل دیدیا۔ موت آچکی تھی مسہل نے سخت نقصان کیا اور ۱۳ محرم ۱۲۸۲ھ مین اون کے انتقال کا ساتحہ جانکاہ پیش آیا۔

استحقاق حکومت سے دست برداری۔ حکومتون اور سلطنتون کی تاریخ مین اس قسم کی مثالین شاذونادر ہی ملینگی کہ کسی والی ملک نے فرمان روائی کے مسلمہ حق کو اپنے کسی عزیز قریب کی دلجوئی یا ادب یا محبت کی وجہ سے ترک کر کے حکومت سے دست برداری کی ہو۔ مگر یہ زرین واقعہ جب تک کہ اس کا تذکرہ صفحات تاریخ پر رہے گا نواب شاہجہان بیگم صاحبہ کی سیر چشمی، الفت دختر انہ اور عالی حوصلگی کو دنیا کے سامنے بطور ایک روشن مثال کے ہمیشہ پیش کرے گا اور دیکھنے یا سننے والے ہمیشہ حیرت و استعجاب کے ساتھ دیکھین اور سنین گے۔

نواب نظر محمد خان صاحب بہادر کے انتقال ہوجانے کے بعد از روے معاہدہ جو مابین نواب مرحوم اور آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کے ہوا تھا اون کی وارث اور جانشین ریاست سرکار خلد نشین تھین جن کی عمر اوس وقت ایک سال ۶ ماہ کی تھی وہ مسند نشین ریاست اور اون کی والدہ نواب گوہر بیگم صاحبہ قدسیہ ریجنٹ مقرر کی گئین لیکن یہ شرط ہوگئی کہ جب اون کی شادی ہوگی اوس وقت شوہر رئیس ریاست ہوگا چنانچہ شادی کے بعد نواب جہانگیر محمد خان فرمان روائے ریاست قرار دیے گئے جس کا تذکرہ تاج الاقبال اور مختلف تاریخون مین موجود ہے۔ سرکار خلد نشین

بقیہ حاشیہ صفحہ ۷ - عنایت تھی اور نواب صاحب بہادر سیرت وصورت کے لحاظ سے نہایت ممتاز تھے اور اون مین وہ تمام اوصاف موجود تھے جو ایک سپہ سالار ریاست کے لیے ضروری ہین۔

نے اس شرط کو ہمیشہ استعجاب اور افسوس کے ساتھ دیکھا اور دراصل وہ حق بجانب بھی تھین کہ اون کے کل استحقاق محض عورت ہونے کی وجہ سے ایک دوسرے شخص کی طرف منتقل ہو گئے مگر مصلحت وقت کے خیال سے خاموش رہین۔ جب نواب جہانگیر محمد خان کا انتقال ہو گیا۔ سرکار عالیہ مسند آرائے ریاست ہوئین اور سرکار خلد نشین کچھ عرصہ بعد ریجنٹ قرار دی گئین تو اب اون کو اپنی قابلیت اور قوت حکمرانی کے ظاہر کرنے کا عمدہ موقع ملا اونہون نے جو انتظامات کئے اور تمدنی ترقیان دکھائین اور گورنمنٹ برطانیہ کے تعلقات مین جو خوشگوار مضبوطی پیدا کی۔ اور جس طرح اونہون نے ثابت کر دیا کہ نوع انسان کی اس جنس ضعیف مین بھی ملکداری کی خاص خاص قابلیتین خداوند کریم نے ودیعت کر کے اپنی قدرت کاملہ ظاہر کی ہے اون حالات سے بھوپال کی تاریخین معمور ہین اور اون کی شاندار لائف سے اوس کا اظہار ہو رہا ہے۔

اس بنا پر یہ کوئی تعجب آمیز بات نہین ہے کہ وہ اپنے حق کو واپس لینے کے لئے آمادہ ہو گئین اور اس امر کی کوشش کی کہ وہ مستقل طور پر فرمان روائے بھوپال تسلیم کی جائین اونہون نے اپنے حقوق دلائل و براہین کے ساتھ گورنمنٹ مین پیش کئے اگرچہ دلائل و براہین مضبوط تھے مگر مشکل یہ تھی کہ سرکار عالیہ باضابطہ رئیسہ بھوپال ہو چکی تھین اور اب وہ جوان اور عاقل تھین۔ ریاست کے جو کام خود سرکار خلد نشین نے اون کے سپرد کئے تھے انکو وہ نہایت قابلیت اور بیدار مغزی کے ساتھ انجام دیتی تھین گورنمنٹ کے ساتھ وفاداری اور عقیدتمندی مین کوئی شبہ نہ تھا۔ پس اون کو علیحدہ کرنا ایک انصاف پسند گورنمنٹ کے لیے ناممکن العمل تھا۔ تاہم سرکار خلد نشین کے دلائل اور استحقاق سے بھی اغماض کرنا سخت مشکل کام تھا آخر الامر گورنمنٹ نے اس فیصلہ کو سرکار عالیہ کی مرضی پر منحصر کر دیا۔ اور انکے سامنے

صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے سرکار خلد نشین کے اس مطالبہ کو بیان کیا اور رائے دریافت کی۔

اللہ اکبر کس قدر محبت و سعادت مندی اور عالی حوصلگی و سیر چشمی تھی کہ سرکار عالیہ نے بلاپس وپیش سرکار خلد نشین کے استحقاق کو تسلیم کر کے اون کو رئیسہ قرار دئے جانے پر رضامندی ظاہر کر دی۔ اس اظہار رضامندی پر گورنمنٹ اور پولیٹکل عہدہ دارون نے سرکار عالیہ کی بکفایت تعریف کی اور خریطہ بھیجا کہ سرکار نواب شاہجہان بیگم صاحبہ کی دانائی و سیر چشمی نے ایک بڑے اہم معاملہ کو طے کر دیا۔

اس مرحلے کے طے ہو جانے کے بعد ہز اکسلنسی وائسراے ہند نے بتاریخ ۶ جمادی الآخر ۱۲۷۶ھ ۳۱ دسمبر ۱۸۵۹ء سرکار خلد نشین کو فرمان روائے ریاست تسلیم کئے جانے کی منظوری صادر کر دی۔ چار مہینے بعد ایجنٹ نواب گورنر جنرل بہادر نے بھوپال تشریف لاکر سرکار خلد نشین کو مسند نشین اور سرکار عالیہ کو ولیعہد ریاست قرار دیا۔

بیوگی نواب نظیر الدولہ بہادر ۱۲۸۳ہجری مین فرض حج ادا کرنے کی غرض سے بیت اللہ گئے تھے طبیعت تو پہلے سے ہی خراب رہتی تھی وہان اور زیادتی ہو گئی۔ چند دن مصر مین ٹھیر کر علاج کرایا مگر افاقہ نہ ہوا۔ مصر سے بھوپال آئے یہان یونانی اور ڈاکٹری معالجہ کیا گیا لیکن کچھہ صحت نہ ہوئی اور بتاریخ ۱۱ صفر ۱۲۸۴ھ داعی اجل کو لبیک کہا اس طرح شادی سے ۱۲ سال بعد سرکار عالیہ کو بیوگی کا صدمہ برداشت کرنا پڑا۔

صدر نشینی سرکار خلد نشین ۹ سال تک فرمان روائے بھوپال رہنے کے بعد ۱۳ رجب ۱۲۸۵ھ کو رہگرائے عالم جاودانی ہوئین۔ اون کی ماتم داری مین تین دن تک کل کاروبار ریاست بند رہے ۱۷ رجب سے سرکار عالیہ نے امور ریاست کا انصرام شروع کیا۔

غرہ شعبان ۱۲۸۵ھ ۱۶ نومبر ۱۸۶۸ء کو سر جان میڈ ایجنٹ نواب گورنر جنرل بہادر اور

کرنل جان ولیم ولبی آسبورن صاحب بہادر سی پی پولیٹیکل ایجنٹ مع خریطہ یعنی فرمان شاہی و خلعت صدارت بھوپال تشریف لائے۔ ایوان موتی محل مین دربار منعقد ہوا۔ تمام راستہ مین دورویہ فوج سلامی کے لئے ایستادہ تھی حافظ محمد حسن خان صاحب بہادر نصرت جنگ بخشی افواج اور چند سرداران ریاست نے کوٹھی جہانگیر آباد پر اور مین نے بہ حیثیت ولیعہد ریاست اور مدارالمہام صاحب بہادر نے پل پختہ پر جو درمیان شہر اور جہانگیر آباد کے واقع ہے استقبال کیا۔ آنریبل ایجنٹ نواب گورنر جنرل بہادر مع عہدہ داران رزیڈنسی و ایجنسی کے بہ سواری فیل فوجی جلوس کے ساتھ کوٹھی سے روانہ ہوئے آگے آگے خلعت صدارت تھا اوسکے پیچھے وہ کوتل گھوڑے تھے جو خلعت کے ساتھ دئے جانے والے تھے جس وقت یہ جلوس دروازہ بدھواڑہ پر پہونچا قلعہ فتح گڈھ سے خریطہ شاہی کے اعزاز مین سلامی سر ہوئی اور جب سواری ایوان موتی محل پر پہونچی ارکان ریاست نے دروازہ پر اور سرکار عالیہ نے محل کے اندر لب فرش تک استقبال کیا۔ صاحب ایجنٹ نواب گورنر جنرل بہادر کے کرسی پر متمکن ہونے کے بعد اون کی سلامی سر کی گئی۔

اول ملازمین شاگرد پیشہ نے خلعت کی کشتیان اور اسلحہ صاحب محتشم الیہ کے حضور مین پیش کئے۔ صاحب محتشم الیہ نے سرکار عالیہ کا ہاتھ پکڑ کر مسند ریاست پر جو ایک تخت پر بچھی ہوئی تھی بٹھایا اور اپنے ہاتھ سے مالائے مروارید پہنائی معاً توپ خانہ سے سرکار عالیہ کی سلامی کے فیرون نے عامہ رعایا کو مسند نشین ہوجانے کی مسرت افزا خبر پہونچائی۔ میر منشی رزیڈنسی نے خلعت تخت پر رکھا۔ سرکار عالیہ نے تخت سے اوتر کر شاہی نذر پیش کی اور پھر مسند پر متمکن ہوگئین۔ اسکے بعد مین ایجنٹ نواب گورنر جنرل بہادر کے سامنے گئی جناب ممدوح نے مجھے بھی مالائے مروارید پہنائی ان رسوم کے ادا ہونے کے بعد میر منشی ایجنسی نے گورنمنٹ کے

فرمان صدارت کو سنایا جو ذیل مین درج ہے۔

"واضح ہو کہ نواب شاہ جہان بیگم صاحبہ بعد انتقال نواب جہانگیر محمد خان صاحب بہادر اپنے والد ماجد کے بمنظوری گورنمنٹ انڈیا بتاریخ ۴ دسمبر ۱۸۴۶ء صدر نشین ریاست بھوپال اور نواب سکندر بیگم صاحبہ والدہ اون کی تا ایام بلوغ اونکے مختار ریاست ہوئی تھین اور جب کہ نواب شاہجہان بیگم صاحبہ نے بستم جولائی ۱۸۵۹ء کو سن بلوغ حاصل کیا میجر ہچنسن صاحب بہادر پولیٹکل ایجنٹ سابق بھوپال نے نواب بیگم صاحبہ ممدوحہ سے دریافت فرمایا کہ آپ اختیارات ریاست کا اپنے قبضہ اقتدار مین لینا چاہتی ہین یا نہین۔ اونہون نے جواب دیا کہ تاحین حیات نواب سکندر بیگم صاحبہ کے اختیارات ریاست کا حسب اجازت و رضامندی اون کے متعلق رہنا چاہیئے۔ اور بعد اسکے نواب شاہجہان بیگم صاحبہ نے بذریعہ خط سیزدہم دسمبر ۱۸۵۹ء حسب سررشتہ سر رچمنڈ شکسپیر صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل سنٹرل انڈیا کو لکہا کہ سرکار انگریزی سے نواب سکندر بیگم صاحبہ کو تاحیات اونکے دوامر یعنی منصب مختاری اور اختیار رئیس کا عطا فرمانا مناسب ہے چنانچہ اس تحریر کی اطلاع گورنمنٹ مین کی گئی۔ اور جناب مستطاب نائب السلطنت نواب گورنر جنرل بہادر نے صاحب ایجنٹ نواب گورنر جنرل بہادر سنٹرل انڈیا کو ہدایت فرمائی کہ جمیع رعایا و امراے ریاست بھوپال کو اطلاع دی جائے کہ نواب سکندر بیگم صاحبہ تاحیات اپنے رئیسہ ہین اور نواب شاہجہان بیگم صاحبہ اون کی ولیعہد اور اولاد نواب شاہجہان بیگم صاحبہ اون کی جانشین ہوگی۔ اور سرکار انگریزی اس بندوبست کو قایم رکھے گی چنانچہ اس مضمون ہدایتی کا اشتہار محکمہ محتشمہ ایجنسی سنٹرل انڈیا سے بتاریخ ہفدہم دسمبر ۱۸۵۹ء جاری ہوا تھا اور نواب سکندر بیگم صاحبہ حسب تحریرات نواب شاہجہان بیگم صاحبہ اور منظوری گورنمنٹ بتاریخ یکم ماہ مئی ۱۸۶۰ء صدر نشین ریاست بھوپال ہوئین اور تاحین حیات بہ نیک نامی و خوش نظمی

رئیسہ بھوپال رہین - اب کہ انتقال اون کا بتاریخ سی ام اکتوبر سنہ حال اس دار فانی سے بہ عالم جاودانی ہوا رپورٹ اسکی گورنمنٹ مین کی گئی اور گورنمنٹ سے مجدداً منظوری صدر نشینی نواب شاہجہان بیگم صاحبہ مستحقہ ریاست بھوپال اور منظوری ولیعہدی نواب سلطان جہان بیگم صاحبہ اور اون کی اولاد کی صادر ہوئی چنانچہ آج کے روز نواب شاہجہان بیگم صاحبہ بجلسہ عام امرا و سرداران و برادران و ارکان ریاست بھوپال اور صاحب ایجنٹ نواب گورنر جنرل بہادر سنٹرل انڈیا اور صاحب پولیٹکل ایجنٹ بہادر بھوپال و دیگر صاحبان عالیشان بہادر و سادہ ریاست پر متمکن ہوگئین اور نواب سلطان جہان بیگم صاحبہ ولیعہد ریاست مقرر ہوئین اور بذریعہ اس اشتہار کے جملہ رعایا و امرا و برادران و جاگیرداران و ارکان ریاست بھوپال کو اطلاع دیجاتی ہے اور ہدایت کی جاتی ہے کہ سب لوگ نواب شاہجہان بیگم صاحبہ کو اپنا مالک و رئیس مستقل تصور کر کے بدل و جان اطاعت و فرمان برداری اور خیر خواہی و جانفشانی کرتے رہین" اشتہار سنائے جانے کے بعد میر بخشی و نائب بخشی افواج نے نذرین پیش کین اس کارروائی کے بعد سرکار عالیہ نے کھڑے ہو کر حسب ذیل تقریر کی۔

"اول مین شکر کرتی ہون اپنے خدا کا جس نے مجھ کو نواب سکندر بیگم صاحبہ والیہ بھوپال سے پیدا کیا جو دانایان فرنگ کے امتحان مین وفادار، ثابت قدم، اور مآل اندیش و منتظم ثابت ہوئین اور شکر کرتی ہون مین اپنی بادشاہ وقت ملکہ معظمہ وکٹوریہ صاحبہ بادشاہ ہندوستان و انگلستان اور اون کے ارکان دولت کا کہ جن کے انصاف نے میری والدہ نواب سکندر بیگم صاحبہ پر بڑے بڑے احسان کئے۔ پہلے اون کو مطابق عہد کے اونکے باپ نظیر الدولہ نواب نظر محمد خان بہادر کی جگہہ بٹھا کر بھوپال کی ریاست اونکو سونپی۔ دوسرے جب اون سے

خیرخواہی و اطاعت کامل پائی پیرسیہ کا پرگنہ اور اسٹار کا منصب درجہ اول کا اونہین دیکر اون کی عزت کو ترقی دی۔ تیسرے جب انتظام ریاست و آبادی ملک اون کی ذات سے معلوم ہوئی جناب وایسرائے گورنر جنرل بہادر نے دربار آگرہ مین جہان بڑے بڑے رئیس جمع تھے اون کے بندوبست ملک کی مثال فرمائی۔ اور سب رئیسون مین اون کی عزت کو زیادہ ترقی بخشی۔ اور بعد اون کی وفات کے مجھہ کو میری والدہ کی جگہہ پر بٹھایا۔ اور مین شکر کرتی ہون جناب میڈ صاحب ایجنٹ نواب گورنر جنرل صاحب بہادر سنٹرل انڈیا کا کہ وہ میری درخوست قبول فرماکر بہوپال مین تشریف لائے اور جیسا کہ شکسپیر صاحب بہادر نے نواب سکندر بیگم کو رئیسہ بہوپال اور مجھہ کو ولیعہد کیا تھا ویسا ہی اونہون نے مجھہ کو رئیسہ بہوپال اور میری بیٹی نواب سلطان جہان بیگم کو میرا ولیعہد فرمایا۔ اور مین شکر کرتی ہون کرنل اوسبرن صاحب پولیٹکل ایجنٹ بہوپال کا کہ اونہون نے نواب سکندر بیگم صاحبہ کی بیماری مین بعلاج و خبرداری اپنی ذات سے بہت تکلیف اوٹھائی۔ اور بعد اون کی وفات کے فوراً صدر رفیع القدر مین حسب شستہ رپورٹ پہونچائی اور جیسے نواب سکندر بیگم کے مددگار رہتے تھے ویسے ہی میرے مددگار ہین۔ اور جتنے قاعدے قدیم میری والدہ کے زمانہ صدر نشینی مین جاری ہوئے تھے وہ سب میری صدر نشینی مین جاری فرمائے۔ تمام عمر مین اپنے بادشاہ وقت کی اور ارکان دولت کے احسانون کی ممنون ہوچکی اب آرزو کرتی ہون مین خداوند کریم سے کہ میری تمام عمر مثل میری ماں کے خیرخواہی سرکار انگریزی اور انتظام ریاست بہوپال اور رفاہ مخلوق مین گذرے"

میری عمر اوس وقت ۱۰ سال کی تھی۔ مین تہی اور سرکار عالیہ کی آغوش شفقت تہی جس مین پرورشس ہو رہی تھی۔ مہر مادری کا دریا موجزن تھا مین اون کی سرمایہ حیات بنی ہوئی تہی میری آیندہ زندگی پر جو نظر اور جو توجہ اون کو تھی وہ کس کو ہوسکتی تہی اونہون نے مجھے بہی ولیعہدی

کا شکریہ ادا کرنے کے لئے تیار کیا تھا۔

دربار مین سلطنت کے وہ قایمقام تھے جن کو ذاتی طور پر بھی ہمارے خاندان کے ساتھ محبت تھی اون کے دلون پر سرکار خلد نشین کی دوستی کا نہایت گہرا اثر قایم تھا۔ اور وہ رئیس ریاست بھوپال کی نیک نامی و ترقی کے خواہان اور اوسپر مسرور ہونے والے تھے میرا تقریر کے لیے کھڑا ہونا سب کو نہایت دلچسپ اور پیارا معلوم ہوا۔ سر جان ہمیٹ محبت آمیز تبسم کے ساتھ میری طرف متوجہ ہو گئے۔ مین نے کہا کہ

"شکر ہے خدا کو کہ جس نے اپنی عنایت بے غایت سے مجھ کو اس مرتبہ پر پہونچایا اب شکر کرتی ہون مین جناب نواب گورنر جنرل بہادر اور صاحب ایجنٹ نواب گورنر جنرل بہادر سنٹرل انڈیا اور پولیٹیکل ایجنٹ بہادر بھوپال کا جنہون نے بحکم صدر رفیع القدر مجھ کو ولیعہد اور میری مان کو والیہ ریاست بھوپال کیا اب مین امید کرتی ہون خداوند کریم سے کہ تمام عمر میری خیر خواہی سرکار انگریزی مین گذرے"

میری اسپیچ ختم ہونے کے بعد دربار برخاست ہوا۔ مشایعت کے وقت بھی وہ ہی مراسم ادا کئے گئے جو استقبال کے وقت عمل مین آئے تھے۔

صدر نشینی کے دوسرے دن صاحب ایجنٹ نواب گورنر جنرل بہادر کی ملاقات کے لئے سرکار عالیہ فوجی جلوس کے ساتھ گئین۔ محل سے کوٹھی تک دو رویہ صف بستہ فوج کھڑی تھی۔ پریڈ گراونڈ پر توپ خانہ استادہ تھا سرکار عالیہ چوکڑی مین سوار تھین۔ اعیان ریاست ہمرکاب تھے جس وقت سرکار عالیہ درباری شامیانہ کے قریب پہونچین توپخانہ سے سلامی سر ہوئی۔ صاحب ایجنٹ نواب گورنر جنرل بہادر سواری کے قریب آئے اور سرکار عالیہ

کو ساتھ لیجا کر کرسی پر بٹھایا معمولی اور اخلاقی گفتگو ہوتی رہی۔

وہان سے اوٹھکر دوسرے خیمہ مین تشریف لے گئین اور پاندان تقسیم فرمائے۔

ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کا پیغام تعزیت اور حسن انتظام کی امید

اب وہ زمانہ تھا کہ سلطنت ہند کی حکومت آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی سے نکل کر علیا حضرت قیصرہ ہند کے دست مبارک مین تھی والیان ملک کا تعلق تخت برطانیہ کے ساتھ تھا۔ اونکے جذبات ارادت کا ایک مرکز قایم ہوگیا تھا یعنی اور وہ مرکز ذات شاہانہ تھی دوسرا ہند پر ملکہ معظمہ کی توجہ خاص طور پر مبذول تھی حضور ممدوحہ نے بھی ڈیوک آف ارگائل سکرٹری آف اسٹیٹ (وزیر ہند) کے ذریعہ سے سرکار خلد نشین کی تعزیت فرمائی اور سرکار عالیہ کی بیدار مغزی و فراست پر اظہار اعتماد کرکے حسن انتظام کی امید ظاہر کی اوس چٹھی کا ترجمہ جو وزیر ہند نے سرکار عالیہ کو ارسال کی تھی حسب ذیل ہے۔

بخدمت ہر ہائی نس نواب شاہجہان بیگم صاحبہ، آف بھوپال۔

میری مکرم دوست۔

مجھے ملکہ معظمہ نے حکم دیا ہے کہ مین یور ہائی نس کو اطلاع دون کہ آپ کی مادر مہربان ہر ہائی نس نواب سکندر بیگم مرحومہ کے انتقال کی خبر سے سخت ملال ہوا۔ اور ملکہ معظمہ اس دردناک واقعہ پر تہ دل سے تعزیت کرتی ہین۔ اسکے ساتھ ہی مجھے یہ بھی گذارش کرنا ہے کہ ملکہ معظمہ ازروے مہربانی یقین دلاتی ہین کہ اونکو پورا اعتماد ہے کہ یور ہائی نس بھی اپنے ممالک محروسہ کا انتظام اسی عقلمندی اور رحم دلی سے کرینگی جو آپ کی سلف نامور شہزادی کے طرز حکومت کا مابہ الامتیاز تھی ہماری تہ دل سے دعا ہے کہ یور ہائی نس مدت دراز تک دولت و اقبال کے ساتھ حکمران اور کارفرما رہین۔"

انڈیا آفس

لندن

۳۱ جولائی سنہ ۱۸۶۹ء

یور ہائینس کا سچا دوست اور خیر خواہ

دستخط ارگائل

اس الطاف نامہ قیصری کے موصول ہونے پر سرکار عالیہ نے بذریعہ عرضداشت[۵۱] بوساطت نواب گورنر جنرل والیسرائے ہند علیا حضرت قیصرہ ہند، اور دوسرے خط کے ذریعہ سے

---

۵۱ عرضداشت سرکار عالیہ جو علیا حضرت قیصرہ ہند کی بارگاہ خسروی مین اور خط موسومہ صاحب سکرٹری آف اسٹیٹ ارسال ہوئے ہین اون کی نقل علی الترتیب ذیل مین درج ہے۔

شکر ہے اوس پروردگار عالم کا جس نے ارشاد فیض بنیاد اوس بادشاہ حق رسان واطاعت دوست رعایا پرور کا بواسطہ عالیجناب وزیر اعظم ہند اور جناب مستطاب گورنر جنرل صاحب بہادر و ایجنٹ گورنر جنرل بہادر سنٹرل انڈیا و صاحب بہادر قایمقام پولٹیکل ایجنٹ بھوپال کے مجھہ تک پہونچایا اور صدارت عاجزہ و ولیعہدی نواب سلطان جہان بیگم کو اگرچہ ارکان سلطنت بحکم والا حضرت حقوق موصوف پر عرصہ ہوا کہ قایم کر چکے تھے حال مین ارشاد خاص حضور اشرف و اعلا سے منظور و مستحکم اور مجھہ کو سب ہمچشمون مین مفتخر و ممتاز فرمایا۔ نواب سکندر بیگم صاحبہ خلد نشین نے کہ تادم آخرین وفاداری و خیر خواہی حضور عالیہ گورنمنٹ انگلشیہ مین راسخ دم و ثابت قدم رہکر عاجزہ و سلطان جہان بیگم کو زیر سایہ عاطفت و ظل حمایت آپ کے چھوڑا ہے خدا سے امید رکھتی ہون کہ مجھہ کو و میری اولاد کو بھی مثل مادر بلکہ زیادہ تر وفاکیشی و فرمان برداری حضور گورنمنٹ عالیہ انگلشیہ مین سرخ رو و نیک نام اور جود و عطا و افتخار بخشی سامی سے کامیاب و بہرہ مند رکھیگا عاجزہ روز صدر نشینی سے انتظام ملکی و داد دہی بندگان خدا مین جہان تک کہ ممکن ہے مصروف ہے۔ جو رپوٹ مختصر کارہاے ریاست و دورہ بیشتر خدمت مین لارڈ صاحب بہادر کے بھیجی ہے۔ یقین ہے کہ اطلاع اوسکی بھی حضور مین ہوئی ہوگی۔ اور آیندہ بھی انتظام ہاے شایستہ و کارہاے نیک و دادرسی و رفاہ حالی رعایا و اطاعت و خیر خواہی سرکار گورنمنٹ عالیہ انگلشیہ مین عاجزہ بدل و جان جہد بلیغ رکھے گی۔ فقط

۱۵ جمادی الآخر سنہ ۱۲۸۶ ہجری ۲۲ ستمبر سنہ ۱۸۶۹ء

مضمون خط بنام وزیر اعظم

مثال واجب الامتثال مورخہ سی ام جولائی سنہ ۱۸۶۹ء شرف ایراد لایا واسطے اعلام ارشاد ہدایت بنیاد کے کہ مجھکو جناب ملکہ معظمہ دام سلطنتہا کا ایما ہوا ہے کہ مین تم کو اطلاع دون کہ حضرت ممدوحہ کو تمہاری والدہ نواب

صاحب سکرٹری آف اسٹیٹ کا شکریہ بنہایت گرم جوشی اور خلوص و ارادت کے ساتھ ادا کیا اور اپنی ارادت و وفاداری کی تجدید کی ان عرایض کے جواب مین صاحب وزیر ہند نے نواب گورنر جنرل والیسرائے ہند کو چٹھی بھیجی[۵۱] جسمین علیا حضرت قیصرہ ہند کی بارگاہ مین عریضہ پیش کرنے اور حضور ممدوحہ کا بکمال مہربانی قبول فرمانے کا ذکر اور اپنی طرف سے اظہار مسرت تھا۔

نکاح ثانی

سرکار عالیہ مسند نشینی سے ایک سال قبل ۲۹ سال کی عمر مین بیوہ ہو چکی تھین اور قریباً تین سال

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۷ - سکندر بیگم صاحبہ کے انتقال سے تہ دل سے نہایت افسوس و بڑا صدمہ ہوا ہے اسکا نوازش و الطاف بادشاہی نے عزت و آبرو میری کا بڑہادی اور باین تخصیص کہ مجھ کو ارشاد کرامت بنیاد سے خبر دی گئی ہمسرون مین مجھے مفتخر و ممتاز فرمایا۔ اور محنت و جانفشانی و خیر خواہی اور خلوص جناب والدہ مرحومہ کا یہ نیک نتیجہ شہرہ آفاق ہوا کہ اون کی وفات سے بادشاہ ہندوستان و انگلستان کو ملال ہوا اور اس ہدایت مستقیم سے کہ تم حکمرانی ریاست کی جو تمہارے قبضہ قدرت مین ہے اوس دانشمندی و نیک نیتی اور التفات خاص و عالی ہمتی سے کرنا کہ جسکے سبب سے گورنمنٹ انگریزی نے نواب سکندر بیگم صاحبہ کو معزز و ممتاز کیا تھا۔ اور تم کو اون کا جانشین کیا ہے تمام ہمت میری بہ مزید اہتمام اوسکے انصرام پر مصروف ہے اور خدا سے یہ دعا ہے کہ ہمیشہ مجھ کو و سلطان جہان بیگم اور جملہ میرے جانشینون کو توفیق نیک نیتی و خیر خواہی سرکار انگلشیہ و شکر داد رسی مخلوق اور انتظام ملک بخشے جس کے ظہور سے ہر ایک اپنے اپنے عہد مین مورد مراحم شاہی اور تحسین و آفرین گورنمنٹ انگریزی رہے عطا فرماوے فقط

۴ شعبان سنہ ۱۲۸۶ ہجری ۹ نومبر سنہ ۱۸۶۹ء

[۵۱] صاحب من جناب ملکہ معظمہ کے حضور سے ایما ہے کہ جو خط یہان سے بہ تعزیت و تہنیت بنام نواب شاہجہان بیگم صاحبہ رئیسہ بھوپال بتاریخ ہشتم اگست سنہ ۱۸۶۹ء جاری ہوا تھا اوسکے جواب مین نواب بیگم صاحبہ کو اطلاع دی جاوے کہ جناب ملکہ معظمہ نے آپ کی عرضی کو بنہایت مہربانی سے قبول فرمایا ہے اور میرے نام جو بیگم صاحبہ نے خط ارسال کیا ہے اوس کے وصول ہونے سے مجھ کو بہت خوشی ہوئی۔ اور اوسمین جو مضمون صداقت کا درج تھا اوسکے مطالعہ سے ہم راضی ہین فقط

بیوگی کے عالم میں ریاست کے نظم ونسق کی اصلاح وترقی میں ہمہ تن مصروف رہیں مفصلات کے دورے کئے۔ کلکتہ جا کر ڈیوک آف اڈنبرا سے ملاقات کی۔ اسی سفر میں کرنل ٹامسن پولیٹیکل ایجنٹ اور کرنل رچرڈ میڈ ایجنٹ نواب گورنر جنرل بہادر سنٹرل انڈیا نے مشورہ دیا کہ سرکار عالیہ نکاح کرلیں تاکہ جو شخص نواب کنسرٹ ہو وہ امور حکمرانی میں مشیر و مددگار رہے۔

چونکہ از روے شرع نکاح ثانی ایک مستحسن امر ہے اور نیز کاروبار ریاست میں مدد کی ضرورت تھی سرکار عالیہ نے بھوپال آکر اس امر پر غور کیا۔ اور بعد غور نکاح کرنے کی راے قایم کرلی۔ نواب گورنر جنرل بہادر وایسراے ہند سے بذریعہ خریطہ اجازت طلب کی فارن سکریٹری نے من جانب ہز ایکسلنسی وایسراے مطلع کیا کہ سرکار عالیہ کسی شایستہ شخص سے شادی کرنا چاہیں تو کوئی سبب مانع نہیں۔ اپنے مشیر ریاست کی صلاح سے یہ کام کرنا بہتر ہوگا۔ مولوی جمال الدین خان صاحب مرحوم مدار المہام ریاست تھے۔ اون کی دیانت ووفاداری مسلمہ تھی اونکے اور دیگر ارکان واخوان ریاست کے مشورہ سے مولوی سید صدیق حسن خان[۵۱] صاحب کو سرکار عالیہ نے منتخب کیا۔

---

۵۱ سرکار خلد نشین کے عہد میں یہ تدوین تاریخ کی خدمت پر مامور تھے مولوی صاحب نے اوسکے بعد اور بھی مختلف عہدوں کا کام انجام دیا۔ سرکار خلد نشین کے انتقال کے بعد مدار المہام صاحب بہادر کی کوشش سے روبکاری خاص کے میر منشی اور مخاطب بہ خطاب میر دبیر وخانی ہوے ان کی شادی مدار المہام صاحب کی ایک بیوہ دختر سے ہو چکی تھی ریاست کے حالات کا بھی تجربہ تھا سرکار عالیہ نے تاج الاقبال میں تحریر کیا ہے کہ نسب میں سادات بنی فاطمہ میں سے تھے۔ ان کے والد سید اولاد حسین بخاری قنوجی اور دادا نواب سید اولاد علی خان بہادر انور جنگ تھے۔ اور جد امجد سید عزیز اللہ برادر زادہ نواب ابو الفتح خان شمس الامرا بہادر تھے۔ سلسلہ نسب ان کا سید جلال بخاری مخدوم جہانیان جہان گشت سے ملتا ہے نواب انور جنگ دربار نظام الملک دکن کے امرا و جاگیرداروں میں سے تھے۔ تعلقداری پنج لک روپیہ وجمعیت ایک ہزار سوار و پیادہ اور سرکار شمس الامرا سے چند مواضع جاگیر میں تھے۔

۱۷ صفر ۱۲۸۸ھ ۸ مئی ۱۸۷۱ء کو ان سے نکاح ہوا۔ اور اسکی اطلاع حسب قاعدہ ایجنسی وغیرہ مین کی گئی۔ سرکار عالیہ نے اون کے منصب و وقار کے لحاظ سے میر وبیری سے ترقی دیکر نائب دوم مقرر فرماکر خطاب معتمد المہام سے مخاطب کیا۔ جاگیر عطا ہوئی اور دربار عام مین خلعت دیا گیا۔

اس دربار مین خلعت سے ممتاز ہونے کے بعد معتمد المہام (نواب صاحب نے ایک تقریر کی جس مین اس عزت و مرتبت پر فایز ہونے کی شکر گذاری اور سرکار عالیہ کے احسانات کا اعتراف تھا اور اخیر مین یہ جملے بھی تھے کہ اب مجھ پر لازم و واجب ہے کہ ہمیشہ تہ دل سے اونکے احسانات و اکرامات کا بقدر امکان شکر گذار رہون اور ان کی اولاد و ریاست کی نیک نامی و خیر خواہی مین بہ دل و جان تمام عمر بسر کرون "

معتمد المہامی پر مقرر ہونے کے چند مہینے بعد سرکار عالیہ نے اس عہدہ کو اون کی شان سے کمتر تصور فرماکر گورنمنٹ مین تحریک کی کہ گورنمنٹ نے جو اعزاز و مرتبہ شوہر اول کو عطا کیا تھا وہی نواب صدیق حسن خان صاحب کو بھی عطا ہونا چاہیئے۔

اور اون کو خطاب نواب والاجاہ امیر الملک مرحمت کیا جاے گورنمنٹ نے اس تحریک کو منظور کیا۔ ۱ شعبان ۱۲۸۹ھ کو صاحب پولیٹیکل ایجنٹ بہادر نے بھوپال مین تشریف لاکر ایک دربار عام مین مبارکباد دی اور منظوری خلعت و خطاب کا خریطہ سرکار عالیہ کو دیتے ہوئے تہنیت ادا کی اور میر منشی محکمہ ایجنسی نے اہل دربار کو خریطہ مذکور سنایا جس کا ملخص یہ ہے کہ قبل ازین ۱۷ دسمبر سنہ حال کو اس نوید مسرت افزا سے آپ کو اطلاع دی گئی ہے کہ سرکار انگلشیہ سے دیا جانا خطاب نوابی و خلعت نواب محمد صدیق حسن خان صاحب بہادر شوہر مشفقہ کو منظور ہوا ہے آج اخلاص مند بہ کمال طیب خاطر اس جلسہ مسرت و نشاط مین جو محض واسطے اس تقریب سعید کے منعقد ہوا ہے۔ نواب صاحب بہادر ممدوح کو خلعت و خطاب عطیہ گورنمنٹ انگلشیہ سے مخلع و مخاطب

کرتا ہے اور سب اخوان و ارکان ریاست کو صلاے عام سے اطلاع دیتا ہے کہ خطاب نواب والاجاہ امیر الملک اور خلعت فاخرہ اس درجہ علیا کا سرکار انگلشیہ سے نواب صاحب بہادر ممدوح کو عطا فرمایا گیا۔ اور جمیع مراتب اعزازمین اون کی نسبت اوسی سرکار فلک اقتدار سے نقش منظوری کا پایا مناسب وضرور ہے کہ برادران و اعیان و ارکان ریاست بدل وجان اعزاز و مراتب مثل نوابان سابق بھوپال کے عظمت وجلالت منظور رکھین و نواب صاحب بہادر ممدوح اس عطیہ کبری گورنمنٹ انگلشیہ کے ممنون ہوکر ترقی نیکنامی رئیس و نفع رسانی و رفاہ عام مین عالی ہمتی و بلند نظری سے مصروف رہین۔ اور آپ اور نواب صاحب بہادر ممدوح پر منکشف ہے کہ یہ ریاست جس خوش نظمی و نیک نامی سے اور ریاستون مین ضرب المثل و مشہور ہے بفضل الہی اوسی انتظام پسندیدہ سے رونق و زینت اس ریاست کی اب تک چلی آتی ہے اسی طرح آپ سرسبزی و ترقی حسن انتظام ریاست مین آئندہ بدل مصروف رہین اب مخلص اس مکاتبے کو اس دعا پر ختم کرتا ہے کہ خلعت و خطاب موصوف نواب سید محمد صدیق حسن خان صاحب بہادر سے آپ کو اور جمیع متعلقان ریاست کو مبارک و مسعود ہو اور حصول درجہ اعلیٰ نواب صاحب بہادر ممدوح سے آپ اور سب اخوان و ارکان ریاست کو خوشی حاصل رہے"

خریطہ سنائے جانے کے بعد نواب صاحب کو خلعت پہنایا گیا خلعت پہننے کے بعد نواب صاحب نے ہزایکسلنسی وایسراے کی نذر صاحب پولٹیکل ایجنٹ بہادر کے سامنے پیش کی۔ جملہ اخوان و ارکان و جاگیرداران ریاست نے نواب صاحب کو نذرین دکھلائین صاحب پولٹیکل ایجنٹ اپنے ہمراہ نواب صاحب کو سرکار قدسیہ بیگم صاحبہ کی خدمت مین لئے گئے۔ اور بوجہہ رشتہ خردی کے نذر پیش کرائی سرکار عالیہ نے اس خطاب و خلعت کی خوشی مین بہت کچھہ خیر

خیرات کی۔ تمام ملازمان ریاست سے حسب قاعدہ قدیم نذرین لی گئین۔

۷۵۴۷۲-۱۰-۳
غرہ شعبان سے پچھتر ہزار چار سو بہتر روپیہ سوا دس آنے کی جاگیر مقرر ہوئی۔

سرکار عالیہ نے نواب صاحب کے اقتدار و اعزاز مین ہمیشہ اضافہ ہونے کی کوشش کی اور کامیاب ہوتی رہین بڑے بڑے دربارون مین وہ معیت مین رہتے تھے معزز یوروپین اور حکام سلطنت سے اون کا تعارف کرایا جاتا تھا اور اون کا وہی اعزاز و احترام ہوتا تھا جو اِس مرتبہ کے آدمی کے لئے ضروری تھا۔

دربار قیصری منعقدہ دہلی مین اون کو درباری تمغا ملا اور بحکم جناب ملکہ معظمہ امپرس آف انڈیا ۱۷ فیر توپون کی سلامی مع استقبال قلمرو سرکار انگلشیہ مین ہمیشہ کے لئے مقرر کی گئی جس کی اطلاع خود ہز ایکسلنسی لارڈ لٹن نائب السلطنت ہند نے سرکار عالیہ کو نشان قیصری عطا کرتے وقت اپنی زبان سے دی تہی اور جب سرکار عالیہ ہز ایکسلنسی سے مل کر واپس ہوئی ہین تو اوسی وقت سرکار عالیہ کی سلامی کے ساتھ نواب صاحب بہادر کی سلامی توپخانہ انگریزی سے سر ہوئی نکاح کے بعد نواب صاحب بہادر کی مداخلت امور و مہمات ریاست مین بھی شروع ہوگئی سرکار عالیہ اون کی مداخلت کو اپنی امداد تصور کرکے مطمئن ہوگئین اور اس طرح سرکار خلد نشین کی وہ پالیسی کہ شوہر رئیسہ امور ریاست سے بیدخل رہے تبدیل ہوگئی۔

بیوگی بار ثانی

۲۰ فروری ۱۸۹۰ء۔ سلخ رجب سنہ ۱۳۰۷ھ کو نواب صدیق حسن خان صاحب کا مرض استسقا مین انتقال ہوگیا اور سرکار عالیہ کو دوبارہ بیوگی کا رنج برداشت کرنا پڑا۔

باب دوم

انتظام و اصلاح ملک

سرکار عالیہ کے لئے ریاست کا کام کوئی نیا کام نہ تھا اور نہ کچھ وقت طلب تھا وہ ابتدا ہی سے محنت کی عادی تھین، اُن کو حالات ریاست سے پوری واقفیت تھی، کیون کہ اپنی بیدار مغز والدہ کے سایہ مین ملک داری کی پوری تعلیم پا چکی تھین، یہی وجہ ہے کہ عنان حکومت ہاتھ مین لیتے ہی ہمہ تن متوجہ ہو گئین۔

جائزہ خزانہ و توشک خانہ خزانہ و توشک خانہ کا بذات خود جایزہ لیا۔

ادائے قرض ریاست پر قریب ۲ لاکھ قرض ہو گیا تھا، اُسکی ادائگی کا انتظام کیا، یہ قرض اس قسم کا تھا کہ میرے جہیز کے واسطے کچھ زیور اور پارچے خریدے گئے تھے جسکی قیمت دوکاندارون کو نہین دیگئی تھی لیکن یہ کل سامان توشک خانہ مین موجود تھا چونکہ قیمت بعد صدر نشین ہونے کے ادا ہوئی اسلئے اُسکو بمد قرضہ لکھا گیا، ورنہ خزانہ مین وافر روپیہ موجود تھا۔

انفصال مقدمات چون کہ سرکار خلد نشین کو کام سے نہایت شوق تھا، ریاست مین ابتدائی اصلاحات ہو رہی تھین تعلیم یافتہ آدمیون کی قلت تھی، اور اگرچہ دیگر اہم انتظامات کی مصروفیتین بہت بڑھی ہوئی تھین، تاہم اُنھون نے چھوٹے چھوٹے کام بھی اپنے ذمہ لے لئے تھے، اور اخیر زمانہ مین مختلف مقامات پر سفر بھی کئے، جن مین بڑا سفر حجاز کا سفر تھا، اسکے علاوہ طبیعت بھی ناساز رہنے لگی تھی، اور گو نگرانی وفاتر تھی، لیکن کافی طور پر نہ تھی، اس سبب سے اکثر محکمات مین بہ تعداد کثیر امثلہ پڑی ہوئی تھین سرکار عالیہ نے مسند نشین ہونے کے بعد اُن کے تصفیہ کے لئے

ایک محکمہ "تصفیہ امثلۂ سنین ماضیہ" کے نام سے خاص بھوپال مین قایم کیا، اور اضلاع مین بھی زائد عملہ بڑھاکر تصفیہ کی عجلت، اور تاکید کی، اور عام طور پر اس امر کے اندازہ کے لئے کہ فیصلہ مقدمات مین بلاوجہ تاخیر تو نہین ہوتی، سہ ماہی ماسکبار[1] کا قاعدہ جاری کیا جس سے تمام مقدمات کی تفصیلی کارروائی معلوم ہوجاتی تھی، اور جو روبکار و کاغذات حکم اخیر کے محتاج تھے، اُن کو خود ملاحظہ فرماکر احکام صادر کئے۔

دَوْرے

ضلع جنوب — سرکار خلد نشین کے زمانہ مین رعایا رئیس کے دورہ کی عادی ہوچکی تھی اور اپنی شکایات و معروضات ہمیشہ دورون ہی مین پیش کرتی تھی، لیکن سرکار خلد نشین جب انتظام ریاست سے فارغ ہوگئین، اور بندوبست پانزدہ سالہ ہوچکا، تو دورہ کو غیر ضروری سمجھ کر خود دورہ کرنا چھوڑ دیا تھا، صرف نائب مدار المہام کا دورہ ہوتا تھا، اس لئے سرکار عالیہ نے صدر نشینی کے تین ہی مہینے بعد سے ملک محروسہ کا دورہ شروع کردیا۔ سب سے پہلے ۱۳۰۵ھ مین ضلع جنوب کا دورہ کیا، جو مجموعی حیثیت سے ہر سہ اضلاع ریاست مین ممتاز ضلع ہے، پہلا قیام چھیپانیر مین جو تحصیل کا مستقر ہے کیا گیا، جہان کل جاگیردار، و معافیدار، مہاجن، پٹواری، اور بلاہی پیش کئے گئے، اُن سے بالمشافہ تمام حالات دریافت کئے عمال بھی حاضر دربار تھے، جو عرائض پیش ہوئین اُسی وقت اُن کی سماعت فرمائی، اور جن عرضیون مین کسی تحقیقات کی ضرورت دیکھی، اُن کیلئے تکمیل مثل کا حکم دیا، بعض محالات مین زمینداروں نے کاشتکارون سے مقررہ لگان سے زیادہ وصول کرلیا تھا، بعد تحقیقات وہ کل رقم زمیندارون سے کاشتکارون کو واپس دلوادی گئی اور جن عمال کی غفلت اور چشم پوشی کے سبب ایسا ہوا تھا، اُنکو سزاے جرمانہ دی گئی۔

---

[1] نخشہ جات ماہ سلباقی، ورجوع و انفصال مقدمات۔

چھپانیر کے بعد دیگر محالات کا دورہ کیا آخری مقام گوہر گنج مستقر نظامت مین ہوا، تین مہینے اس دورہ مین صرف کر کے ۲۷ محرم کو مع الخیر مراجعت فرمائے بھوپال ہوئین۔

اس دورہ مین ۱۰۳۴۳ عرائض پیش ہوئین، جن پر مناسب احکام صادر کئے گئے۔

ضلع مغرب

۳ ذی قعدہ ۱۲۸۶ھ = ۲۶ فروری ۱۸۷۰ء کو بعزم دورہ ضلع مغرب کوچ فرمایا سیہور کے مقام پر صاحب پولٹکل ایجنٹ بہادر، اور دیگر صاحبان یوروپین نے استقبال کیا، یہان سرکار عالیہ کے اعزاز مین جشن خانہ ہوا، طلبا، مدرسہ چھاونی کا امتحان بھی حضور ممدوحہ کے روبرو دلوایا گیا۔

تقریباً تین مہینے مین کل ضلع کا دورہ ختم ہوا، اس ضلع مین مستاجرون پر جو بقایا تھی اُس کا فیصلہ قسط بندی سے کیا اس طور سے ایک معقول رقم بیباق ہوگئی۔

اس ضلع کے جنگل مین شیرون کی کثرت ہوگئی تھی، سرکار خلد نشین کے زمانہ سے پانچ روپیہ فی شیر شکاری کو انعام ملتا تھا، سرکار عالیہ نے بیس روپیہ انعام کی مقدار مقرر کردی

ضلع مشرق

۳ شوال ۱۲۸۷ھ کو ضلع مشرق کے دورہ کو پاتراب کیا، رعایا کے حالات، اور محالات کو ملاحظہ فرماتی ہوئین جب محال غیبت گنج مین جو سرکار عالیہ کی ڈیوڑہی خاص کی جاگیر تھی، مقام کیا، تو تمام لشکر کو اپنی طرف سے دعوت دی، اسی طرح جب میری جاگیر کے مستقر گڈھی آنبا پانی مین مقام فرمایا تو میری جانب سے تمام ہمراہیون کو مدعو کیا،

اس دورہ مین سانچی کے آثار قدیمہ کو بھی ملاحظہ فرمایا پونے دو مہینے مشرق کے دورہ مین مصروف رہکر بھوپال واپس تشریف لائین۔

دورہ جنوب بار ثانی

ہر سہ اضلاع کے دورے کے بعد جو تین سال کی مدت مین کئے ۱۲۸۸ھ مین ضلع جنوب کا دوبارہ دورہ فرمایا۔ ہر محال مین دو دو ہفتہ قیام کیا اور بمقابلہ سابق ہر ایک

حالت مین ترقی و اصلاح دیکھی۔ ان دورون سے آیندہ انتظامات کے لیئے سرکار عالیہ کو بڑی مدد ملی۔ اور وقتاً فوقتاً انھون نے اصلاحات و ترقیات شروع کردین۔

انتظام محاصل ارضی

بندوبست سرکار خلد نشین کے زمانہ مین ملک محروسہ بھوپال کی نظری پیمایش ہوئی تھی، اور اُسی کی بنا پر تشخیص مالگذاری کرکے میعاد بندوبست پانزدہ سالہ قرار دی گئی تھی ختم میعاد مین کچھ مدت باقی رہنے پر آیندہ انتظام بندوبست کے لئے سرکار عالیہ کی توجہ صحیح اور مکمل قاعدہ پیمایش کی طرف مبذول ہوئی، اور ایک ساتھ تمام ملک کی سروے سے پیمایش کرائی گئی، اس انتظام مین مواضع جاگیرات کو بھی شامل کرلیا گیا تھا، تمام ضلعون، اور پرگنون کے جدا جدا نقشے تیار کئے گئے، اور پھر ایک نقشہ کل ریاست کا تیار ہوا۔ پچھلے بندوبست مین زمین کو اٹھارہ اقسام پر تقسیم کیا گیا تھا، اور اُن اقسام کے لحاظ سے، اقسام زمین کا محصول بدرجہ غایت مختلف تھا، اس انتظام مین کل چھ قسمین قایم رکھی گئین۔ یعنی تین قسمین چاہی کی، اور تین بارانی کی۔ اس لحاظ سے ریت کا اوسط نکالکر تشخیص مالگذاری کی گئی، اور اوسط قایم کرنے مین رعایا کی سہولت و رعایت پیش نظر رہی، خود سرکار عالیہ نے ہنگام دورہ مشرقی محال جبتہا ری مین کھیتون پر جاکر تنقیح کی غرض سے معائنہ فرمایا۔ اور اقسام زمین و ریت بندی کے متعلق اطمینان کیا۔

اس بندوبست کی رو سے محاصل ارضی مین بہت ترقی ہوئی اور بجاے [illegible] لاکھ کے [illegible] لاکھ مالیہ ارضی علاوہ جاگیرات کے قایم ہوا۔

لیکن قبل اس کے کہ کل محالات سے مالگذاری وصول ہو سختی جمع کی شکایت شروع ہوگئی، کوئی شک نہین کہ بعض جگہہ ضرور سختی ہوگئی تھی، لیکن عام طور پر جمع سخت نہ تھی، کرنل وارڈ وزیر ریاست نے ضلع جنوب کے دورہ سے جو ملتمسہ سرکار مین بھیجا اُس سے بھی تمام شکایت صحیح نہین پائی جاتی،

وہ لکھتے ہین کہ مین نے چھیپانیر کو دیکھا تو معلوم ہوا کہ بندوبست بستؔ سالہ اس پرگنہ کا بہ حسن انتظام کیا گیا، تشخیص جمع وریت واجب اور برحق قرار دی گئی، اگرچہ شکایت سختی ریت کی ہے مگر قرینے سے ریت واجب معلوم ہوتی ہے۔ مین نے دوروز کے عرصہ مین قریب ۱۷ دیہات دیکھے ہین، بحفایت خوش ہون کہ سنگین جمع کا اتھام اس محال پر عاید نہین ہوتا، اس مین شک نہین کہ غلطیان ہوئی ہین، لیکن ایسی نہین کہ جن کی اصلاح بہ آسانی نہ ہو سکتی ہو"

نیز دورہ مشرق سے واپس آنے کے بعد جو رپورٹ سرکار مین پیش کی اس مین لکھتے ہین کہ "مین نے محالات جنوبی کو دیکھا، اُن کی شادابی،، وسرسبزی سے محظوظ ہوا۔ اکثر اُن محالات کی جمع واجب تشخیص ہوئی، اور ریت بھی بہت سنگین نہین، لہذا لگان بدستور قایم رہے" تاہم سرکار عالیہ نے رفع عذرات کے لئے پھر اشتہار دے کہ جس کسی کو سختی جمع کی شکایت ہو وہ پیش کرے۔

ترمیم کا ایک محکمہ قایم کر دیا تھا جسمین نہایت سرگرمی کے ساتھ تنقیح ہوئی، اور جہان ذرا بھی سختی جمع محسوس ہوئی، فوراً کمی کر دی گئی، سرکار عالیہ کو آبادی ملک اور زراعت پیشہ رعایا کی سرسبزی کا جس قدر خیال تھا اُس کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ اُنہون نے اضافہ سنین ماضیہ و دیگر محصول اجناس متفرق وحقوق ریاست کا مطالبہ جو (۵۰ لاکھ) سے زاید تھا معاف فرمادیا اس مطالبہ مین بعض رقوم مثل محاصل تہ بازاری، وغلہ گندم، ونخود، وشہد، وچھاپہ سائر، ونخاس وچوکیدارہ، دوام کے لئے معاف کر دین، جسکی تعداد (۵۰ ہزار) سالانہ تھی۔

نیز قدیم سے دستور تھا کہ تقریبات رئیس واولاد رئیس مین ایک آنہ فی صدی نذر مین لیا جاتا تھا اور میری تقریب نشرہ کا، ۹۵۲۱ روپیہ واجب الادا تھا۔ اس کو معاف کر کے ہمیشہ کے لیے یہ دستور بند کر دیا۔

اس بندوبست کے بعد منشی سید امتیاز علی کے عہد وزارت مین دوسرا بندوبست دہ سالہ

شروع کیا گیا، اور اُس کے کاغذات و مسلہ مرتب ہوئے۔ لیکن ہنوز عملدرآمد شروع نہ ہوا تھا کہ خام انتظام یعنی کاشتکارانہ بندوبست کی طرف توجہ منعطف کرائی گئی اس کاشتکارانہ بندوبست کے لئے باقاعدہ طور پر کوئی پیمایش و ترتیب تشخیص نہیں کی گئی، بلکہ دیہات کو متاجرون کے قبضہ سے نکالکر خام طور پر انتظام کیا گیا، اصلی رکاسی پر تشخیص جمع کر کے کاشتکارون کو پٹے دیدے گئے۔

چونکہ سابقہ قحط سالیون سے کاشتکار و مزارعین عامتاً مفلوک الحال ہو گئے تھے، زراعت بہت کم ہو گئی تھی، اُس پر وبائی مصیبت بھی تھی، ان وجوہ سے مہاجنون نے تخم و تقاوی کا سلسلہ بند کر دیا تھا، اس اتفاقی موقع سے وزارت نے فائدہ اُٹھا کر سرکار عالیہ کو مزارعین کی حالت پر توجہ دلا کر یہ حکم حاصل کیا کہ خزانہ سے تخم و تقاوی کا انتظام کیا جائے حضور ممدوحہ نے اپنی فیاضی و اولی العزمی سے یہ بھی ہدایت کی کہ پیداوار سے غلہ تخم کا معاوضہ برابر برابر لیا جائے اور اُس مقدار پر کچھہ اضافہ نہو؛ اور جو پیداوار ہو اسکا وہ چہارم حصہ جو مہاجنون سے غلہ لینے کی صورت مین بطور سود اُن کو دیا جاتا تھا، اور اب کاشتکارون کو بچیگا بطور سرمایہ تخم کے کاشتکار اپنے پاس محفوظ رکھین، اس طرح تین سال مین اس سرمایہ سے وہ لوگ کسی امداد، اور تخم و تقاوی کے محتاج نہ رہین گے، اور اُن کے پاس ذاتی غلہ ہو جائیگا، چنانچہ ۴ لاکھہ روپیہ کا غلہ خرید کر تقسیم کیا گیا اور اس انتظام کے لئے سزاولون کا تقرر عمل مین آیا۔ اس انتظام کا نتیجہ چند روزون کے لیے تو بہت مفید نکلا، کاشتکارون کی حالت درست ہو گئی، اور زراعت مین بہت کچھہ ترقی ہوئی۔ لیکن وزارت اور ارکان وزارت، اور عمال نے سرکاری غلہ کو باقاعدہ وصول کرنے کی کوشش نہین کی، اُس پر یہ اور مصیبت آئی کہ ایک سال پیداوار بالکل خراب ہو گئی جسکے باعث خزانہ کو سخت نقصان اُٹھانا پڑا۔

پھر بقایا سے غلہ وصول کرنے کے لئے وزارت نے انتظام کیا اُس سے ریاست کو تو کچھہ نفع نہوا، مگر عمال

کے لئے وہ منفعت کا ایک بڑا ذریعہ ہو گیا، اور اس طرح وہ انتہائی نیکی کا کام محض وزارت کے باعث انتہائے بدی کی شکل میں مبدل ہو گیا۔

تیسرا بندوبست خان بہادر عبدالجبار خان صاحب سی۔ آئی۔ ای کے زمانہ میں کیا گیا، یہ وہ زمانہ تھا کہ منشی امتیاز علی کو انتقال کئے ہوئے تھوڑا ہی عرصہ گذرا تھا، اور اُن کی زندگی میں ہی سرکار عالیہ اس انتظام کے نتائج سے سخا یت رنجیدہ، اور ناراض تھیں، مولوی عبدالجبار خان کے مقرر ہوتے ہی سرکار عالیہ نے حکم دیا کہ فوراً ایک سہ سری بندوبست متاجری تین سال کے لئے کیا جاوے، اور پھر زاید میعاد کے بندوبست کے واسطے کارروائی عمل میں لائی جاوے، چنانچہ فوراً خام دیہات کا سہ سالہ بندوبست کر دیا گیا، اور اُس کے بعد سی سالہ بندوبست شروع ہوا، لیکن ہنوز چند دیہات کے پٹے ہونے پائے تھے کہ سرکار عالیہ کا انتقال ہو گیا، اور یہ کارروائی ناتمام رہی محاصل ملکی کے متعلق جدید اصلاحات عمل میں لائی گئیں، سایر کا قانون اگرچہ موجود تھا، مگر چونکہ اُس میں ترمیم کی بہت ضرورت تھی لہذا ترمیم کی گئی، اور آبکاری کا انتظام بھی سائر کے ساتھ ملحق کر کے قانون تیار کیا گیا،

ریاست بھوپال میں جنگل کا بڑا رقبہ ہے، سرکاری ضرورتوں کے لئے صحرائے گنور جو ایک وسیع رقبہ میں ہے محفوظ تھا، سرکار عالیہ نے اسکے علاوہ اور جنگلوں کو بھی محفوظ کیا،

اور اس کے لئے باقاعدہ حفاظت کا انتظام کر کے نگرانی کے لئے ایک کافی عملہ مقرر کیا، نیز عمدہ قسم کی لکڑی پیدا ہونے کے انتظامات کئے گئے، جا بجا سے بیج منگوا کر تخم پاشی ہوئی، جاگیروں کے جنگلوں کی حفاظت کا بھی حکم صادر کیا، اور قواعد جنگل نافذ فرمائے۔

بھوپال میں لکڑی گو اس قدر عمدہ نہیں ہوتی جیسی کہ بمبئی وغیرہ میں ہوتی ہے، تاہم اوسط قسم کی ہوتی ہے۔

کاشت افیون بھوپال کی زمین اگرچہ کاشت افیون کے لئے زیادہ موزون ہے، لیکن اسکی طرف نہ مزارعین کو توجہ ہوئی اور نہ دربار سے توجہ کی گئی، جس کے باعث افیون کی کاشت بہت کم تھی، سنہ ۱۸۹۳ء مین سرکار عالیہ کے ایماء سے اسکی کاشت مین ترقی دی گئی، اور پھر ایسی ترقی ہوئی کہ بلدہ بھوپال مین مستقل طور پر اوپیم ایجنسی قایم کی گئی۔

سکہ بھوپال مین اگرچہ فرمانروائے وقت کا سکہ جاری تھا۔ سرکار عالیہ کے زمانہ مین بھی اُن کے نام کا سکہ جاری ہوا۔ لیکن ملحق الحدود ریاستون کے سکون کے وزن سے کم تھا، اور چونکہ ان ریاستون مین مختلف جگہون کے سکے رائج تھے، اسلئے سکہ بھوپال پر بٹہ لگتا تھا۔ سرکار عالیہ نے اس دقت کو رفع کرنے کی غرض سے مساوی الوزن جدید قسم کا سکہ جاری کیا جسپر رقم، حرف ش، اور سن ہجری منقوش کیا جاتا تھا، یہ سکہ ریاست کی ٹکسال مین مسکوک ہوتا تھا سنہ ۱۸۹۲ء مین آسانی تجارت اور نرخ کی برابری کی وجہ سے یہ خیال پیدا ہوا کہ مختلف سکون کی جگہ ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کا سکہ جاری کیا جاوے، چنانچہ گورنمنٹ ہند سے اُس کے عملدرآمد کی خواہش کی گئی اور زر محجبہ خزانہ، اور رعایا کے مبادلہ کے متعلق خط وکتابت ہوئی، گورنمنٹ ہند نے بجائے ۱۱۶ کے بھوپالی کے سو روپیہ سکہ کلدار دینا منظور کیا، اور تمام مراتب متعلق مبادلہ و رواج سکہ طے ہو گئے یکم جولائی سنہ ۱۸۹۷ء = ۲۹ محرم سنہ ۱۳۱۵ھ کو ملک محروسہ ریاست بھوپال مین مبادلہ و رواج سکہ بھوپالی و سکہ کلدار کی نسبت ایک اشتہار جاری ہوا۔ اسی اشتہار مین سکہ جات کے ضروری قواعد درج کئے گئے جو راجگڈھ، مقصودن گڈھ، نرسنگڈھ، سوہٹیالہ وغیرہ ریاست ہائے بھوپال ایجنسی سے بھی جہان سکہ بھوپال رائج تھا تعلق پذیر ہوئے، یکم اکتوبر سنہ ۱۸۹۷ء سے یکم فروری سنہ ۱۸۹۸ء تک میعاد مبادلہ قرار دی گئی، یکم فروری سے سکہ بھوپالی کا چلن بالکل بند کر دیا گیا، اور اُس کی قیمت مثل چاندی کے رہگئی۔ سرکار عالیہ نے بنظر ترحم و نقصان رعایا یہ حکم صادر فرمایا کہ اگر کثرت

استعمال سے روپیہ بقدر دو فی صدی سے زاید کم نہ ہو گیا ہو تو کلدار سے عام طور پر بدل دیا جائے اور زر پیشگی مالگذاری مدخلہ مستاجران، اور زر قرقی جاگیرات مجتمعہ تحویلات و خزانہ ریاست کا بٹہ چوبیس ۲۴ روپیہ فیصدی منہا کیا جاوے، اور جو ملازم کہ دس روپیہ ماہوار تنخواہ پاتے ہین، اُن سے بٹہ مجرا نہ کیا جاوے اور اس سے زائد تنخواہ پانے والون سے فیصدی دس روپیہ کے حساب سے بٹہ کی منہائی کی جائے عام رعایا نے جو روپیہ خزانہ شاہی سے تبدیل کیا۔ اُس کی بابت کوئی معاوضہ نہین لیا گیا۔ اس تبدیلی سکہ مین پندرہ ہزار سالانہ دار الضرب ریاست کا نقصان ہوا لیکن منفعت عامہ کے مقابلہ مین، سرکار عالیہ نے اس نقصان پر مطلق التفات نہ کیا۔

اور جب گورنمنٹ ہند کو اُس کی اطلاع کیگئی تو گورنمنٹ ہند نے بذریعہ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر سنٹرل انڈیا اظہار مسرت فرما کر، سرکار خلد مکان کو مبارکباد دی، کہ یہ پسندیدہ انتظام بحسن الوجوہ تکمیل کو پہونچ گیا۔

کاٹن مِل سرکار عالیہ کو سنہ ۱۳۰۱ھ ہجری = سنہ ۱۸۸۴ء مین خیال پیدا ہوا کہ اگر ریاست مین دخانی کارخانے اور ملین قائم ہون، تو عامہ خلائق کو عموماً، اور مزدوری پیشہ اشخاص کو خصوصاً فائدہ پہونچنے کے علاوہ ریاست کے لئے بھی مفید ہوگا اُنہون نے اس خیال کی بناء پر سات لاکھ روپیہ کے تخمینہ سے ایک کارخانہ کی بنیاد ڈالی، جو شروع سنہ ۱۳۰۱ھ مین تیار و مکمل ہو گیا، اور ۱۲ محرم کو اُس کا افتتاح کیا گیا صاحب پولیٹیکل ایجنٹ بہادر، اور معززین ریاست جلسہ افتتاحی مین شریک تھے، یہ کارخانہ شاہجہان آباد کی جانب مشرق واقع ہے، اور اُس کے متعلق ایک وسیع قطعہ زمین۔ اور ایک کوٹھی بھی ہے، اس کارخانہ مین (۲۰۰) آدمی تک کام کرتے ہین، دسمبر سے مئی تک کام نہایت سرگرمی سے ہوتا ہے، دیہات سے بیوپاریون کی روئی آتی ہے، اس کا بنولہ علیحدہ کر کے گٹھے باندھے جاتے ہین، جو بمبئی وغیرہ مین جا کر فروخت ہوتے ہین۔ گھاس کی گانٹھین بھی بندھتی ہین، اور شہر کے اخراجات کے لئے آٹا بھی پیسا جاتا ہے

قحط سالی سرکار عالیہ کے عہد مین، تین مرتبہ ریاست مین قحط واقع ہوا، پہلی مرتبہ سنہ ۱۸۷۹ء مین قحط پڑا، لیکن یہ قحط زیادہ سخت نہ تھا، معمولی قسم کے امدادی کام جاری کرنے سے اس مصیبت مین رعایا کو بہت کچھہ کمی ہوگئی، مگر دوسری مرتبہ سنہ ۱۸۹۴ء مین نہایت سخت قحط پڑا۔ رعایا سخت پریشان ہوگئی تھی، امدادی کام جاری کرنے، اور محتاج خانے قایم کرنے کے علاوہ غیر ممالک سے بمقدار کثیر غلہ منگوایا گیا، اور رعایا کو بطور تخم و تقاوی تقسیم ہوا۔ اس موقع پر ریاست کا خزانہ ایکسچنج (نرخ تبادلہ زر) کی وجہ سے بہت زیر بار ہوگیا، ہمیشہ سے سکہ بھوپالی کا سکہ انگریزی کے ساتھ دس فیصدی کے حساب سے مبادلہ ہوتا تھا، مگر ساہوکارون نے جو ایسے موقعون کی تلاش مین رہتے ہین اس نرخ کو بڑہاکر پچیس ۲۵ اور تینتیس ۳۳ فیصدی تک پہونچا دیا لیکن سرکار عالیہ نے اسکی مطلق پروا نہین کی، اور جہان تک روپیہ صرف کرنے سے قحط کی مصیبت دور ہوسکتی تھی۔ اُنہون نے روپیہ صرف کیا، حتی کہ جب لارڈ ایلگن وایسراے ہند، بھوپال مین تشریف لائے ہین، تو ڈنر کی اسپیچ مین اُنہون نے اس قحط کے کامون کی تعریف کرتے ہوئے سرکار عالیہ کو نہایت نفیس پیرایہ مین کفایت شعاری کی بھی نصیحت فرمائی۔

انتظام قحط کے ساتھ انسداد جرایم اور تحفظ جان و مال رعایا کا کام بھی بہت بڑہ گیا تھا، سرکار عالیہ بہ نفس نفیس تمام رپورٹون کو ملاحظہ فرماتی تھین، اور خود احکام و ہدایات جاری کرتین، اس زمانہ مین اُن کی مصروفیت و محنت اس درجہ بڑہی ہوئی تہی، کہ صحت کو نقصان پہونچنے کا سخت اندیشہ پیدا ہوگیا تھا،

تیسری دفعہ سنہ ۱۸۹۹و۱۹ء مین جو قحط نمودار ہوا۔ وہ عالمگیر تھا اُس نے اکثر اطراف ہند مین۔ ایک مصیبت برپا کر رکھی تھی اگرچہ بھوپال مین کئی سال سے برابر پیداوار کم ہورہی تھی مگر یہان زیادہ خوفناک آثار نہ تھے، اور نہ زرعی حالت کی طرف سے مایوسی تھی، تاہم انتشار ضرور تھا، اور رعایا محتاج امداد تھی،

اکثر ممالک غیر کی رعایا، جوق درجوق آکر بھوپال مین پناہ گزین ہو رہی تھی،

سرکار عالیہ کی فیاضی نے نہ صرف اپنی رعایا کی مصیبتون کو کم کیا۔ بلکہ مصیبت زدہ، پناہ گزینون کو بھی اپنے سایہ الطاف مین پناہ دی، اُن کے لئے لنگر خانے جاری کئے، اُن کے انتظام آسایش کے واسطے ایک کمیٹی قائم کی، اور ہر طرح کی مدد پہونچائی۔

مردم شماری ریاست بھوپال کی باقاعدہ مردم شماری پانچ مرتبہ ہوئی ہے، ابتداً سرکار خلد نشین کے آخر زمانے مین ہوئی تھی، اُس وقت تعداد مردم شماری ۲۴۴۵۴۴ تھی، پھر سرکار عالیہ کی صدر نشینی کے چوتھے سال ہوئی، اور ۷۰۱۹۵۴ کی آبادی ٹہری لیکن کامل صحت و احتیاط کے ساتھ مردم شماری کا کام ۱۸۸۱ء مین ہوا۔ جبکہ تمام ہندوستان کی مردم شماری ایک ہی تاریخ مین ہوئی تھی، اور گورنمنٹ سے اُس کے متعلق ہدائتین صادر ہوئی تھین۔

اس مردم شماری مین صحیح تعداد ۹۵۴۹۰۱ تھی لیکن ۱۸۹۱ء مین بقدر ڈہائی ہزار کے کم ہو گئی۔ پھر ۱۹۰۱ء مین جو مردم شماری ہوئی۔ اس مین ۲۸۸۹۴۰ کی کمی آگئی جو ۱۸۹۶ء و ۱۹۰۰ء کی خشک سالی کا نتیجہ تھا،

انتظام عدالت و قانون پولیس سرکار خلد نشین کے زمانہ مین اکثر قوانین، و قواعد مرتب ہو گئے تھے، ہدایتین بھی جاری ہوئی تھین، اور گویا یہی زمانہ بھوپال مین قانونی، اور آئینی حکومت کے آغاز کا تھا، اس لئے ابھی بہت کچھ اصلاحین اور ترمیمین ہونا ضروری تھین، سرکار عالیہ نے اس طرف توجہ فرمائی، اور بتدریج اصلاح و ترمیم شروع کی۔ ضلع مشرق کے دورہ سے واپس آکر تحصیلدارون، و نظماء اور نائب ریاست کے اختیارات سماعت مقدمات دیوانی مین توسیع کی، اور فوجداری مین قید و جرمانہ کے اختیارات بڑہائے۔

اسی کے ساتھ انفصال مقدمات مین غیر ضروری تعویق کا تدارک کیا، مقدمات فوجداری کے

لئے (۱۵ دن) مقدمات مال کے لئے ایک مہینہ، اور مقدمات دیوانی کے لئے تین مہینے کی مدت انفصال مقرر کی، اور ہر سہ ماہی پر ایک نقشہ پیش ہونے کا حکم دیا، جس سے مقدمات کی کارروائی کا حال معلوم ہوتا ہے ظاہر ہے کہ مقدمات دیوانی مین سب سے بڑا مرحلہ حق رسی کا ہوتا ہے، یہان یہ قاعدہ تھا کہ جب کوئی ڈگری ہوتی تھی تو مدیون ڈگری کی وہ جائداد جو بادی النظر مین پائی جاتی تھی قرق ہوکر نیلام کردی جاتی تھی، اور جو کچھ زر نیلام وصول ہوتا تھا، وہ ڈگریدار کو دیکر کل زرڈگری کی رسید لے لی جاتی تھی اس سے مدیون کو قرقی و نیلام کے وقت جائداد مخفی کردینے کا موقع ملتا تھا، اور پھر آزادی کے ساتھ وہ اپنی جائداد سے متمتع ہوتا تھا، اور ڈگریدار مجبور محض رہجاتا تھا، سرکار عالیہ نے ڈگری کا ایک جزو وصول ہونے پر کل زرڈگری کی رسید لئے جانے کے قاعدہ کو منسوخ کرکے حکم دیا کہ جس قدر روپیہ وصول ہو، اوسی تعداد کی رسید لی جائے، اور پھر جس وقت ڈگریدار دوسری جائداد کی نشان دہی کرے قرق و نیلام ہوکر حقرسی عمل مین لائی جائے۔

رعایاے بھوپال، اور رعایاے چھاونی سیہور کے مقدمات کی میعاد سماعت مین فرق تھا، چونکہ دونون جگہہ کی رعایا کے تعلقات دادوستد بہ کثرت بڑھے ہوئے تھے، اور اس فرق سے رعایاے چھاونی کو نقصان پہونچتا تھا، اس لئے دونون جگہہ کی میعاد یکسان مقرر کی گئی۔

مہاجنان دیوالیہ کے مقدمات، اور نالشات مفلسی کے، کچھہ قواعد نہ تھے، اُن کے قواعد بھی انگریزی قواعد کے مطابق جاری کئے، میعاد اپیل کی اصلاح کی، اور رسوم عدالت کے لیے اسٹامپ جاری فرماکر مطبع ریاست مین طبع کرایا۔

ایک مستقل محکمہ ترتیب قانون کا بنام "تنظیمات شاہجہانی" قایم کیا، جس مین دیوانی، فوجداری، مال، اور مختص الامور قوانین و قواعد ترتیب دئے گئے، اور اُن کو طبع کراکے ملک محروسہ مین نافذ کیا اور پھر سلسلہ ترتیب قوانین و قواعد برابر جاری رہا، اور اسمین وقتاً فوقتاً اصلاح بھی ہوتی رہی،

دیوانی، فوجداری، مال کے نہایت عمدہ ضابطے تیار ہوئے، تعزیرات شاہجہانی (پینل کوڈ) تنبیہات شاہجہانی (کریمنل پروسیجر کوڈ) توضیعات شاہجہانی (سول پروسیجر کوڈ) نافذ کئے گئے

مجلس مشورہ اگرچہ پہلے سے قایم تھی، مگر اُس کو اور وسیع و مضبوط فرمایا، خود مجلس کی پریسیڈنٹ ہوتین، امور اہم کے مشورہ کے علاوہ ہدایات بھی اس مجلس سے جاری ہوتی تھین، اگرچہ صدر نشینی کے بعد ہی سے صیغہ عدالت و انصاف کی ترقی و اصلاح کی طرف توجہ تھی مگر جب وزارت قائم ہوئی، تو حکام عدالت کا انتظام بھی اعلی پیمانہ پر کیا گیا۔ ناظمون اور تحصیلدارون کے اختیارات کو وسعت دی، تھانہ دارون سے عدالتی اختیارات سلب کئے۔

وزیر ریاست کو دیوانی، فوجداری، اور مال کے کامل اختیارات دے گئے، البتہ بعض امور مین، جیسے قصاص، حبس دوام، منظوری مستاجری مین سرکار عالیہ نے آخری حکم اپنے اختیار مین رکھا دو نائب وزیر مقرر کئے گئے۔ ایک کے متعلق مال کی، اور دوسرے کے متعلق فوجداری و دیوانی کی اپیلون کی سماعت، اور اپنے اپنے متعلقہ محکمون کی نگرانی کی گئی، صدر الصدور (سول جج) صدر المہام (سشن جج) کا تقرر عمل مین آیا۔

بلدہ خاص مین بہ لحاظ کثرت مقدمات دیوانی، ایک صدر امین، اور ایک منصف مقرر ہوا۔

اسکے پیشتر تفتیش مقدمات فوجداری، اور نگرانی محابس کی خدمات کوتوال شہر کے تفویض تھین ان خدمات کو جداگانہ طور پر تقسیم کیا گیا، مقدمات فوجداری شہر کے لئے ، مجسٹریٹ، اور انتظام محابس کے لئے ایک منتظم محابس، اور تفتیش مقدمات کے واسطے کوتوال شہر علیحدہ علیحدہ مقرر کئے گئے، جمعیت پولیس کو باقاعدہ رکھنے، اور اُس کی عام نگرانی کے لیے ایک منتظم پولیس، اور ہر ضلع مین ایک انسپکٹر متعین ہوا، اور اضلاع کی پولیس باقاعدہ مرتب کی گئی۔

موگیا، جو ایک جرایم پیشہ قوم ہے۔ اُسکے انسداد جرایم کے لئے محکمہ نگرانی قایم ہوا۔ اور اُس کا

عملہ جداگانہ مقرر کیا گیا رعایا کو عدالتی کارروائی مین مشورہ حاصل کرنے، اور عدالتون کو تصفیہ منازعات مین امداد بہم پہونچنے کے لئے قابل اشخاص کو وکالت کی اجازت دی گئی،

اسی طرح اور بھی اکثر اصلاحات وانتظامات جدید عمل مین آئے، غرض مجموعی حیثیت سے ایک مستقل صورت مین قانون کی حکومت کر دی گئی،

علاقہ ریاست مین اکثر مقامات بہت مخدوش ہین، جہان ڈاکہ زنی، اور سرقہ بالجبر کی وارداتین وقوع مین آنے کا احتمال رہتا ہے، سرکار عالیہ نے ان مقامات کی نگرانی مین خاص طور پر کوشش فرمائی، اور اکثر ایسے مخدوش مقامون پر سوارون، اور پیادون کی چوکیان مقرر کین جو شب و روز گشت کرکے جان و مال رعایا کی حفاظت کرین۔

بلدہ بھوپال، اور چند دیگر مقامات کے چوکیدارون کی تنخواہ اہل شہر سے بطور ٹیکس وصول کی جاتی تھی۔ سرکار عالیہ نے اُسکو معاف کیا۔ اور چوکیداری کا قاعدہ توڑ کر پولیس کانسٹیبلون کی جمعیت قایم کی، اور اس جمعیت کو مختلف مقامات پر متعین کیا۔ جو گھنے جنگل سڑک کے کنارے واقع تھے، اور وہان وقوعات کا احتمال رہتا تھا، اُن کو بالکل صاف کر دیا گیا۔

تھانون مین پولیس کی جمعیت زیادہ کی، اور آخر مین چوکیان توڑ کر رزرو پولیس قایم فرمائی، جس کا کام زیادہ تر مفصلات کا گشت اور گرداوری تھی۔

سرکار خلد نشین نے بہ لحاظ قرابت، و پاس خاطر چند اخوان ریاست کو جو جاگیردار تھے، اپنے حدود جاگیر مین اختیارات دیوانی، فوجداری، عطا کر دیے تھے، لیکن اُن لوگون نے اُن اختیارات کو قابلیت اور انتظام کے ساتھ استعمال نہین کیا، جس سے رعایاے جاگیر کو حصول انصاف مین بہت دقّت ہوتی تھی، اس لئے سرکار عالیہ نے ان اختیارات کو سلب کر کے تمام تر تعلق عدالت ہاے ریاست سے کیا، جس سے حصول انصاف مین رعایا کو نہایت آسانی ہوگئی۔

قواعد اسلحہ ۱۸۹۸ء میں قواعد اسلحہ نافذ کردئے تاکہ جرایم پیشہ لوگون کے پاس اسلحہ نہ رہنے پائین اور اُن کی نگرانی ہوسکے،

قواعد مذکورہ میں، مستاجر، وکیل، ملازمانِ ریاست، معافیدار وجاگیردار، اشخاص کو لائسنس سے مستثنیٰ کیا گیا۔

جیل قیدیون کے لئے بھوپال مین قلعہ کھمنہ کو سنٹرل جیل بنادیا، لیکن پھر جہانگیرآباد کے متصل ایک پہاڑی پر نہایت مستحکم، باقاعدہ عمارت کا جیل تیار کیا گیا، اور تمام قیدی اُس مین منتقل کردئے گئے قیدیون کو کام سکھانے کا بھی بندوبست کیا، تاکہ رہائی کے بعد وہ کسی پیشہ مین مصروف ہوکر اپنی زندگی امن کے ساتھ بسر کرین۔

حفظان صحت تمام محالات ریاست مین ایک ایک طبیب مقرر کیا اور اُس کے پاس ذخیرہ ادویہ ہر وقت موجود رکھے جانے کا انتظام کیا گیا۔ تاکہ دیہات کے باشندے علاج سے مستفید ہوسکین۔ جہان جہان ضرورت دیکھی ڈاکٹری شفاخانے بھی قایم کئے۔

شہر خاص مین ہز رائل ہائنس پرنس آف ویلز کے نام سے منسوب کرکے ایک بڑے پیمانہ پر پرنس آف ویلز ہسپتال جاری کیا اور ایک زنانہ شفاخانہ بھی بنایا، اور جب اکتوبر ۱۸۹۱ء مین لارڈ لینسڈون بھوپال مین تشریف لائے تو لیڈی لینسڈون کی ایک مفید عام یادگار قایم کرنے کے لئے اس ہسپتال مین توسیع کرکے دایہ گری کی تعلیم بھی جاری کی، اور اُس کے لئے ایک مخصوص عمارت تعمیر کراکے لیڈی لینسڈون ہسپتال کے نام سے موسوم کیا، اور ہر قسم کے ضروری سامان سے مکمل کرکے یورپین لیڈی ڈاکٹر کو ہسپتال کا انچارج کیا۔

۲۶ مئی ۱۸۹۲ء کو جو ملکہ معظمہ قیصر ہند کی سالگرہ کی تاریخ تھی، نہایت شاندار طور پر اس ہسپتال کا افتتاح ہوا۔ رسوم افتتاح مین میجر ایم۔ جی۔ سیڈ پولیٹکل ایجنٹ اور دیگر یورپین، ہندوستانی

شرفا و اعیان، و ارکان ریاست مدعو تھے۔

سرکار عالیہ نے افتتاح کے وقت تقریر فرمائی جسمیں اغراض و مقاصد ہسپتال کو بیان کرکے فرمایا کہ:-

"یہ ہسپتال نہایت خوش قسمت ہے کہ جسکے افتتاح کو ایسا دن نصیب ہوا۔ جو ملکہ معظمہ قیصر ہند دام سلطنتہا کی سالگرہ کا دن ہے، اور امید کی جاتی ہے کہ اس ہسپتال سے باشندگان ملک کو بہت نفع پہونچے گا، یہ ہسپتال لیڈی لینسڈون کے نام سے کھولا جاتا ہے، اور اس کا نام لیڈی لینسڈون ہسپتال رکھا گیا، ابھی تک اس ہسپتال کے متعلق جو ابتدائی کام تھا، اُسکو لیڈی ڈاکٹر مس سپیل نے بہت عمدگی کے ساتھ انجام دیا ہے اور امید کی جاتی ہے کہ اب اس جدید ہسپتال کے جاری ہونے سے ملک کو بہت بڑا فائدہ پہونچے گا اور جو عورتیں یہاں سے تعلیم پاکر نکلیں گی، وہ ملک کے لئے بہت مفید ہوں گی، اور میں چاہتی ہوں کہ میجر ایم جی میڈ صاحب بہادر اپنے دست مبارک سے اس ہسپتال کا افتتاح کریں۔

سرکار عالیہ کی تقریر کے بعد میجر صاحب موصوف نے ہسپتال کا افتتاح کرتے ہوئے ایک تقریر فرمائی جس میں اس مفید انسٹی ٹیوشن کا تذکرہ اور سرکار عالیہ کی تعریف تھی،

اس تقریر کے بعد ہار، اور عطر و پان تقسیم ہوکر جلسہ ختم ہوا۔

چیچک کے لئے ٹیکے سے زیادہ کوئی مفید چیز ثابت نہیں ہوئی، اور اب تو عوام و خواص، اس کی ضرورت اور فائدے کے معترف ہیں۔ لیکن تیس چالیس برس پہلے عوام کو اس سے نہایت خوف ہوتا تھا، اور اس کے اجرا میں سخت دقتیں تھیں، لیکن چونکہ مفید چیز تھی، سرکار عالیہ نے اس کا باقاعدہ محکمہ جاری کیا۔ اور سب سے پہلے اپنے نواسہ (نواب محمد نصر اللہ خان بہادر) کو ویکسی نیٹ کرایا، اسی کے ساتھ ان بچوں کے لئے بھی جن کو ٹیکہ لگایا جائے انعام مقرر کیا۔ تاکہ رعایا کو کوئی

خوف نہ ہو۔ اور انعام باعث ترغیب بنے۔

شفاخانہ سیہور کے لئے بھی ریاست سے مصارف مقرر کئے، جو اشخاص کہ مرض جذام مین مبتلا تھے، اُن کو شہر سے باہر رہنے کا حکم دیا گیا، اور اُن کے خورو نوش کا انتظام لنگرخانہ ریاست سے کیا۔ اور پھر سیہور مین زیر نگرانی ایجنسی سرجن ایک جذام خانہ بنوایا، تاکہ جذامی وہان رہین۔ اور اُن کا بھی علاج ہو، اُس کے مصارف دربار سے مقرر کئے۔

تعلیم عامہ سرکار خلد نشین کے زمانہ مین اشاعت تعلیم کا سلسلہ شروع ہو چکا تھا، لیکن سرکار عالیہ نے نہایت فیاضی، اور اولی العزمی کے ساتھ اس سلسلہ کو بڑھایا اُنہون نے اس امر کو محسوس کیا کہ جاگیرداران واخوان ریاست کی تعلیم نہایت ضروری ہے۔ اس ضرورت کو پورا کرنے کے واسطے، اس طبقہ کی تعلیم کے لئے نہ صرف ایک مدرسہ قایم کیا، بلکہ ذاتی طور پر رغبت بھی دلائی سرکار خلد نشین نے نواب سلیمان جہان بیگم صاحبہ کی یادگار مین مدرسہ سلیمانیہ قایم کیا تھا، سرکار عالیہ نے اس مدرسہ کو بہت کچھ ترقی دی، عربی، فارسی، اُردو، ہندی کے جدا جدا اسکشن قائم کیے، انگریزی تعلیم کے کلاس قائم کئے، اسی کے ساتھ مدرسہ کے لیے ایک وسیع کتب خانہ بھی عنایت فرمایا۔ انگریزی تعلیم کو رفتہ رفتہ ترقی دیکر ہائی اسکول کے درجہ تک پہونچا دیا، اور پھر ۱۹۰۲ء مین اُسکو کلکتہ یونیورسٹی سے افلیٹ کیا۔

اپنی نواسی بلقیس جہان بیگم کی یادگار مین لاوارث بچون کی پرورش اور تعلیم کے لیئے مدرسہ بلقیسی بنایا جس مین ملک محروسہ کے بیکس و یتیم بچے داخل ہوتے تھے، اُن کی پرورش ہوتی تھی، اور تعلیم دی جاتی تھی، عربی، فارسی کی تعلیم کے لئے اپنے والد نواب جہانگیر محمد خان کی یادگار مین مدرسہ جہانگیریہ جاری کیا، جسمین دور دور سے طلبا آتے تھے، اور اُن کو وظائف ملتے تھے،

ہزرائل ہائینس ڈیوک آف ایڈمبرا کی تشریف آوری ہند کی یادگار مین دارالریاست مین ایک مدرسہ عربی مولوی جمال الدین خان صاحب مرحوم نے اپنے صرف سے جاری کیا تھا اُن کے انتقال کے بعد قریب تھا کہ وہ مدرسہ بند ہو جاے، مگر سرکار عالیہ کی تعلیمی دلچسپی اور فیاضی نے اُسکو سنبھال لیا، اور بہ صرف ریاست اُس کو قایم رکھا، نیز ہزرائل ہائینس پرنس آف ویلز کے نام نامی سے موسوم کر کے پرنس آف ویلز اسکول قایم کیا، جس مین لڑکون کو صنعتی کام کی تعلیم دی جاتی تہی دری، نواڑ، قالین، چکن، خیمہ دوزی، جراب، خیاطی، ملمع گلٹ طلائی و نقرئی وغیرہ کے کام کی بہی تعلیم ہوتی تہی تعلیم نسوان سے کچھہ کم دلچسپی نہ تہی، مدرسہ وکٹوریہ جو سرکار خلد نشین نے قایم کیا تھا۔ وہ تو جاری ہی تھا مگر سرکار عالیہ نے ایک اور مدرسہ نسوان بھی قایم کیا۔ اور ان دونون مدرسون کو خوب رونق و ترقی دی۔

ان مدارس مین ہر قسم کا طلائی اور نقرئی گوٹہ، پٹھا، بیچک، لیس، کلابتون، کندلے کا تار، کامدانی، کلاہ زردوزی، دوشالہ بافی، وکفش سازی کا کام سکھایا جاتا تھا،

مفصلات مین جو مدارس تھے، اُن کی اصلاح کی گئی، نصاب معین ہوا۔ اُردو، ہندی کے جدا جدا اُستاد مقرر کئے گئے اور اُن پر ایک ذمہ دار افسر کو مقرر کیا۔

نیز ملازمت کے لئے مدارس کی سند تعلیمی لازمی کردی اور سرکلر جاری کر دیا کہ جس شخص کے پاس کالج، یا اسکول کا سارٹیفکٹ نہ ہوگا، اُسکو ریاست مین جگہہ پانیکا کوئی استحقاق نہین امتحانات کے لئے ایک جماعت ممتحن قایم کی جو ہر شش ماہی پر امتحان لیتی تھی۔ سال بھر مین ایک مرتبہ روبکاری مین امتحان ہوتا تھا، اور کامیاب طلبا کو انعام تقسیم کیا جاتا تھا،

وظائف بہی فیاضی کے ساتھہ دئے جاتے تھے، غریب و نادار طلباء کے لئے لباس و خوراک کا انتظام کیا جاتا تھا،

صنعتی مدارس کا بھی سال تمام پر امتحان ہوتا تھا، اور ترقی کا اندازہ کرنے کی غرض سے مصنوعات کو خود ملاحظہ فرماتی تھین، ایک عرصہ تک تمام مدارس پر سرکار عالیہ کی عام نگرانی تھی، مگر پھر وزیر ریاست کی نگرانی قایم کردی، اور بالآخر ایک کمیٹی نگران مقرر ہوئی۔ جس کے زیر ہدایت تمام انتظامات انجام پاتے تھے۔

مطبع و اخبار — سرکار عالیہ نے اشاعت و ترقی تعلیم کی غرض سے پریس کو ترقی دی، اور ایک مخصوص مطبع موسوم بہ مطبع شاہجہانی تعلیمی کتابون کے لئے مخصوص کر دیا۔ اسی مطبع مین عمدۃ الاخبار بھی شایع ہوتا تھا جس مین سرکاری گزٹ، اور انگریزی اخبارات سے خبرون وغیرہ کے علاوہ بھوپال کے حالات، علمی مضامین، اور لطائف شعریہ وغیرہ درج ہوتے تھے،

اس مطبع مین کلام مجید کو نہایت اہتمام صحت کے ساتھ طبع کرایا۔ جس کی نسبت عام اتفاق ہے کہ اُس مین کسی نقطے، اور اعراب تک کی غلطی نہین ہے، اور اُس سے بہتر صحت کے ساتھ کوئی دوسرا کلام مجید طبع نہین ہوا عربی، ادب، اور فقہ وغیرہ کے متعلق بھی متعدد کتابین حسن صحت و صفائی کے ساتھ طبع ہوئین۔

کارہاے رفاہ عام — سرکار عالیہ کو رفاہ عام کے کامون سے جو دلچسپی تھی، اُس کی حالت اُس سرگرمی سے معلوم ہوتی ہے جو اُن سے اِن کامون کے متعلق ظاہر ہوا کرتی تھی۔ اُنھون نے اپنی ممتاز، مدبر ماں کے نام پر اسٹیشن کے قریب ایک نہایت شاندار سنگین سراے بنوائی جس کا نام ''سراے سکندری'' ہے اور جس مین ہر درجہ کے مسافرون کے آرام کا لحاظ رکھا گیا ہے شہر مین اگرچہ نواب قدسیہ بیگم کی فیاضی سے واٹر ورکس قایم تھا، لیکن حوالی شہر، اور شاہجہان آباد کے باشندون کو سخت تکلیف تھی، سرکار عالیہ نے منبع آب کی توسیع کی اور جہان نل نہین پہونچ سکتا تھا وہان تالاب اور کنوئین بنوائے گئے ہیں، اور گھاٹ خاص بلدہ مین سرکار عالیہ کے تعمیر کردہ

موجود ہین، جن مین پل شاہجہانی، اور ایک پختہ گھاٹ نہایت مشہور ہے۔

علیاحضرت ملکہ معظمہ کی پنجاہ سالہ جوبلی کی خوشی مین تالاب کے اُس حصہ سے جو پل پختہ کے نیچے ہے ایک نہر نکالی جس سے یہ مقصد تھا کہ شہر کے وہ حصے بھی سیراب ہون جہان واٹر ورکس سے پانی نہین ہونچتا قرب وجوار کے دیہات کی بھی آب پاشی ہوسکے اور وہان کے باشندون کو بھی پانی کا آرام ملے یہ نہر تین سال مین تیار ہوئی ۲۲ رمضان ۱۳۰۸ھ کو اس نہر کے ذریعہ سے شاہجہان آباد اور باغ نشاط افزا مین پانی پہونچایا گیا، اور وقتاً فوقتاً دوسری شاخین جاری ہوتی رہین۔

اس نہر مین کوئی دخانی انجن نہین، بلکہ ایک چرخی ہے جو پانی کے زور سے چلتی ہے، اسمین چرخی سے پانی روان رہتا ہے، اور تالاب کا زاید پانی ایک نل کے ذریعہ سے جو قلعہ کہنہ سے نکالکر پل پختہ مین ملادیا گیا ہے آجاتا ہے، اور یہ پانی اسلام نگر تک بہکر جاتا ہے اور وہان کے کاشتکارون اور زمینون کو ہمیشہ سیراب کرتا ہے۔

قبل اس کے کہ بھوپال مین ریلوے جاری ہو یا ٹیلی گراف آفس قایم ہو، سرکار عالیہ نے سرکاری، اور اہل شہر، بالخصوص تجارت پیشہ لوگون کی ضرورتون پر توجہ فرماکر سلسلہ تاربرقی قایم کرنے کے لئے ایک معقول رقم عنایت کی۔

۱۸۶۸ء تک تمام سنٹرل انڈیا مین ریل کا نام ونشان نہ تھا۔ گریٹ انڈین پننسولا ریلوے صرف کھنڈوہ تک آتی تھی اور شمال کی جانب آگرہ تک ریل تھی۔ اسی سال سرہنری ڈیلی رزیڈنسی اندور پر مامور ہوکر تشریف لائے۔ یہ زمانہ سنٹرل انڈیا مین سخت قحط سالی کا تھا۔ دو سال سے متواتر ملک مین یہ بلا نازل تھی اونہون نے وسط ہند مین ریلوے لائینون کی نہ ہونے کی دقتون اور تکلیفون کو محسوس کرکے گورنمنٹ کو توجہ دلائی۔

اس قحط کے زمانہ مین بھوپال کی حالت اچھی تھی لیکن ریل نہ ہونے کی وجہ سے جیسی امداد

چاہیے تھی بھوپال سے ریاست ہائے ملحقہ کو نہ مل سکتی تھی۔

ان حالات سے تمام رؤسائے وسط ہند کو ریلوے ضرورت کا احساس ہوا۔ مہاراجہ اندور نے کھنڈوہ سے اندور تک چھوٹی لائن کا انتظام گورنمنٹ کے ساتھ کیا۔

مہاراجہ گوالیار۔ اور سرکار عالیہ نے اپنی حدود ریاست مین بڑی لائن کے اجرا کا ارادہ ظاہر کیا سر ہنری ڈیلی خود بھوپال تشریف لائے اور سرکار عالیہ سے ریلوے کے متعلق تفصیلی گفتگو کی۔

سرکار عالیہ نے خزانہ ریاست سے مدد دینے اور سرکار قدسیہ بیگم سے مدد دلوانے کا وعدہ کیا دونون سرکارون نے غور کے بعد ۳۵ لاکھ روپیہ دینے کی اس طرح رائے قایم کی کہ خزانہ ریاست سے ۲۵ لاکھ باقساط ۵ لاکھ روپیہ سالانہ اور ڈیوڑی سرکار قدسیہ سے ۱۰ لاکھ باقساط ۲ لاکھ روپیہ سالانہ دیا جاوے لیکن مذہبی اتقا کے خیال سے وہ نفع جو ایسے روپیہ پر دیا جاتا ہے دونون سرکارون نے لینا قبول نہ کیا۔

اولاً ریلوے کا اجرا اوجین سے بھوپال اور بھوپال سے اٹارسی تک تجویز ہوا۔ لیکن سرکار عالیہ نے جب اس مجوزہ لاین پر غور فرمایا تو اونھون نے یہ نتیجہ نکالا کہ تاوقتیکہ لائن جھانسی اور آگرہ تک وسیع نہ کی جاوے کچھ زیادہ فائدہ مند نہ ہوگی اسکے متعلق عرصہ تک مراسلت رہی بالآخر یہ رائے قرار پائی کہ سیہور سے اٹارسی تک ایک دم سے پیمایش ہو اور سیدھی لائن آگرہ سے گوالیار جھانسی، للت پور، بھیلسہ ہوکر اٹارسی مین شامل ہو جائے اور اوجین لائن کی اوسکے بعد تکمیل ہو۔ اور ریاست سے بجاے ۲۵ لاکھ کے ۳۵ لاکھ اور ڈیوڑی سرکار قدسیہ سے بجائے ۱۰ لاکھ کے ۱۵ لاکھ روپیہ دیا جاوے ان امور کے طے ہونے کے بعد معاہدات[۱] کی تکمیل ہوئی اور یہ امر بھی طے ہوگیا

[۱] نقل اقرارنامہ بھوپال اسٹیٹ ریلوے مصدقہ و منظور فرمودہ جناب نائب السلطنت نواب گورنر جنرل بہادر

کہ اگر کسی وقت ریاست کو شرکتِ ریلوے منظور نہ ہو تو ریاست روپیہ واپس لینے کی مختار ہے

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۳) باجلاس کونسل بمقام شملہ بتاریخ ۱ ستمبر ۱۸۸۰ء دستخطی آئی، بی، سی لائل صاحب سکرٹری آف انڈیا فارن ڈپارٹمنٹ و دستخطی و مہری نواب شاہجہان بیگم صاحبہ و میجر بر ڈو صاحب بہادر پولٹیکل ایجنٹ

(بھوپال ایجنسی)

دفعہ اوّل۔ نواب شاہجہان بیگم صاحبہ رئیسہ بھوپال سی و پنج لاکھ روپیہ و نواب بیگم صاحبہ قدسیہ پانزدہ لاکھ روپیہ واسطے تیار کرنے ریلوے کے علاقہ بھوپال مین جو ریلوے جی، آئی، پی سے شہر بھوپال تک وبصورت امکان چھاونی سیہور تک تیار ہو قسط وار چار سال کے اندر جسکی قسط پہلی جنوری ۱۸۸۱ء سے شروع ہوگی داخل کرین اور بعد نواب بیگم صاحبہ قدسیہ اگر کچھہ روپیہ پندرہ لاکھ روپیہ فوتگی نواب بیگم صاحبہ ممدوحہ سے ادا ہونا باقی رہے وہ ریاست سے ادا کیا جاوے۔

دفعہ دوم۔ منافع سی و پنج لاکھ روپیہ رئیس ریاست بھوپال کو نسلاً بعد نسل و منافع پندرہ لاکھ روپیہ نواب بیگم صاحبہ قدسیہ کو اون کی حیات تک اور بعد اونکے رئیس ریاست کو نسلاً بعد نسل ملتا رہے گا۔

دفعہ سوم۔ منافع اس ریل کا اور اوسکے طول کا آگرہ تک اگر وہ جاری ہو درمیان اُن ریاستون کے جو واسطے بنانے ریل جی، آئی، پی، آگرہ تک روپیہ دینگی بقدر حصہ اونکے روپیہ کے تقسیم کیا جائیگا۔

دفعہ چہارم۔ تعمیر اور انتظام اور کل اختیار ریلوے کی حد مین گورنمنٹ انڈیا کے ہاتھہ مین رہے گا۔ اور ریاست کی کچھہ دست اندازی اندر حدود ریلوے کے نہ ہوگی۔

دفعہ پنجم۔ ریاست بھوپال واسطے ریلوے اسٹیشن وغیرہ کے اپنے علاقہ مین بلاقیمت اور کرایہ زمین دی گی اور ہر طرح سے مزدور اور سامان تعمیرات حاصل کرنے مین ریاست سے مدد مناسب دیجاویگی اور وہ زمین جسمین بہتر مطلوبہ ریل کے اور نیز وہ زمین جو معدن مذکور تک ریل کے جانے یا اور کسی کام متعلقہ ریل کے واسطے مطلوب ہو وہ بلاقیمت اور کرایہ گورنمنٹ انڈیا کو ریاست سے دی جاویگی اور بعد رفع ضرورت وہ زمین جو چند روز کے واسطے

غرض ہز اکسلنسی نواب وایسرائے گورنر جنرل ہند نے سرکار عالیہ کی اس عالی ہمتی کا بذریعہ خریطہ اعتراف کیا۔ اوسمین یہ بہی ایک دلچسپ فقرہ تھا کہ "مجھے خوب یاد ہے کہ نواب سکندر بیگم صاحبہ نے کہا تھا کہ ہندوستانیون کی ریاست اندہی ہے۔ نہ راستہ ہے، نہ ریل، نہ تار برقی اور اب یہ سب چیزین بہوپال مین ہوجائینگی۔

بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۴ - لی گئی ہے واپس ریاست کو دیجاویگی۔

دفعہ ششم - جو کچہہ کہ سامان تعمیر اور مرمت وغیرہ ریلوے کے واسطے ضروری ہوگا اوسپر کچہہ محصول نہین لیاجائیگا اور مال جو کسی قسم کا ریلوے پر لدا ہوا جائیگا اوسپر بھی محصول نہین لیاجائے گا۔

دفعہ ہفتم - ایک گاڑی درجہ اول و دوم وسوم خاص نواب بیگم صاحبہ رئیسہ بہوپال کی سواری کے واسطے علاقہ بہوپال مین تیار رہیگی اور اوسپر کچہہ محصول نہین لیاجائے گا۔ مورخہ ۱۳ - اگست ۱۸۸۰ء مطابق بست وسوم رمضان ۱۲۹۷ھ اس اقرارنامہ کو جناب نائب السلطنت نواب گورنر جنرل بہادر نے باجلاس کونسل بمقام شملہ بتاریخ ۱۶ ستمبر ۱۸۸۰ء منظور اور تصدیق فرمایا

حسب الحکم وایسرائے و نواب گورنر جنرل باجلاس کونسل دستخط ای۔ بی۔ سی لائل سکرٹری انڈیا فارن ڈپارٹمنٹ

۱۶ ستمبر ۱۸۸۰ء بمقام شملہ فورن ڈپارٹمنٹ۔

پھر اس اقرارنامہ مین ۱۸۸۷ء مین حسب ذیل ترمیم ہوئی۔

ریاست بہوپال مین ریلوے بنانے کے متعلق گورنمنٹ ہند اور والیہ بہوپال نواب شاہجہان بیگم صاحبہ جی۔ سی۔ ایس۔ آئی کے باہمی معاہدہ کا ضمیمہ چونکہ ۱۶ ستمبر ۱۸۸۰ء کو گورنمنٹ ہند اور والیہ بہوپال مین ایک معاہدہ ہوا تھا جسمین گریٹ انڈین پینشولا ریلوے کو شہر بہوپال تک لانے کی شرایط مذکور تہین - مگر چونکہ نواب قدسیہ بیگم صاحبہ مرحومہ کے قابل ملال انتقال کی وجہہ سے اور دیگر انقلاب حالات کے باعث سے اس معاہدہ کی بعض باتین ایک حد تک بدل گئی ہین - اور یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس عہدنامہ کے شرایط حالات کے متغیر صورت کے مطابق بنائی جائین اسلئے گورنمنٹ ہند اور رئیسہ بہوپال مندرجہ ذیل ضمیمہ معاہدہ منظور کرتے ہین

معاہدہ کی تکمیل کے دوران مین سرکار عالیہ نے اس رائے پر بڑا زور دیا کہ بڑی لائن ہو۔ اور جو گاڑیان تیار ہون وہ وسیع ہون۔

اسکے بعد راستے اور مقامات اسٹیشن وغیرہ تجویز ہوئے ریلوے کا کام سرعت کیساتھ شروع ہوگیا۔ یہان تک کہ سنہ ۱۸۸۲ء = سنہ ۱۳۰۲ ہجری مین لائن کی تکمیل ہوگئی۔

نواب گورنر جنرل وایسرائے ہند کی منظوری سے سرکار عالیہ کی سواری کے لئے تین سیلون

بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۵ - کہ اس عہدنامے کے شرائط حالات کے متغیر صورت کے مطابق بنائی جائین اس لئے گورنمنٹ ہند اور رئیسہ بھوپال مندرجہ ذیل ضمیمہ معاہدہ منظور کرتے ہین ۱۲ ستمبر سنہ ۱۸۸۰ء کے معاہدہ کا آرٹکل دوم مسترد اور قلم زد کیا جاتا ہے مذکورہ بالا معاہدہ کے آرٹکل سوم وچہارم کے بجائے حسب ذیل الفاظ و ہندسے لکھے جاتے ہین

آرٹکل سوم۔

مذکورہ بالا ریلوے کے منافع ابدا برٹش گورنمنٹ اور والیان بھوپال کے درمیان اون میلون کی نسبت سے تقسیم کئے جائینگے جن مین ہر ایک فریق کے خرچ سے ریل بنائی گئی ہو یعنی ۱۳ - اور ۴۲ کی نسبت سے۔

آرٹکل چہارم۔

مذکورہ بالا ریلوے کی تعمیر اور انتظام (جس مین اسکے چلانے کے متعلق آئندہ کے مختلف انتظام جو وقتاً فوقتاً ہون شامل ہین) اور حدود ریلوے کے اندر ہر قسم کا فصل خصومات صرف برٹش گورنمنٹ کا کام ہوگا اور اس مین ریاست بھوپال کو کوئی حق مداخلت نہوگا۔

(دستخط) شاہجہان

(دستخط) برمن

ایجنٹ گورنر جنرل سنٹرل انڈیا۔

تتمہ معاہدہ مابین گورنمنٹ ہند و ہر ہائی نس نواب شاہجہان بیگم صاحبہ جی - سی - ایس - آئی - ایم - سی - آئی -

بصرف بھوپال اسٹیٹ ریلوے تیار کئے گئے۔ پہلا درجہ انگلینڈ مین دوسرا اور تیسرا جہانسی کی ریلوے ورک شاپ مین تیار ہوا۔

اس حصہ ریلوے کی تیاری کے بعد ۱۸۹۱ء مین اوجین لائن کی تیاری شروع ہوئی۔ پہلے خیال تھا کہ چھوٹی لائن کی ریل ہو۔ لیکن سرکار عالیہ نے گورنمنٹ آف انڈیا مین تحریک کی کہ چوڑی پٹری کی لائن تیار کی جائے اور خط و کتابت کے بعد بالآخر گورنمنٹ نے اس تجویز کو منظور کیا۔ اس لائن

بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۶ ۔ والیہ ریاست بھوپال دربارہ ساخت ریلوے در ریاست بھوپال۔

چونکہ ۳۰ جون ۱۸۸۴ء کو ایک معاہدہ گورنمنٹ ہند اور والیہ بھوپال کے مابین ہوا تھا جسمین منجملہ دیگر باتون کے ایک پیمان یہ بھی تھا کہ ریلوے مذکور کا منافع طرفین مین اون میلون (یا اوس مسافت) کی نسبت سے تقسیم کیا جائے جسکی پٹری ہر ایک فریق کے روپیہ سے بنائی گئی ہو اور چونکہ یہ بات مناسب سمجھی گئی تھی کہ یہ منافع اس مالیت کی نسبت سے بھی ہو جو ہر ایک فریق نے اس مدت معین مین اپنے پاس سے خرچ کیا ہو۔ جس مدت کا حساب کیا جارہا ہو اس سے گورنمنٹ ہند اور ہر ہائی نس بیگم صاحبہ بھوپال اس مزید عہدنامہ کو منظور فرماتی ہین جسکے شرایط حسب ذیل ہین

(۱) ۳۰ جون ۱۸۸۴ء کے معاہدے کے آرٹکل (۳) مین مندرجہ ذیل الفاظ کیے جاتے ہین۔

آرٹکل (۳)

مذکورہ بالا ریلوے کے منافع گورنمنٹ ہند اور ہر ہائی نس بیگم صاحبہ بھوپال کے مابین ہمیشہ ہر ایک فریق کے اس مدت معینہ مین خرچ کئے ہوئے روپیہ کی مناسبت سے تقسیم کئے جائینگے اور اگر کسی ششماہی یا اور کسی مدت مین جس کا حساب کیا گیا ہو کوئی نقصان ہون تو اون نقصانات کی برداشت بھی ہر دو فریق اُسی نسبت سے کرین گے۔

(۲) یہ معاہدہ یکم جنوری ۱۸۹۱ء سے جاری اور نافذ ہوگا۔

(دستخط) نواب شاہجہان بیگم (دستخط) اے مارٹینڈل قایمقام

پولٹیکل ایجنٹ بھوپال مورخہ ۱۴۔ اکتوبر ۱۸۹۰ء

مصدقہ و منظور کردہ ہز اکسلنسی دی وایسرائے اینڈ گورنر جنرل ان کونسل

(دستخط) کننگھم قایمقام سکریٹری گورنمنٹ آف انڈیا فارن ڈپارٹمنٹ۔ کیمپ آگرہ۔ ۲ دسمبر ۱۸۹۰ء

مین ریاست نے ۱۸ لاکھ ۸۹ ہزار ۸۶۲ روپیہ ۲ آنے ۱۱ پائی صرف کیا۔ اور فروری ۱۸۹۶ء مین مسافرون کی آمد و رفت جاری ہوگئی۔

علاوہ اُن سڑکون کے جو سرکار عالیہ نے شہر خاص مین بنوائین سیہور، آشٹہ (مستقر نظامت مغرب) تک آشٹہ سے تاسون کچھ (علاقہ گوالیار) ضلع شمال مین بیرسیہ (مستقر نظامت تک) اور ضلع جنوب مین اسٹیشن ہرانیا سے گوہر گنج (مستقر نظامت جنوب) تک لاکھون روپیہ صرف کرکے سڑکین بنوائین اور دورویہ سایہ دار درخت نصب کرائے جابجا معزز مسافرین کے آرام کے لئے ڈاک بنگلے تعمیر کرائے شہر خاص مین محکمہ سدابرت، اور مصارف کے قائم کئے سدابرت مین ہندو مسافرین کو جنس خوراک اور نقد بطور زاد راہ دیاجاتا ہے۔

مصارف سے اُن لوگون کی تنخواہ دی جاتی ہے جو غریب و مفلوج بیوہ اور اپنی پرورش کے ناقابل ہون تعمیر و درستی شوارع کے لئے ایک انجینرنگ ڈپارٹمنٹ قائم کیا۔ اور بہ صرف کثیر پلون کی تجدید کی اور سڑکون کی درستی کرائی۔

تعمیرات تعمیرات مین سرکار عالیہ کا شوق، اور حوصلہ اونکے ہم نام شاہجہان شہنشاہ دہلی سے کچھ کم نہ تھا۔ اونھون نے اپنے زمانہ مین جس قدر عمارتین بنائین اون کی فہرست نہایت طولانی ہے۔ صرف بڑی بڑی عمارتون کا تذکرہ اس سلسلہ مین کیاجاتا ہے۔

شاہجہان آباد مین تاج محل، عالی منزل، اور بے نظیر اپنی سکونت و ضروریات کے لئے تعمیر کرایا ان کی تیاری وتکمیل پر بے دریغ روپیہ صرف ہوا۔ اور ہر حالت وحیثیت سے یہ نہایت خوبصورت اور عالیشان عمارتین ہین۔

ان عمارات کے قرب وجوار مین نواب منزل، بارہ محل، امیر گنج، قیصر گنج، مغل پورہ، خواص پورہ محلے ہین جن کے مکانات ایک خوشنما سلسلہ مین بنے ہوئے ہین جو اعلیٰ ارکان واخوان ریاست کے

لیکر ہر حیثیت وطبقہ کے رہنے کے لیے موزون ہین۔

یہ مکانات ہر طبقہ کی ضرورتون کو پیش نظر رکھکر بنائے گئے ہین اور ہر ایک محلہ کے جملہ مکانات مکانیت کے لحاظ سے یکسان حیثیت کے ہین۔

ایک بڑے رقبہ اراضی پر نور محل کی نہایت شاندار عمارت تیار کرائی ہے۔ جس نے شاہجہان آباد، اور شہر کو بالکل ملا دیا۔

تاج محل حضور محمد وحد کا رہائشی محل تھا۔ اس کا دروازہ لداؤ کا ہے اور اس قدر چوڑا ہے کہ اوس مین چوکڑی بہ آسانی گھوم سکتی ہے۔

اس محل مین متعدد کمرے ہین اور ہر کمرہ مختلف رنگون سے رنگا ہوا رہتا تھا جس مین اوسی کے رنگ کے مطابق فرنیچر آراستہ کیا جاتا تھا۔

اپنے اعلی مذاق کے لحاظ سے اسی محل مین ایک عمارت ساون بھادون کے نام سے طیار کرائی تھی جو نہایت تفریح کی جگہ تھی سلسلہ محل مین ایک پائین باغ لگایا اور اوس مین دو درجے قایم کئے۔ اوپر والے مین ایک عمارت ۱۴ محراب کی عالی منزل کے نام سے موسوم ہے عمارت کے سامنے میدان ہے جو مختلف قسم کے خوشنما گملون سے آراستہ ہے۔ ایک طرف لکڑی کی چند دکانین بنوائی گئی ہین جسمین مینا بازار لگایا جاتا تھا حصہ زیرین مین مختلف قسم کے میوون اور پھلون کے درخت ہین۔ بیچ مین دو گول بنگلے اور شمالی جانب ایک بڑی چاندنی ہے۔

ایک سنگین فرن ہوس بھی ہے جس مین متعدد فوارے لگے ہوئے ہین اور انگور کی بیل چڑھی ہوئی ہے اسی مین ایک گیلری اور شہ نشین بھی ہے جس پر چڑھنے کے لئے پیچ در پیچ سیڑھیان ہین یہان سے باغ اور فوارون کا لطف حاصل ہوتا ہے۔

احاطہ عالی منزل سے باہر مغربی جانب اپنی دلچسپی کے لئے ایک زنانہ بازار بنوایا جسکا نام پروین بازار رکھا

نئی آبادی مین عام طبقہ رعایا کو بھی مکانات بنانے کی ترغیب دی۔ زمینین عطا کین۔ اور زرِ نقد کی مدد فرمائی جس سے رعایا کے مکانات کا بھی سلسلہ قایم ہوگیا۔ مغرب وشمال اور جنوب کی جانب فصیل تیار کرائی۔

اس حصہ آبادی مین مغرب کیطرف ایک چھوٹا پہاڑ واقع ہے اوسپر ایک نہایت وسیع عیدگاہ بنوائی جسمین زنانہ حصہ بھی رکھا گیا جہانگیر آباد مین جو نواب جہانگیر محمد خان بہادر مرحوم کی قایم کی ہوئی آبادی ہے۔ کارخانجات ریاست کے مکانات تیار ہوئے اوسی کے قریب پہاڑ پر جیل کی سنگین عمارت بنی۔

جہانگیر آباد سے نصف میل اور آگے پولیٹکل افسرون اور معزز یوروپین مہمانون کے قیام کی غرض سے ایک کوٹھی بنوائی۔ جو لال کوٹھی کے نام سے مشہور ہے۔ اور نہایت خوبصورت و وسیع ہے یہ کوٹھی وایسرایان ہند، صاحبانِ ایجنٹ نواب گورنر جنرل وغیرہ جیسے جلیل القدر مہمانون کی قیام گاہ ہے۔

وکٹوریہ لانسرز کی خوشنما بارکین شاہجہان آباد کے قریب بنوائی گئین۔ اور ان دونون آبادیونکو ایک بازار نے متصل کر دیا ہے۔ ان ہی بارکون کے قریب فصیل کے اندر باڈی گارڈ کے سوارون کی لینین ہین اگرچہ قریباً تمام فرمان روایان بھوپال نے مساجد تیار کرائین۔ لیکن سرکار عالیہ کی بنوائی ہوئی مسجدین سب سے زیادہ ہین۔ ان مساجد مین جو سب سے زیادہ عظیم الشان، وسیع، اور بلند مسجد ہے اوس کا نام تاج المساجد ہے۔ اور یہ مسجد [۵۱] بالکل جامع مسجد دھلی کے نمونہ پر ہے۔

---

۵۱ مسجد کی پیمایشش (دالان) ۲۵۰ فٹ طول ½۸۵ فٹ عرض (ستون) ۱۲ (منار) قطر ½۲۷ ارتفاع ۱۷۰ فٹ (صحن) عرضاً وطولاً ۳۲۵ × ۳۲۵ فٹ (ارتفاع محرابا) ۷۴ فٹ۔
دو حصہ زنانہ مسجد کے بھی نہایت خوبصورت ہین۔ بھوپال، آگرہ کا پتھر استعمال کیا گیا ہے بارہ دریان سنگ مرمر کی ہین۔ ستون اور جنگلون پر نہایت نفیس نقش ونگار ہین۔
دالانون کے کتبے سنگ مرمر پر سنگ موسیٰ سے پچہ کاری کر کے تیار کئے گئے ہین۔

اور اپنے بانی کے حوصلہ اور مذہبی عظمت کی مظہر ہے۔

اس کی تعمیر کے لئے علاوہ بھوپال کے کاریگرون کے آگرہ متھرا، جے پور، وغیرہ کے کاریگر بھی مامور تھے اون کی زندگی مین یہ مسجد مکمل نہین ہونے پائی تھی اور ابھی تک بہت تعمیر باقی ہے۔ مگر اونہین کے زمانہ مین اس عمارت پر پندرہ۱۵ سولہ۱۶ لاکھ روپیہ صرف ہو چکا تھا۔

اب تک اوسکی تعمیر جاری ہے اور انشاء اللہ تعالی امید ہے کہ جلد یہ مقدس عمارت تکمیل کو پہونچیگی۔

پرنس آف ویلز ہسپتال اور لیڈی لینسڈون ہسپتال بھی قابل الذکر عمارتین ہین۔

مفصلات مین تحصیلون اور تھانون کے مکانات بنوائے۔ رائسین (مشرق) آشٹہ (مغرب) بیرسیہ (شمال) مین قدیم عمارتین اور محل موجود تھے جن مین نظامتون کا دفتر تھا۔ گوہر گنج مستقر نظامت جنوب مین بھی ایک محل تھا لیکن وہ بہت مختصر تھا۔ لہذا وہان ایک عمدہ کوٹھی اجلاس نظامت کے لئے بنوائی۔

روشنی، اور شوارع شہر کی درستی کے لئے عہد سرکار خلد نشین سے جو ٹیکس مقرر تھا اوسکو معاف کر دیا۔ اور کل مصارف خزانہ ریاست سے ادا کئے جانے منظور کئے۔

روشنی کے صیغہ کو وسعت دی۔ علاوہ سڑکون کے تمام گلی کوچہ مین لالٹینین نصب کرائین اور صرفہ بھی ذمہ ریاست رکھا۔

متفرق سرکار خلد نشین نے ملک کی تقسیم جغرافی کر کے تین اضلاع قایم کئے تھے لیکن چونکہ کام کی کثرت اور نگرانی کی سخت ضرورت تھی اور اضلاع کا رقبہ بہت وسیع تھا لہذا اوس وقت کی ضرورت کے لحاظ سے سرکار عالیہ نے بجائے تین اضلاع کے چار ضلعے قایم کئے اور تمام تحصیلات کو چار ضلعون پر تقسیم کر دیا۔

بلدہ خاص کی حضور تحصیل براہ راست نیابت مال کے ماتحت رکھی اور جملہ تحصیلات ریاست

کی حلقہ بندی نئے سرے سے عمل مین آئی۔

ایک محکمہ کروہی کا قایم کیا جس سے حوالی بلدہ کے وہ دیہات جو تین تین کوس تک کی حد مین تھے متعلق کئے تاکہ ہنگام ضرورت رسد رسانی مین آسانی ہو۔ تمباکو، اسلحہ، ظروف مسی و برنجی، پارچہ مستعمل کی فروخت اور چراگاہ پر جو محصول مقرر تھا اوس کو، اور چھاونی سیہور اور شاہجہان آباد کے میلو نکا محصول بہ نظر ترقی تجارت و رفاہ عام معاف فرمادیا۔

تخم، اور کھاد پر وزن کشی کی فیس کا دستور بند کیا بھوپال مین سب سے پہلے پوسٹل سسٹم ۱۸۶۲ء مین شروع ہوا لیکن صرف سرکاری ڈاک کا انتظام تھا۔ دیہات کے بالاہی مثل ہرکارون کے ڈاک لے جاتے تھے۔

سرکار عالیہ نے اس سسٹم کو باقاعدہ بنایا اور برٹش انڈیا کے اصول پر اوسکی ترتیب دی۔ ہر تحصیل مین ڈاک خانے قایم کئے گیے۔ پوسٹمین، اور ہرکارے مقرر ہوئے اور اُن کی نگرانی کے لئے صدر مین ایک ہیڈ آفس قایم کیا۔ ہر قیمت کے پوسٹیج اسٹامپ جاری کئے جو ڈاک خانون سے فروخت ہوتے تھے۔

بجز بلدہ بھوپال اور سیہور کے کھین انگریزی ڈاک خانے نہ تھے۔ سرکار عالیہ نے جہان جہان ضرورت تھی بمشورہ پولیٹکل عہدہ داران انگریزی ڈاک خانے قایم کرائے جس سے حدود بھوپال سے باہر ڈاک کی آمد و رفت مین نہایت آسانی ہو گئی۔

رسوم مذہبی کو آزادی کے ساتھ ادا کرنے کے لئے ہر طبقہ رعایا کو اجازت عطا فرمائی۔ حالانکہ ابھی تک بعض ریاستون مین عامہ رعایا کو مراسم مذہبی آزادی کے ساتھ ادا کرنے کی اجازت نہین ہے، اس ریاست مین قدیم سے فرانسیسی عیسائیون کا خاندان آباد تھا۔ اُن مین سے بعض نے ریاست کی خدمات نہایت عمدگی کے ساتھ ادا کی تھین۔ جن کے صلہ مین اون کی جاگیرین وغیرہ

مقرر تھین - لیکن عیال داری کی کثرت اور تعلیم کی طرف سے بے پروائی نے ان لوگون مین سے بعض کو مفلس بنا دیا تھا سرکار عالیہ نے اِن پر ترحم فرما کر جو نوکری کر سکتے تھے اون کو کسی نہ کسی خدمت پر مامور کیا اور ملازمت کے قابل بنایا جو بالکل بیکار اور اپاہج تھے اون کی پرورش محکمہ وظائف سے کی تمام ضلعون مین جہان ضرورت دیکھی ہزارون کنوئین اور سیکڑون تالاب تیار کرائے فرودگاہون کا رقبہ معین کر کے محدود کیا اور اوس رقبہ پر ثمردار، اور سایہ دار درخت نصب کرائے - قدیم سے دستور تھا کہ اگر معافی دار بغیر وارث نرینہ فوت ہوجاے تو اوسکی معافی ریاست مین ضبط ہوجاتی تھی لیکن سرکار عالیہ نے براہ فیاضی و اصول انصاف و استحقاق حکم صادر فرمایا کہ اگر معافی دار اولاد نرینہ نہ چھوڑے اور اولاد اناث ہو تو وہ معافی سے محروم نہ کی جاے - مہاجنون مین غلہ اور روئی کے پھاٹکہ کا تباہ کن دستور نہایت کثرت کے ساتھ تھا جس کو سرکار خلد نشین نے مسدود کیا تھا لیکن ہنوز افیون کا پھاٹکہ بدستور جاری تھا سرکار عالیہ نے اون نقصانات کو جو اس سے پیدا ہوتے تھے محسوس فرما کر قطعی طور پر اس دستور کو بھی بند کر دیا - تعطیلات کا قاعدہ منضبط فرمایا اور اوسمین قیدیون تک کو یہ رعایت عطا کی کہ جمعہ کے دن اون سے مشقت نہ لی جاے -

فوجی اصلاحات - سرکار عالیہ کو کوئی موقع ایسا نہ ملا تھا کہ وہ کسی جنگی کارروائی کو دیکھتین - یا میدان کارزار مین شریک ہوتین اور اوس سے فوجی ترقیات و اصلاحات کی ضرورتین معلوم کرتین اور تجربات حاصل ہوتے - نہ اون کی کوئی اولاد ذکور تھی نہ ایسے بھائی تھے جو دل سوزی اور سچی عقیدت کے ساتھ اپنے تجربون سے مدد دیتے - تاہم اون کو فوجی ترقی اور آراستگی کے ساتھ ایک خاص دلچسپی تھی - وہ اگرچہ عورت تھین لیکن اون مین وہی ولولہ تھا جو ایک بہادر خاندان کے وارث و جانشین مین ہونا چاہیئے - اونہون نے حتی الامکان اس صیغہ مین جو اصلاحات کین وہ نہایت قیمتی تھین - اونھون نے فوج کی تنخواہ مین اضافہ کیا -

باڈی گارڈ کی اصلاح کی۔ خوشنما وردی منتخب کی۔ عربی گھوڑے داخل کئے بیلون کے توپ خانہ کی جگہ عمدہ قسم کے ویلر گھوڑون کا توپ خانہ بنایا۔ قلعہ فتح گڈھ مین میگزین قایم کیا۔ اونھون نے کلکتہ کے قیام مین سلح خانہ کو دیکھا تھا اور بہت پسند کیا تھا۔ بھوپال آکر خود ایک سلح خانہ قایم کیا اوس مین قسم قسم کے اسلحہ نہایت قرینہ سے رکھوائے گئے درجہ اول مین فوج کی بندوقین، تمنچے، کرچ اور نشان وغیرہ۔ درجہ دوم مین خاص سرکاری بنادیون رائفل، قرابین، تمنچے، سپر، شمشیر، ماہی مراتب وغیرہ رکھے گئے تھے۔ بلم، نشان وغیرہ چھت مین اور سنگین و تمنچے پھول کی شکل مین لگائے گئے۔ ملکی اور جنگی فوج کو جداگانہ حصون مین تقسیم کرکے اون کے علیحدہ علیحدہ افسر مقرر کئے۔ فوجی لائینون کی تجدید کی۔ فوج مین بالکل معمولی قسم کا باجہ تھا اوس کی جگہہ انگریزی قسم کا عمدہ بینڈ رائج کیا۔ فوج کی پنشن کا قاعدہ مقرر کیا۔ ضعیف اور ناقص الاعضاء سپاہیون کی پرورش کا خاص انتظام فرمایا۔

۱۸۸۵ء مین جب روسیون نے پنجدہ پر حملہ کیا تھا اوس وقت عام خیال یہ تھا کہ برٹش گورنمنٹ روس کے ساتھ ضرور اعلان جنگ دے گی۔

اس خیال سے ہندوستانی والیان ملک نے ہزاکسلنسی لارڈ ڈفرن وایسرائے و گورنر جنرل کشور ہند سے درخواست کی کہ ریاستون کی افواج سے میدان جنگ مین خدمات لی جائین۔ لیکن نہ اوس وقت ایسی نوبت آئی اور نہ کسی قسم کا احتمال جنگ رہا تھا۔ البتہ مارکوئیس لینسڈون وایسرائے ہند کے زمانہ مین یہ امر طے ہوا کہ والیان ملک کچھ فوج ایسی رکھین جو باضابطہ و قواعد دان مین انگریزی فوج کی طرح ہو۔ اور انگریزی افسر اوس کا معائنہ کرتے رہین۔ اور جب اون کی خدمات کی ضرورت ہو تو وہ طلب کرلی جائین۔

سرکار عالیہ کا بہ لحاظ اوس جوش وفاداری کے جو برٹش گورنمنٹ کے ساتھ تھا ارادہ ہوا کہ ایک

پلٹن پیدلون کی اور ایک رجمنٹ سوارون کی اور ایک توپ خانہ مرتب کرین۔ لیکن گورنمنٹ نے صرف ایک رجمنٹ کی تیاری کی اجازت دی۔

اس بنا پر سرکار عالیہ نے رجمنٹ اعانت شاہی قایم کرنے کی کارروائی شروع کی اونکے ارادہ کے مطابق کپتان جی اڈورڈ انسپکٹنگ افیسر سنٹرل انڈیا نے تخمینہ مرتب کیا وردی وچندہ یابوان اور باربرداری وشفاخانہ کے لئے (۱۲۵۰۰) روپیہ اور لین سواران کی تعمیر کے واسطے (۱۰۰۰۰) روپیہ زر نقد رکھا۔ اور رجمنٹ مین (۹۰۰)[۱] آدمیون کا صرف (۱۶۹۶۸ روپیہ ۸ آنہ ۸) ماہوار بھرتی ہونا تجویز کیا۔

سرکار عالیہ نے اس تجویز وتخمینہ کو منظور فرمایا اور چونکہ اون کا منشا بھی یہی تھا کہ اس فوج مین اہل بھوپال داخل ہون جو اباً عن جدٍ سپاہی پیشہ ہین۔ اس طرح اون کو اپنی روایات بہادری کے قایم رکھنے کا موقع ملے گا۔ اسلئے (۳۸۱) سوارون اور عہدہ دارون کی خدمات باتفاق رائے وحسب پسند کپتان صاحب موصوف فوج ریاست مین سے رجمنٹ مین منتقل کی گئین (۴۲) اسپ دار زمرہ سواران مین اور (۲۲) آدمی زمرہ شاگرد پیشہ مین جدید بھرتی ہوئے دو آدمی دفتر کے کام کے لئے مقرر کئے گئے۔

میجر حسن الدین خان رسالدار کنٹنجنٹ حیدرآباد دکن کا تقرر عہدہ کمانڈنگ افیسری پر عمل مین آیا۔ اس طور پر یہ رجمنٹ (۲۰۵) اشخاص سے مرتب ہوگئی۔ شرح تنخواہ بھی افواج ریاست سے زیادہ رکھی گئی تاکہ لوگون کو اس رجمنٹ مین داخل ہونے کی ترغیب ہو۔

گورنمنٹ ہند کو قایمی رجمنٹ سے باضابطہ اطلاع دی گئی جس کے جواب مین ہز اکسلنسی لارڈ ایلگن بہادر وایسرائے ہند نے حسب ذیل خریطہ بھیجا۔

---

[۱] تفصیل اہل رجمنٹ حسب ذیل قرار دی گئی۔ سواران جنگی (۵۰۰) سائیس (۲۸۳) شاگرد پیشہ (۷۴) عملہ شفاخانہ (۱۱) دہوبی وحجام وغیرہ (۳۲) جملہ (۹۰۰)۔

مشفقہ، چند سال ہوئے گورنمنٹ عالیہ ہند نے یہ تجویز شروع کی کہ حفاظت کے لئے ریاستون کی فوج کا کچھ حصّہ کام مین لایا جائے۔ اوس وقت آن مشفقہ نے اس کام مین شریک ہوکر برٹش گورنمنٹ کی طرف اپنی وفاداری اور جان نثاری قدیم کا اور مزید اظہار کیا۔ دوستدار کو معلوم ہوا ہے کہ آن مشفقہ کی دلی خواہش ہے کہ جہان تک آن مشفقہ کے کرنے سے ہوسکے رجمنٹ سواران جو ریاست بھوپال کی طرف سے قایم ہوئی ہے ہر بات مین عمدہ ہوجائے اور اگر ضرورت پڑے تو ہر وقت فوج شاہی کے ساتھ کام دے سکے۔ جناب ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کی گورنمنٹ کو ہندوستانی ریاستون اور وہان کے وفادار روساء سے متعلق کل معاملات کا بہت زیادہ خیال رہتا ہے اور امپیریل سروس ٹروپس کے انسپکٹر جنرل نے جو رپورٹین کارگذاری کی مرتب کی ہین وہ بہ شوق تمام ملاحظہ کی جاتی ہین۔ جناب ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کوین وکٹوریا کے صاحب سکریٹری آف اسٹیٹ بہادر کی خواہش کے موافق دوستدار آن مشفقہ کی خدمت مین اطلاع دیتا ہے کہ تجویز مندرجہ بالا کو پختگی دینے مین دربار دن کی جانب سے جو کوشش استقلال کے ساتھ کی جاتی ہے وہ حسب عادت ممدوح کی نہایت خوشی کا باعث ہے۔

ریاست بھوپال مین اس کام کی ابتدا عمدہ طور پر ہوئی ہے اور گورنمنٹ عالیہ ہند کو اعتماد کلی ہے کہ آن مشفقہ کی رجمنٹ کے پورے کئے جانے کی کارروائی بھی ایسی ہی عمدگی کے ساتھ انجام پاویگی۔ آن مشفقہ کو اس بات کے جاننے سے خوشی حاصل ہوگی کہ ہندوستانی روسا کیطرف سے جو کوشش امپیریل سروس ٹروپس کے عمدہ بنانے مین کی گئی اوس کو جناب ملکہ معظمہ قیصرہ ہند اس قابل خیال فرماتی ہین کہ اوس کی شکرگذاری ادا کی جائے۔

۱۵ مئی ۱۸۹۴ء = ۱۳۱۲ ہجری مقام شملہ

کپتان ایم جی میڈ صاحب بہادر پولٹیکل ایجنٹ نے اپنی افیشیل چٹھی کے ذریعہ سے

دربار بھوپال کو مطلع کیا کہ گورنمنٹ ہند نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ افواج اعانت شاہی سلسلہ وقعت و منزلت مین اونھین قیود و شرایط کے ساتھ رکھی جائینگی جیسے کہ وہ باقاعدہ افواج ہندوستانی سے متعلق ہین۔

امور مذہبی

امور مذہبی کا ایک جدید محکمہ قایم کیا کئی لاکھ روپیہ صرف کر کے شہر کی تمام مسجدون کو پختہ کرا دیا ملک محروسہ کی ہر ایک مسجد مین امام، موذن، جاروب کش مقرر ہوئے جو پنج وقتہ باقاعدہ اذان و جماعت کے اہتمام رکھنے کے ذمہ دار قرار دئے گئے۔ روشنی اور جانمازون کا اور جاڑون مین گرم پانی کیواسطے ہر مسجد مین لکڑی فراہم کئے جانے کا انتظام کیا۔ شہر کی بعض بعض مساجد مین ہر نماز کا امام و موذن علیحدہ علیحدہ مقرر ہوا۔ نگرانی کے لئے ایک افسر مہتمم مساجد کے نام سے مامور کیا گیا۔ اور ضروری عملہ کا تقرر عمل مین آیا۔

ماہ صیام مین نماز تراویح، و ختم کلام مجید کی ہدایت کی گئی جو حفاظ کہ کلام مجید ختم کرین اون کو انعام اور حاضرین تراویح کو شیرینی اور کھانا تقسیم کیا جانا منظور فرمایا۔ اور دیگر تمام مصارف جو مساجد کے لئے ضروری ہین ریاست سے عطا کئے جانے منظور فرمائے۔

سرکار خلد نشین کے زمانہ سے حرمین شریفین مین غربا کو کچھ امدادی وظائف دئے جاتے تھے اون وظائف مین اس قدر توسیع کی کہ اونکے انتظام کے لئے ایک مستقل محکمہ قایم کرنے کی ضرورت ہوئی ہر سال کثیر تعداد مین زاد راہ حج تقسیم کرنا شروع کیا۔ اور بھوپال سے ایک قافلہ سرکاری خرچ سے جانے لگا۔

حصول ثواب و رد بلایا کے لئے ایک ختم خانہ قایم کیا۔ جس مین متعدد اشخاص محض اس لیے ملازم رکھے گئے کہ وہ اوقات معینہ پر قرآن مجید کی تلاوت کرتے رہین۔ اور احادیث نبوی کا ورد کہین

سرکار عالیہ کے وزرا

سرکار خلد نشین نے نایب الریاست یا وزیر کی خدمات کو دو عہدون پر تقسیم کیا تھا

ایک عہدہ مدار المہام کے نام سے اور دوسرا معتمد المہام کے نام سے موسوم تھا۔ اور دونون کی کامون کی نگرانی اور اکثر انتظامات اپنے قبضہ اختیار مین رکھے تھے۔ جس وقت سرکار عالیہ مسند نشین ہوئین تو انھون نے بھی اسی انتظام کو جاری رکھا اور ہر بات کے نظم ونسق مین بجز چند خفیف تغیرات کے کوئی عظیم تغیر نہین کیا گیا۔

ذیل مین ان دونون اعلیٰ عہدہ دارون کے فرائض کی تفصیل درج کی جاتی ہے۔

(۱) مدار المہام۔

(الف) سماعت مقدمات مال، دیوانی، فوجداری جو ناظمان اضلاع کے اختیارات سے زائد ہون۔

(ب) سماعت اپیل بنا راضی فیصلہ نظمار۔

(ج) نگرانی عام کارروائی دفاتر ومحکمات ریاست۔

(د) مشورہ قانونی اون مقدمات مین جو سرکار عالیہ کی روبکاری مین بغرض صدور حکم قطعی پیش ہون

(ہ) اختیارات انتظامی وامور متعلقہ ملازمانی، بہ نگرانی سرکار عالیہ۔

(و) نگرانی سیاہہ آمدنی ریاست۔

(۲) معتمد المہام۔

(الف) انتظام مال گذاری، تنقیح جمع خرچ، ترتیب بجٹ وڈول پٹہ ریاست۔

(ب) نگرانی وصول بقایائے مال گذاری۔

(ج) تقسیم زر واجب الادا بذمہ خزانہ ریاست۔

(د) اہتمام بندوبست ریاست۔

(ہ) تحقیقات حقوق ووراثت جاگیرداران۔

(و) تغیر وتبدل قواعد اخذ محصول سائر ومعافی وغیرہ جو درج نقشہ آمدنی سائر ہو۔

(ز) تیاری نقشہ صفر یک روزہ، ویک ہفتہ ویک سالہ ملک محروسہ

(ح) جائزہ کاغذات محکمہ مال ودیوانی، فوجداری بلدہ بھوپال۔

(ط) تحقیقات تغلب وتصرف مقدمات متعلقہ مال۔

(ی) تصفیہ مقدمات جاگیرداران ریاست۔

(ک) توضیع وترمیم قوانین وقواعد وتجویز اجراے نقشہ جات ضروری۔

(ل) اتلاف کاغذات سنین ماضیہ

سرکار عالیہ کی خوش قسمتی سے اوس وقت ان عہدون پر مولوی جمال الدین خان اور راجہ کشن رام مامور تھے۔ جن کے دل رئیس اور ریاست کی وفاداری سے بھرے ہوئے تھے اور جن کی تمام ترکوششین اور قابلیتین ریاست کی بہبودی اور انتظام کی عمدگی پر صرف ہوتی تھین۔ اُن کو ریاست کا دیرینہ تجربہ تھا اور وہ سرکار خلد نشین کے نہایت معتمد عہدہ دار اور وفادار تھے۔ ان مین سے ایک سال کے بعد راجہ کشن رام کا انتقال ہوگیا تھا۔ اور مولوی جمال الدین خان کی کوششون سے مولوی صدیق حسن خان صاحب اس عہدہ پر ممتاز ہوئے تھے۔ اور چونکہ مدار المہام بہادر کے وہ داماد تھے اُن کی عمر کام کرنے کی تھی اور اس مین شک نہین کہ قابلیت بھی رکھتے تھے۔ اسلئے وہ تمام ریاست پر بہت جلد حاوی ہوگئے اور مولوی جمال الدین خان برائے نام مدار المہام رہ گئے جب سرکار عالیہ نے نکاح ثانی کیا تو اونکے اقتدار مین اور بھی ترقی ہوئی۔ اور پھر اگرچہ اس خدمت معتمد المہامی سے اُن کو سبکدوش کردیا لیکن امور انتظامی کا انصرام عملاً اونہی کے متعلق رہا۔

محرم ۱۲۹۹ھ ہجری مطابق ۲۰ دسمبر ۱۸۸۱ء کو مولوی جمال الدین خان بہادر نے انتقال کیا۔

اون کی نیکی، ایمانداری، رئیس و ریاست کی خیر خواہی ریاست مین ضرب المثل ہوگئی ہے اور جس طرح کہ سلسلہ فرمان روایان بھوپال مین سرکار خلد نشین کا نام سب سے ممتاز رہے گا اوسی طرح سلسلہ وزرا، مین مولوی جمال الدین خان کا نام عزت اور نیکی کے ساتھ لکھا جائے گا۔

لیکن اسی کے ساتھ مولوی صدیق حسن خان صاحب کے عروج اور اقتدار کی کوشش اون کے کارنامہ حیات مین افسوس کے ساتھ دیکھی جائیگی۔ اگرچہ مجھے یہ کامل یقین ہے کہ اونہون نے جو کچھ کیا نیک نیتی کے ساتھ کیا۔ اور وہ اِن کوششون کے نتائج کو ایسا افسوسناک نہین سمجھتے تھے۔

مولوی جمال الدین خان صاحب کے انتقال کے بعد نواب مولوی صدیق حسن خان صاحب کی سفارش سے مولوی محمد مبین کا تقرر ہوا۔ اور اونہی کی ناراضی سے چند دن کے بعد وہ علیحدہ کئے گئے۔

اون کے بعد مولوی احمد رضا خان صاحب کا تقرر ہوا۔ یہ انتخاب نہایت اچھا ہوا تھا اور اونہون نے نہایت مستعدی اور قابلیت کے ساتھ اپنے فرائض کو ادا کرنا شروع کیا لیکن ہنوز زیادہ مدت نہ گذری تھی کہ اون کے اور نواب صاحب کے باہین اختلاف پیدا ہوا اور پھر اختلاف سے مخالفت اور مخالفت سے دشمنی تک نوبت پہونچ گئی اور آخر کار باوجود سرلیپل گریفن کی حمایت کے اون کو علیحدگی اختیار کرنی پڑی۔

اون کے جانے کے بعد انتظام ریاست مین گورنمنٹ کی مداخلت ہوئی۔ اور باتباع فقرہ چہارم مندرجہ حکم نائب السلطنت و گورنر جنرل بہادر کشور ہند ایک جواب دہ اور لایق مدار المہام کا انتخاب عمل مین آیا۔ اور گورنمنٹ آف انڈیا کی سفارش سے نواب بہادر عبد اللطیف خان سی آئی، ای وزارت ریاست پر ممتاز ہوئے۔ اونہون نے صیغہ عدالت و انصاف کی اصلاح کی

مالی انتظام کے لئے گورنمنٹ ہند سے ایک تجربہ کار افسر کی خدمات حاصل کین۔ باقاعدہ بجٹ بنانے کی کارروائی شروع کی اور اسی طرح دیگر تجاویز اون کے ذہن مین تھین مگر افسوس کہ اون کو انہی بہترین تجاویز پر عمل کرنے کا موقع نہ ملا کیونکہ سرکار عالیہ کی کوشش یہ تھی کہ بجائے ہندوستانی شخص کے یوروپین کا تقرر کیا جائے اور اس تقرر مین اون کی خاص مصلحتون کے ساتھ نواب مولوی صدیق حسن خان صاحب کی امیدین بھی وابستہ تھین۔ سرکار عالیہ نے مسٹر بروک ڈپٹی کمشنر کھنڈوہ کو نامزد کیا۔ لیکن گورنمنٹ آف انڈیا نے کرنل سی ایچ وارڈ صاحب بہادر کو وزیر ریاست مقرر کیا۔ صاحب موصوف نے تین چار مہینہ کے بعد ہی نواب صاحب موصوف سے چارج لے لیا کرنل وارڈ نہایت نیک دل، مدبر، محنتی اور صلح پسند جنٹلمین تھے۔ اونہون نے کمال مستعدی، جانفشانی، اور بیدارمغزی کے ساتھ کام شروع کیا۔ اُن کے زمانہ مین قانون جنگل مرتب ہوا۔ انتظام عام اور صیغہ مال گذاری مین اصلاح ہوئی۔ سنگین جرایم کا انسداد کیا گیا۔ جوڈیشل سسٹم باقاعدہ ہوگیا۔ پولیس مین نمایان اصلاحات کی گئین اور جہان تک ممکن ہوا بہتر سے بہتر صفات کے ماتحت عہدہ دار مقرر کئے۔ اُن کو ہر کام مین ریاست اور رعایا کی فلاح مدنظر تھی اور رعایا کے محسوسات کا بہت لحاظ کرتے تھے سرکار عالیہ کی اطاعت اور خیرطلبی مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا اور تھوڑے ہی عرصہ مین اُن کی محنت اور بیدارمغزی کے نتائج نمایان طور پر ظہور پذیر ہونے والے تھے لیکن وہ امیدین جو نواب مولوی صدیق حسن خان صاحب نے یوروپین وزیر کی ذات سے قایم کی تھین بارآور نہ ہوئین اور آخرکار اُن کو بھی واپس جانا پڑا۔

۱۸۸۸ء مین منشی امتیاز علی خان وزارت پر مامور ہوئے اُن کے ہاتھون مین وزارت ایسے وقت مین آئی تھی جب کہ ملک کی حالت مین بہت کچھ اصلاح ہوچکی تھی اور آیندہ کے لئے ترقی کی بہت کچھ امیدین تھین۔ لیکن اس دور وزارت مین ملک کی جو بدترین حالت ہوئی وہ

محتاج بیان نہین ہے۔

وزارت کا جو نظام قایم کیا گیا اُس کے لحاظ سے خواہ مخواہ وزیر پر اعتماد کرنا لازمی تھا اور پھر جبکہ سرکار عالیہ کی مرضی کے مطابق وزیر کا انتخاب ہوا تھا تو ایسی صورت مین کوئی وجہ نہ تھی کہ اُس پر کامل بھروسہ نہ کیا جاتا۔

سرکار عالیہ نے پورا بھروسہ کیا اور تمام اختیارات عطا کر دئے۔ حتی کہ جو محکمات متعلق روبکاری تھے اُن پر بھی اختیار دیدیا گیا۔ مگر وزیر نے اس اعتماد سے بڑا فائدہ اوٹھایا تمام ادنی اور اعلی عہدون پر اپنے طرفدارون اور آوردون کو مقرر کیا۔ حتی کہ معمولی جگہین اُن ہی سے پر کین۔ کوئی صیغہ اور محکمہ ایسا نہ تھا جہان وزیر کا دخل نہ ہو جو دو چار محکمے وزیر کی دسترس سے باہر تھے اُن کے افسرون کے ساتھ ہمیشہ معاندانہ برتاؤ رہا۔ اور وہ ہر وقت معرض خطر مین رہتے تھے۔

وزیر کے آوردون اور خوشامدیون کو کسی نگرانی یا بازپُرس کا کوئی خطرہ نہ تھا۔ اور نہ وہ اپنے آپ کو اپنے افعال کا جواب دہ سمجھتے تھے۔ ستم رسیدون کا اول تو وزارت تک رسائی پانا ہی ناممکن تھا اور اگر کبھی ممکن بھی ہو گیا تو ستم رسیدہ ہی ستمگر قرار دیدئے جاتے تھے مظلومون کی فریاد پر کیون کر توجہ ہوتی جب کہ انصاف ظالمون کے ہی ہاتھ مین تھا۔ سرکار عالیہ کے حضور مین اگر کسی فریادی کی فریاد پیش ہوتی تو وہ خواہ نخواہ وزارت سے کیفیت دریافت فرماتین اور وہان سے جو جواب ملتا وہ فریادی کے خلاف ہوتا روبکاری کے آدمی خواہ وہ کسی طبقہ کے تھے۔ سب وزیر کے ممنون مددگار، اور معاون تھے۔ اور اگر در پردہ کوئی خلاف بھی تھا تو اپنی مصلحتون کی وجہ سے خاموش رہتا اس کے علاوہ وزیر کی انصاف پروری، بیدار مغزی اور نیکی کے قصے ایک خاص اثر کرنے والے طریقہ سے سرکار عالیہ کے

سمع اقدس تک پہونچائے جاتے تھے غرض منشی امتیاز علیخان کی وزارت کی یہ حالتین تھین جن کا ان چند سطرون مین انتہائی اختصار کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے - پھر ایسی حالتون مین کیونکر ممکن تھا کہ وزیر کے خلاف رائے قایم کی جاتی - چھ سات برس تک یہی حالت قایم رہی لیکن جب انتظام مالگذاری کے خراب نتائج پیدا ہونے شروع ہوئے تو اول تو کسی قدر مغالطہ دہی مین کامیابی ہوئی - مگر پھر اصل حقیقت کا انکشاف ہونے لگا اور اُن تمام حالات کی ایسے ناقابل تردید طریقہ سے اطلاعین ملین جن سے سرکار عالیہ کی رائے مین تبدیلی ہوگئی اور اب وہ وزیر کو اپنی ریاست کے لئے سب سے بڑا دشمن تصور کرنے لگین -

مگر چونکہ مزاج مین بیحد تحمل تھا - اور درگذر و چشم پوشی کی صفت انتہا سے زیادہ بڑھی ہوئی تھی - اسلئے وزیر کے خلاف کوئی اختیاری و قانونی کارروائی نہین کی لیکن اس منصب جلیلہ سے معزول کرنے کا قصد کر لیا اور معتبر ذرایع سے معلوم ہوا ہے کہ تحریک بھی کر دی گئی تھی - مگر ہنوز اس کارروائی کی نوبت نہ پہونچی تھی کہ ۱۰ جمادی الاول ۱۳۱۴ ہجری مطابق ۱۶ نومبر ۱۸۹۶ء کو بعارضہ استسقا وزیر کا انتقال ہوگیا -

منشی امتیاز علی خان کے انتقال کے بعد مولوی عبد الجبار خان صاحب سی، آئی - ای جو صوبہ بنگال مین ڈپٹی مجسٹریٹ تھے اور اوسی زمانہ مین پنشن پا کر خدمات سے سبکدوش ہوچکے تھے وزیر ریاست منتخب ہوئے اور اونہون نے ۳ ذی قعدہ ۱۳۱۴ھ مطابق ۶ - اپریل ۱۸۹۷ء کو اس خدمت جلیلہ کا چارج لیا -

باب سوم

انتظامات ریاست مین گورنمنٹ کی مداخلت

سرکار عالیہ نے مسند حکومت پر متمکن ہونے کے بعد جس محنت و بیدار مغزی اور روشن ضمیری و بلند حوصلگی کے ساتھ انتظام مملکت پر توجہ کی تھی اور جس شان کے ساتھ ترقی و اصلاح کا کام شروع کیا تھا اوس پر ہر طرف سے صدائے تحسین و آفرین بلند ہونے لگی تھی حکام سلطنت نے تعریفین کین۔ خود علیا حضرت ملکہ معظمہ قیصرہ ہند اور سکرٹری آف اسٹیٹ نے اظہار خوشنودی کیا لیکن سنہ ۱۸۷۱ء مین مولوی صدیق حسن خان صاحب سے نکاح ہونے کے بعد ذاتی توجہ اور دلچسپی مین کمی آگئی۔ اور تمام امور مین اون کا دخل ہو گیا۔ نواب صاحب موصوف ایک ذی علم و ذہین آدمی تھے اون کو اپنے اعزاز اور علو مرتبت کی امیدین تھین اونہون نے ابتدا سرکار عالیہ کو بہت مفید امداد دی۔ سرکار عالیہ نے بھی اون پر کامل اعتماد کر لیا۔ اور روز بروز اون کے اختیار و اقتدار مین اضافہ ہوتا گیا۔ سرکار عالیہ کے طرز عمل اور پاسداری نے پولیٹکل حکام سے بھی اون کی مداخلت کو تسلیم کرالیا اور اکثر امور اونھی کی وساطت سے طے ہونے لگے۔

اب اون کے اختیار و اقتدار کی کوئی حد نہ تھی اور مثل ایک خود مختار فرمان روا کے حکومت کرتے تھے تمام عزل و نصب اون کے ہاتھ مین اور انتظام ریاست کا انحصار اون کی رائے پر تھا۔ مگر اون کی خود مختارانہ حکومت سے اس قسم کی بدنظمیان پیدا ہوئین کہ جس سے عامہ رعایا اور ارکین ریاست مین عام بیزاری و ناراضگی پھیل گئی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اونکے خلاف ایجنسی و رزیڈنسی مین

شکایتین کی گئین۔ مگر سرکار عالیہ کی شخصیت اور حمایت سے وہ شخص بے اثر رہین۔ اسی اثنار مین نواب صاحب دربار قیصری مین سلامی و استقبال کے اعزاز سے ممتاز ہوئے اور قیصری تمغا بھی ملا بھوپال مین واپس آکر اُنھون نے ایجنٹ نواب گورنر جنرل سنٹرل انڈیا اور صاحب پولیٹکل ایجنٹ سیہورا اور دیگر معزز یورپین دوستون کو عظیم الشان دعوت دی تقریرین ہوئین اور اُن تقریرون مین نواب صاحب کے ذاتی کمالات اور علمی لیاقتون کی مدح سرائی کی گئی۔

دعوت اور مہمانون کے رخصت ہونے کے بعد دربار عام منعقد کیا گیا جسمین سرکار عالیہ کی جانب سے ایک اشتہار سنایا گیا اس اشتہار مین سرکار خلد نشین کے زمانہ حکومت کی سختیون اور سرکار عالیہ کی رحمدلی فیاضی اور قابلیتون کے تذکرہ کے بعد تحریر تھا کہ جو ملازم و جاگیردار و برادر و متوسل اس ریاست کے ہمیشہ سے خوگر اوس سیاست سخت اور معاملہ درشت کے ہین۔ اس لیے ہم دیکھتے ہین کہ بجائے شکرگذاری ان مراعات کے اکثر لوگ (ملازم رعایا وغیرہ) خلاف واقع شاکی ریاست ہین اور ہر شخص کو بجائے خود کیا ملازم اور کیا اقربائے ریاست حوصلہ فساد وخرابی انتظام ریاست و بدنامی رئیس کا ہے یہان تک کہ محلات اور گھرون مین جمع ہوکر طرح طرح کے مشورے مخفی ہوتے ہین اور رات دن بجز مخبری اور خلاف گوئی اور افواہ بے اصل و شکایات بے محل کے کچھہ کام نہین چنانچہ اس مدت مسند نشینی ہماری مین جس قدر مخبری نسبت ہمارے اور نواب صاحب بہادر کے محکمۂ ایجنسی سیہورا اور ایجنٹی اندور بلکہ الہ آباد و کلکتہ وغیرہ مین بہ تحریر عرائض بنام فرضی و بلا نام کاتب ہوئی وہ سب کو معلوم ہے بلکہ اکثر وہ عرائض و کوا غذ دفتر ریاست مین موجود ہین جن مین کوئی دقیقہ برہمی حکام بالادست کا نسبت ریاست اور نواب صاحب بہادر باقی نہین چھوڑا۔ صدہا عرائض ڈاک انگریزی سے اس مضمون کی آئین کہ نواب صاحب بہادر جو بڑے ظالم و بخیل ہین عنقریب مارے جائینگے۔ مگر فضل الٰہی شامل ہے نہ تلوار چلی نہ حاکم

برہم ہوئے نہ جادو چلا، نہ زہر نے اثر کیا۔ نہ کسی طرح کی بدنظمی ہاتھ سے نواب صاحب بہادر کے ہوئی۔ بلکہ برخلاف خیال فاسد ان بدخواہون کے نواب صاحب بہادر کو اعزاز و مراتب جدید سرکار انگلشیہ سے حاصل ہوا۔ اسی دربار دہلی مین ہفتدہ فیر سلامی ذاتی اون کی مقرر ہوئی۔ تمغہ قیصری ملا۔ گورنر جنرل صاحب بہادر نے بکمال امتیاز و اخلاق اون سے ملاقات کی شکریہ اون کے تحفہ کتاب کا ادا فرمایا۔

اسی طرح اس اشتہار مین اور بھی مضامین تھے جن مین زمانہ موجودہ کی تعریف بعض بعض اشخاص کی سازشون کا بیان اور پھر ایک عام تہدید و ترہیب تھی۔

اس دربار کے بعد نواب صاحب کی کارروائیون سے ایک عام خوف طاری ہو گیا۔ اور بُرے طور پر انتقام لینا شروع کر دیا گیا۔ ایجنسی و ریزیڈنسی مین ان کارروائیون پر غور کیا جانے لگا اور مستغیثون کے استغاثون پر توجہ ہونے لگی۔

نواب صاحب کو تصنیف و تالیف سے بھی شوق تھا متعدد علمی کتابین اون کی مصنفہ و مولفہ ہین۔ اسی سلسلہ مین چند کتابین تو اس قسم کی تالیف و تصنیف ہوئین جو گورنمنٹ کے نزدیک بغاوت مین داخل تھین اور چند کا موضوع خاندان ریاست پر سب و شتم اور نکتہ چینی تھی ایک مرتبہ ان کتابون پر نوٹس بھی لیا گیا اور نواب صاحب کو ایسی تالیف و تصنیف سے محترز رہنے کی ہدایت بھی کی گئی۔ اور اون کے برے نتائج پر بھی مطلع کیا گیا لیکن اونھون نے اعتنا نہ کی۔ اور سلسلہ برابر جاری رکھا۔ یہان تک کہ ۱۸۸۱ء مین یہ مواد پھٹ نکلا۔ پولٹیکل حکام اون کی طرف سے مشتبہ ہو گئے سر لیپل گریفن اس وقت سنٹرل انڈیا ریزیڈنسی کے انچارج تھے اونھون نے نواب صاحب کے ہر ایک معاملہ کی تحقیقات کی اور بالآخر لارڈ ڈفرن کی گورنمنٹ نے سکریٹری آف اسٹیٹ کی خدمت مین اون کے خطاب و سلامی کے سلب

کرنے اور اُن کی مداخلت دور کرنے کی رپورٹ بھیجدی۔

سکرٹیری آف اسٹیٹ نے اوس رپورٹ کے مطابق احکام صادر کئے اور اُنکو سرلیپل گریفن نے بھوپال مین دربار عام کرکے سنایا۔

احکام مذکورہ کی نقل ذیل مین مندرج ہے۔

احکام جناب نائب السلطنت وگورنر جنرل بہادر کشور ہند جن کو حضرت ملکہ معظمہ کے وزیر الممالک ہند نے بمعاملہ منشی محمد صدیق حسن خان کہ جو سابق ”نواب تھے“ منظور فرمایا ہے حسب ذیل ہین۔

بوجہ بدانتظامی ریاست بھوپال اور ظلم کے جو ریاست کی رعایا پر بوجہ مداخلت محمد صدیق حسن خان شوہر بیگم صاحبہ کے ہوا ہے حکم دیا جاتا ہے۔

اول خطاب نواب والاجاہ امیر الملک اون سے واپس لے لیا گیا اور منسوخ ہو گیا۔

دوم۔ یہ کہ سلامی ۱۷ ضرب توپ کی جو سرکار انگریزی کے علاقہ مین اونکو ملتی تھی وہ منسوخ اور موقوف ہو گئی

سوم۔ یہ کہ محمد صدیق حسن خان کو امور ریاست مین صریح یا غیر صریح علانیہ یا مخفی طریق سے مداخلت کرنا منع ہے اور اگر بعد سنائے جانے ان احکام کے وہ صریح یا غیر صریح علانیہ یا مخفی طریق سے مداخلت کرین گے تو اوسکے نتیجے اون کے حق مین سنگین ہون گے۔

چہارم۔ جناب بیگم صاحبہ کو دیا ہوا ہے کہ وہ ایک جواب دہ اور لیئق مدار المہام مقرر فرمائین کہ جس کو نائب السلطنت بہادر پسند فرمائین۔

ان احکام کے صدور کے بعد چند دن تک صاحب ایجنٹ نواب گورنر جنرل بہادر کی بہ امداد حسب منشا پولٹیکل ایجنٹ انتظام ریاست کے درست کرنے مین مداخلت رہی اور جب اس طرف سے اطمینان ہو گیا۔ اور سرکار عالیہ بذات خاص کام کرنے لگین تو یہ مداخلت بھی اوٹھالی گئی۔

باب چہارم

سرکار عالیہ کی بیدار مغزی کی شہادتین

اور

سلطنت و تاجدار برطانیہ کے ساتھ تعلقات

ابتدائے عہدہ سلطنت برطانیہ سے حکمرانان بھوپال نے جیسی خالص عقیدت شعاری اور وفاداری ظاہر کی ہے وہ ہمیشہ ضرب المثل رہی ہے۔ صاحبانِ پولیٹیکل ایجنٹ سے لیکر وایسرایانِ ہند، اور خود علیا حضرت قیصرہ ہند نے اوس کا اعتراف فرمایا ہے خصوصاً سرکار خلد نشین اور سرکار عالیہ کی وفاداری جس طریقہ سے تسلیم کی گئی ہے اور جس طرح الطاف خسروانہ کا اظہار ہوا ہے وہ بھوپال کے لئے ایک دائمی فخر و عزت کا ذریعہ ہے۔

اسی طرح سرکار خلد نشین اور سرکار عالیہ کے زمانہ مین بھوپال کی خوش انتظامی بھی کچھ کم نہین رہی اور مدبرین سلطنت نے ہمیشہ ریاست کی خوش انتظامی بطور مثال پیش کی ہے۔ سرکار عالیہ کی دانشمندی و بیدار مغزی کا ہمیشہ اعتراف کیا گیا۔ علیا حضرت ملکہ معظمہ قیصرہ ہند، سکرٹری آف اسٹیٹ اور وایسرایانِ ہند نے تعریفی خرائط کے ذریعہ سے تحسین و آفرین کی۔

مسند ریاست پر متمکن ہونے کے بعد پہلے ہی سال کے دورہ مین جس اعلیٰ ترین فراست و قابلیت کو ظاہر کیا اوسکی بہترین شہادت مین وہ خرائط درج کئے جاتے ہین جن مین صاحبان

پولیٹکل ایجنٹ، کرنل اوڈوارڈ تھامسن اور کرنل اوسلی نے سرکار عالیہ کو گورنمنٹ آف انڈیا اور سکریٹری آف اسٹیٹ اور کوئین امپرس وکٹوریہ کی خوشنودی و تحسین سے مطلع کیا ہے۔

کرنل اوڈوارڈ تھامسن اپنے خریطہ مورخہ ۴ - اکتوبر ۱۸۶۹ء مین تحریر کرتے ہین "مخلص نے آپ کی خوش تدبیری و حسن لیاقت اور خوبی نظم و نسق ریاست کی رپورٹ بہ شرح اوس سرگرمی و محنت شاقہ کے جو آپ نے کمال شدت گرما و مضرت باد سموم کے زمانہ مین گوارا کر کے اسلوبی و درستی انتظام اور تدبیرات آسایش و رفاہ عام مین کی ہے مع ترجمہ کیفیت دورہ جنوب و کارروائی انتظام تمام ریاست بوساطت صاحب والاجاہ اجنٹ نواب گورنر جنرل بہادر سنٹرل انڈیا خدمت مین ارباب صدر رفیع القدر کے ارسال کی تھی۔ درینولا چٹھی صاحب سکرٹری گورنمنٹ انڈیا مورخہ بست و یکم ستمبر سنہ رواں موسومہ صاحب محتشم الیہ اس مضمون سے آئی کہ نواب مستطاب معلی القاب وایسرائے و گورنر جنرل بہادر ہندوستان نے تمام کیفیت اس امر کی ملاحظہ فرمائی کہ نواب بیگم صاحبہ بھوپال نے رشوت ستانی وغیرہ اعمال مذمومہ کے استیصال مین سرگرمی و دانائی مبذول فرما کر اطمینان و مفاد عام کا تجدیداً قاعدہ جاری کیا ہے اور اس حقیقت حال سے تحقیقاً جناب لارڈ صاحب بہادر ممدوح کو معلوم ہوا کہ نواب بیگم صاحبہ نے بہ قاعدہ اپنی والدہ صاحبہ کے واسطے کرنے حکمرانی اپنے علاقہ کے بیدار مغزی و روشن ضمیری سے قصد کیا ہے تاکہ ظلم و تعدی و جعل سازی شوربختون، اور نمک حرامون کی نہ ہونے پاوے، اور ضوابط مقررہ سے بہتری و آسودگی رعایا کی ظہور مین آوے۔ جناب ممدوح کی رائے یہ ہے کہ اگر قدیم و آزمودہ کار رؤسا طریقہ نواب بیگم صاحبہ بھوپال کا اختیار کرین تو ان کی بڑی نیک نامی ظہور مین آوے۔ اور جناب ممدوح کیفیت مذکورہ بہ کمال طیب خاطر بہ نظر اطلاع عام و خاص باندراج گورنمنٹ گزٹ مشتہر فرماوینگے اور ایک نقل اوسکی واسطے ملاحظہ جناب مستطاب وزیر اعظم ہند

کے ولایت انگلستان کو روانہ کرینگے مخلص بہ کمال مسرت و شادمانی نقل و ترجمہ چٹھی مذکور کہ سند مستحکم خوشنودی ارباب صدور رفیع القدر اور بہترین دستاویز آپ کی نیک نامی و خوش لیاقتی کی ہے آپ کے پاس بھیجتا ہے۔ اور حوالہ قلم اخلاص رقم کرتا ہے کہ راضی و خوشنود ہونا جناب مستطاب نائب السلطنت و نواب گورنر جنرل بہادر ہندوستان کا اور مشہور ہونا آپ کی خوش نظمی و فراست کا آپ کی محنت و سرگرمی کا نتیجہ ہے جو آپ نے انتظام جزئی و کلی ریاست مین بدل و جان مبذول کی ہے یقین ہے کہ آپ توصیف و ستایش اپنی تدبیرات پسندیدہ و رضامندی گورنمنٹ انگلشیہ سے محظوظ و شادمان ہو کر ہمیشہ بہتری و انتظام ریاست و خیر اندیشی سرکار انگریزی مین مصروف و مساعی رہینگی۔ اور اپنی نیک نامی و دانشوری کو جو مشہور آفاق ہوئی ہے علی الدوام ترقی دیونگی،،

اس خریطہ کے بعد کرنل اوسلی کا خریطہ مورخہ ۸ فروری ۱۸۶۹ء موصول ہوا کہ ڈیوک ارگل وزیر اعظم ہند نے لارڈ صاحب بہادر فرمان روائے ہندوستان کو لکھا ہے کہ انتظام ریاست بھوپال جو نواب شاہجہان بیگم صاحبہ نے اپنی روز صدر نشینی سے فرمایا ہے کیفیت اوسکی میرے پاس پہونچی۔ مین نے اوس کو بہ کمال طیب خاطر ملاحظہ کیا۔ ہم کو نہایت خوشی اس حال کے پڑھنے سے ہوئی کہ نواب شاہجہان بیگم صاحبہ نے صدر نشین ہوتے ہی انتظام و حکمرانی ریاست مین اپنی آزادی و بیدار مغزی کا ثبوت ظاہر کیا جو بات اون کی والدہ صاحبہ برسون کے استعمال مین ظہور مین لائی تھین، اور جناب ملکہ معظمہ کے حضور سے بھی حسب درخواست آپ کے ایماء ہوا ہے کہ خوشنودی جانب جناب ممدوحہ سے بھی نواب شاہجہان بیگم صاحبہ کی خدمت مین کہ اونہون نے سعی وافر درستی انتظام و تدبیرات آسایش رفاہ عام بھوپال مین کی ہے ظاہر کی جائے،،

اس موقع پر کرنل جان ولیم و لبی آسبرن صاحب بہادر سی، بی پولیٹکل ایجنٹ بہوپال کی ایک یادداشت بجنسہ درج کی جاتی ہے جو اونہون نے ذاتی مشاہدہ کے بعد لکھی ہے اور جس سے سرکار عالیہ کی قابلیت اور مختلف انتظامات پر روشنی پڑتی ہے وہ لکھتے ہین "اخلاص مند کو بہوپال دیکھنے سے بہت خوشی حاصل ہوئی کہ دوست دار کے جانے کے بعد آپ نے بہت اچھے کام تعمیر وغیرہ کے جاری فرمائے - تالاب شاہجہانی جو آپنے بنوایا ہے قابل تعریف ہے - اوس سے اون لوگون کو جو وہان رہتے ہین اور جو مسافر آکر فروکش ہوتے ہین آرام ملتا ہے - اور اس امر سے بھی دوستدار محظوظ و مسرور ہوا کہ آپنے اپنے علاقہ مین جدید پل اور سڑکین تیار کرائی ہین اور قلعہ فتحگڈہ کو درست وغیرہ سے استحکام دیا ہے - ایسے امور سے ریاست کی نیک نامی ہوتی ہے اور دوست دار بدریافت اس حال کے بہت خوش ہے کہ علاقہ بہوپال مین تعمیر ہونا سڑک کا جاری ہے وکٹوریہ اور پرنس البرٹ نامی مدرسہ کے دیکھنے سے جو لطف دوستدار کو حاصل ہوا وہ بیان نہین ہوسکتا حقیقت مین یہ آپنے نیا کام جاری کیا ہے اور سال بہ سال ترقی پذیر ہوگا - اب تک بہوپال مین دستکاری اور بناوٹ کا کام شروع نہین ہوا تھا - امید ہے کہ آیندہ چند روز مین بہوپال کی دستکاری مین دری اور زردوزی کا کام مشہور ہوگا - اور جو صناعی آپ نے بھوپال مین جاری کی ہے وہ نہایت مفید ریاست اور رعایا بہوپال کے ہوگی - دری کا کام بہت عمدہ ہے - چند روزہ محنت اور تعلیم سے لڑکیان جبل پور کے کام سے مقابلہ کرسکین گی اور زردوزی کا کام جو وکٹوریہ مدرسہ مین بنایا جاتا ہے لائق تعریف ہے - اکثر نمونہ اوس کا بعینہ کار زردوزی دہلی کے مقابل ہے - پرنس آف ویلز اسکول جو آپنے جاری کیا ہے اوس سے آپ کی ناموری کو زیادہ ترقی اور آپ کی فیاضی کو شہرت اور آپ کی رعایا کو منفعت اور ایسے امور سے آپ کے واسطے سرکار انگریزی سے تحسین و آفرین

اور حضور مین جناب ملکہ معظمہ انگلستان دام سلطنتہا کے اوسکی اطلاع کرنے سے دوست دام
کو بہت خوشی ہوگی ۱۵- اپریل ۱۸۷۱ء
پھر ۱۸۷۴ء مین آنربیل کرنل بیلی ایجنٹ نواب گورنر جنرل نے بذریعہ مراسلہ مورخہ ۲۷
جولائی ۱۸۷۴ء کو اطلاع دی کہ "بوصول مراسلہ جناب لارڈ سالسبری سکرٹری آف اسٹیٹ
اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ کی کارگزاری پسند خاطر بندگان حضرت ملکہ معظمہ دام سلطنتہا ہوئی
یہ امر آپ پر مبارک ہو"

سرکار عالیہ اگرچہ کلکتہ مین ہزرائل ہائینس ڈیوک آف ایڈنبرا سے شرف نیاز
حاصل کر چکی تھین لیکن اون کی تمنا تہی کہ شہزادہ ممدوح کو اپنا مہمان عزیز بنائین - اور اون کی
میزبانی کا افتخار حاصل کرین جب ہزرائل ہائینس کلکتہ سے بعزم مراجعت لندن سفر کرتے
ہوئے ضلع ہوشنگ آباد مین بغرض شکار رونق افروز ہوئے تو سرکار عالیہ نے بہوپال مین قدم رنجہ
فرمانے کی خواہش کی لیکن چونکہ مراجعت کا وقت بہت کم باقی تھا اور دیگر امور مقرر ہو چکا تھا
اسلئے بہوپال تشریف لانے سے مجبوری تہی مگر سرکار عالیہ نے ایک عریضہ کے ساتھ کچھہ تحائف
ساخت بہوپال اور چند عدد پارچہ ہائے سوزن کار جو اپنی اور میری دستکاری کے نمونے تہے
حضور ممدوح کی خدمت مین ارسال کرکے شرف قبولیت کی استدعا کی - ہزرائل ہائینس نے
اون تحائف کو بڑی مسرت کے ساتھ قبول فرمایا اور لندن پہونچکر براہ تفضلات والطاف شاہانہ
چند تحفہ ہائے نادر بہ وساطت گورنمنٹ آف انڈیا سرکار عالیہ کو بہیجے - اور حسب ذیل گرامی نامہ
ارسال فرمایا -

معزز محبہ من - آپ کا خط محبت بہرا ہوا مع دلچسپ نمونہ ہائے ہنرمندی اور دستکاری بہوپال

جو آپنے براہ مہربانی میرے پاس بھیجا پہونچا اشیاء موصوف کو مین بہت قدر و منزلت سے بطور آپ کی یادگار کے جو آپ کی جانب سے خلوص محبت نسبت حضرت ملکہ معظمہ انگلستان اور اینجانب کے ہے اپنے پاس محفوظ رکھونگا۔ آپ نے جو افسوس بسبب نہ پہونچنے راقم کے بہوپال مین لکھا ہے آپ یقین کرین کہ مجھہ کو بھی نہایت افسوس ہوا ہے کہ آپ کی ریاست مین جس کے انتظام کی تعریف عہد حکمرانی نواب سکندر بیگم صاحبہ مرحومہ اور زمانہ فرمان روائی آن مشفقہ سے بہ نیک نامی مشہور ہے اور اوس کی نام آوری و شہرت کل سرزمین مملکت جناب ملکہ معظمہ مین پھیلی ہوئی ہے پہونچنے سے معذور رہا۔ راقم نہایت خوشی سے ہنرمندی و دستکاری یوروپ کے چند نمونے آپکے واسطے بھیجتا ہے۔ اون کو آپ قبول فرماوینگی اور اشیاء مذکور جو مختصر و کم قیمت ہین میری طرف سے صداقت دلی کی یادگار رہین گی"

سنہ ۱۸۶۲ء مین خطاب جی سی۔ ایس۔ آئی اور سنہ ۱۸۷۷ء مین تمغہ قیصر ہند اور سنہ ۱۸۷۸ء مین کرون آف انڈیا کا خطاب عطا ہوا سنہ ۱۸۸۰ء تک ریاست کے انتظامات کی تعریفین ہوتی رہین لیکن نواب صدیق حسن خان صاحب کی مداخلت نے جو برا اثر پیدا کیا تھا اوسکے نتائج کچھہ عرصہ تک ظاہر نہ ہوئے۔ اور جب ظاہر ہوئے تو اس طرح کہ گورنمنٹ آف انڈیا نے انتظام ریاست مین پوری مداخلت کی۔

لیکن اس مین کوئی شک نہین کہ اس چندروزہ بدانتظامی مین اگر سرکار عالیہ کی کچھہ فروگذاشت تھی تو وہ یہی تھی کہ اونہون نے شوہر پر کامل بھروسہ کر کے انتظام ملک بالکل اونہین پر منحصر کر دیا تھا۔ وہ کبھی کبھی صرف کسی اہم معاملہ مین رائے دیدیتین۔ اور دستخط طلب کاغذات پر دستخط کر دیتی تھین اور اپنے اوقات مختلف قسم کے اشغال مین بسر کرتی تھین اونہون نے اس توجہ دلانے کے بعد جب توجہ کی تو پھر اوسی خوش نظمی کے آثار ہویدا ہونے لگے۔ ہز اکسلنسی لارڈ ڈفرن جنہون نے

نے مجبور ہو کر مداخلت کی تھی، سرکار عالیہ کی قابلیت و بیدار مغزی پر مطمئن تھے اور سمجھتے تھے
کہ اگر سرکار عالیہ بذات خاص انتظام مین مصروف ہون تو تمام بدنظمیان دور ہو جائینگی، چنانچہ
وہ اپنی ایک چٹھی مورخہ ۱۷ نومبر سنہ ۱۸۸۵ء مین اپنے مشورون کی تعمیل و پابندی پر اظہار خوشنودی
کرتے ہوئے لکھتے ہین کہ "مین اوس لازوال وفاداری سے خوب واقف ہون جو یور ہائینس
نے اور یور ہائینس کے خاندان نے برٹش گورنمنٹ کے ساتھ نہ صرف زمانہ امن مین بلکہ زمانہ تکلیف
مین ظاہر کی اسلئے نہایت رنج اور اپنے ارادہ کے بغیر مین نے اپنے آپ کو ایک تدبیر اختیار کرنے پر
مجبور پایا۔ مین یہ بھی ارادہ نہین رکھتا کہ بے ضرورت آپ کی حکومت مین مداخلت کرون، مجھے
آپکے سچے ارادہ اور اہم امور ریاست کے انصرام کی لیاقت پر یقین کامل ہے اور اس سے مین
امید کرتا ہون کہ بہت ہی جلد سنونگا کہ ریاست بھوپال کا پھر بخوبی انتظام ہو گیا۔ اور بے شک
ایسا ہی ہوگا اگر آپ بذات خاص انتظام فرمائین۔

سنہ ۱۸۸۶ء مین سر لیپل گریفن نے نواب والاجاہ محمد حسن خان صاحب بہادر نصرت جنگ کو کمپینین آف دی
انڈین ایمپائر کا تمغہ عطا کرنے کے لئے بمقام بھوپال شوکت محل مین ایک دربار منعقد کیا۔
جسمین انتظامی حالات پر ایک مفصل تقریر کی اور اخیر مین کہا کہ مین اس تقریب مسرت قریب کے
وقت ایسے مضمون کا ذکر جو جناب عالیہ بیگم صاحبہ اور نیز مجھکو باعث رنج ہے نہ کرتا، اگر میرے
دل مین یہ خواہش نہ ہوتی کہ اس موقع پر اسبات کا علانیہ اظہار کرون کہ جناب عالیہ بیگم صاحبہ نے
دانشمندانہ، کریمانہ، اور حوصلہ مندانہ طور سے مصمم ارادہ کیا ہے کہ جن خرابیون کی ان کو خبر ہوتی ہے
ان کو دور کرین، اور ایسی اصلاحین اجرا فرمائین جو ان کی رعایا کے حق مین ہمیشہ کے لئے فائدہ مند
ہون، جناب عالیہ بیگم صاحبہ نے ایک معزز مسلمان کو جو اعلیٰ درجہ کے لائق، خوش اطوار اور نیکنام
ہین، اپنا وزیر اعظم مقرر فرمایا ہے اور ان کو تمام محکمات اور دفاتر پر کامل اختیارات عطا فرمائے ہین

جو احکام اُن کو حاصل کرنے ہونگے بلا وساطت غیر خود جناب عالیہ بیگم صاحبہ ہی کے حضور سے حاصل کرینگے۔ مجھکو یقین ہے کہ جب ان اصلاحون اور فائدہ بخش نتایج کی خبر رعایا ے بھوپال کو ہوگی تو اُس وقت اس بات کی نہایت خوشی کریگی کہ اُسکی خوش قسمتی نے اُسکو ایسے فرمانروا کے زیر حکومت کیا ہے جو کافی طور پر ایسی دانشمند اور فیاض ہین کہ بفور پہونچنے شکایات اور معلوم ہونے خرابیون کے اُن کے رفع دفع کرنے کے لئے آمادہ ہوجاتی ہین۔ ہندوستان مین کوئی ریاست ایسی نہین ہے جس کو علیا حضرت ملکہ معظمہ قیصرہ ہند و عالی جناب مستطاب نواب وایسرائے بہادر ریاست بھوپال سے زیادہ محبت اور توجہ کی نگاہ سے دیکھتے ہون، کہ جو ایّام رنج و راحت سب مین تمام دنیا کے حضور سرکار گورنمنٹ کی دوستی مین ایک سچے اور دلی دوست کی طرح ثابت قدم رہی ہے یہ پرجوش دوستی اور عظمت جناب عالیہ بیگم صاحبہ کی نسبت اُن والا پائیگاہ حضرات کے دلون مین متمکن ہے، اور ترقی پذیر ہوگی۔ جب محتشم الیہا کو معلوم ہوگا کہ کیسی دانائی اور فیاضی سے جناب عالیہ بیگم صاحبہ نے مصمم ارادہ کرلیا ہے کہ اپنی رعایا کے لئے باقاعدہ و قانون انتظام فرمائین اور آیندہ ایسی احتیاطین عمل مین لائین کہ اُن لوگون کی مظلومی کا خطرہ یکبارگی جاتا رہے، جو محتشم الیہا سے انصاف چاہتے ہین مین جناب عالیہ بیگم صاحبہ کو عالی جناب معلی القاب نواب وایسرائے بہادر کی طرف سے دلی مبارکباد دیتا ہون، اور تہ دل سے اُمید کرتا ہون کہ جناب عالیہ بیگم صاحبہ کی رعایا کی سرسبزی اور خوش حالی محتشم الیہا کی بلند نامی اور خوشی و خرمی کے ساتھ برابر ترقی پاتی رہیگی۔"

مندرجہ بالا اقتباس کے علاوہ مین کتاب پرنسز آف انڈیا مصنفہ ایم گریفٹ صاحب سے جو ۱۸۹۴ء مین شایع ہوئی تھی سر لیپل گریفن کی ہی تحریر کا ایک اور اقتباس بھی درج ذیل کرتی ہون۔

”حالانکہ اب وہ پردہ مین ہین لیکن شہر کے گوشہ گوشہ کے حالات سے واقفیت رکھتی ہین اور اب وہ دماغی قابلیت اور دوسری خوبیون کے لحاظ سے تمام ہندوستان مین فرد عورت ہین اور در حقیقت ان خداداد قابلیتون کے اعتبار سے چند ہی ایسے حکمران ہون گے جو ان کے ساتھ مقابلہ کر سکین وہ بہت زیادہ ظریف الطبع ہین۔ اور ولائل مین بڑا ہی ہوشیار آدمی ہو تو سبقت لیجا سکتا ہے، زندگی کے آخری دنون مین ان کی تندرستی ٹھیک نہین رہی تھی۔ اور وہ زندہ دلی باقی نہین رہی تھی، مگر پھر بھی جب کوئی ظرافت کی بات ہوتی تھی تو مسکرانے لگتی تھین۔“

اب ان اقتباسات کے پڑھنے کے بعد ناظرین خود اندازہ کر سکتے ہین کہ میرا یہ دعویٰ نہ صرف اپنی محترم والدہ کی جانبداری سے ہے، بلکہ حقیقتاً عین انصاف پر مبنی ہے۔ جنوری ۱۸۹۰ء مین آنریبل مسٹر ٹھبوی سرکاری طور پر بھوپال تشریف لائے۔

صاحب ممدوح بڑے مدبر، خلیق، اور نیک دل آدمی تھے وسط ہند سے سر لیپل گریفن کے جانے کے بعد یہ سنٹرل انڈیا ایجنسی کے انچارج ہوئے تھے، اُن کو سرکار عالیہ کی قابلیت پر پورا بھروسہ تھا، اور اندرونی معاملات مین دخل دینے سے احتراز کرتے تھے، انہون نے ہر معاملہ مین کمال دانشمندی سے کام لیا، اس وقت کرنل وارڈ واپس جا چکے تھے، اور منشی امتیاز علی خان وزیر ہو کر آئے تھے۔

۱۴ جنوری ۱۸۹۰ء کو اسٹیٹ ڈنر تھا، اس موقع پر صاحب ممدوح نے ایک معنی خیز تقریر بھی کی جس سے سرکار عالیہ کی بیدار مغزی اور اصلاحات پر توجہ کرنے کے تذکرہ کے ساتھ چند عمدہ نصیحتین بھی کی تھین۔ اُس تقریر سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ انتظامات ریاست کے متعلق سرکار عالیہ کی ذاتی توجہات پر کس قدر مطمئن تھے، انہون نے جام صحت کی تجویز کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ نواب بیگم صاحبہ

رئیسہ بھوپال اُس خاندان عالی دودمان سے ہین کہ جو ہمیشہ سے باوقات مصیبت وآفات گورنمنٹ عالیہ ہند کی وفاداری وامداد دہی ہین مشہور ومعروف ہے، اور گو اس وقت مین کہ بہ نسبت سابق کے زمانہ امن وعافیت کا ہے۔ علو ہمتی کے ساتھ جان ومال سے دوسرے کی مدد کرنے کی اُس قدر ضرورت نہین ہے، تاہم نواب بیگم صاحبہ اپنے خاندان کی نیکنامی قدیم کو قایم رکھتی ہین اور حکام گورنمنٹ عالیہ ہند کے ساتھ ہمیشہ بنہایت خلق اور مروت کے ساتھ پیش آتی ہین اور جن انگلش لیڈی وصاحبان سے تعارف ہوتا ہے اُن پر عنایت ومہربانی مبذول فرماتی ہین ؛

دومیرا ایجنسی سنٹرل انڈیا سے قریب دوسال سے تعلق ہے، اس عرصہ مین میرے اور نواب بیگم صاحبہ مکرمہ کے درمیان ذرا بھی کسی قسم کی ناموافقت کبھی نہین ہوئی بیگم صاحبہ مکرمہ اس بات پر ہمیشہ مستعد رہین کہ جو دوستانہ صلاح اُنکو دیجائے اُسکو قبول فرمائین، اور اُس سے بھی بڑھکر یہ کہ اُس صلاح پر سرگرمی کے ساتھ پورا پورا عملدرآمد کرین، بلکہ اس امر مین دقت پیش رہی کہ اس کا بچاؤ کرنا چاہئے کہ ریاست کے اندرونی معاملات مین حد سے زیادہ مداخلت نہ ہونے پائے میرا ہمیشہ سے یہ مستحکم اصول رہا کہ اہلکاران بھوپال کو اس بات کی ترغیب دی جاسے کہ وہ مردون کی طرح اپنے بھروسہ پر کام کرنے کا طریقہ اختیار کرین جزوی معاملات مین حکام سرکار انگریزی سے صلاح واعانت کے خواستگار نہون، اور نکتہ چینیون اور مفسدہ پردازون کی شکایات پر التفات نکرین، اور اس بات کی کوشش کرین کہ اپنے طور پر اور اپنے ملک کے آدمیون کے ذریعہ سے اُن تبدیلات کو جنکی ضرورت تجربہ سے ثابت ہوتی ہے اور جو قابل عملدرآمد ہین اور ملک کی قدیم رسم ورواج کے خلاف نہین ہین اُن کو کرین، نواب بیگم صاحبہ مکرمہ نے اپنے مدارالمہام منشی امتیاز علی صاحب کی مدد سے اس بات کی نہایت سرگرمی کے ساتھ کوشش کی ہے، مگر پھر بھی بہت کام کرنے کو باقی ہے، خاصکر لگان اراضی

کے بارگران کی تخفیف کرنا اور صیغہ تعمیرات کا ایقا اور ترقی دینا“

اسکے بعد مسٹر مینوی صاحب بہادر نے فرمایا کہ ”مثل دیگر انسانون کے نواب بیگم صاحبہ مکرمہ کے حصہ مین بہی تکالیف و مصائب پڑے ہین، جب مصائب آتے ہین تو ایک ایک کرکے نہین آتے بلکہ ایک ساتھ نازل ہوتے ہین، اور بیگم صاحبہ مکرمہ کو ان افکار و ترددات و تشویشات نے بیچین کر رکھا ہے اسلئے حاضرین جلسہ پر فرض ہے کہ اپنے شفیق مہمان نواز کی ان امور مین ہمدردی کرین امید کہ اس سال مین جو اب شروع ہوا ہے بیگم صاحبہ مکرمہ کو اس خیال سے کچھہ تسکین ہوپہنچے کہ بیگم صاحبہ موصوفہ کی خیر خواہی و وفاداری کی قدر کی گئی اور نیز یہ کہ بیگم صاحبہ ممدوحہ اپنے مقدور بہر ازدیاد راحت و بہبودی رعایا کی کوشش فرماتی ہین“

سرکار عالیہ کی بیدار مغزی کی ان شہادتون کے سوا والیسرایان ہند اور پولیٹیکل عہدہ داران برطانیہ کی وہ ایسی بہت سی نہایت مستند دستاویزات ہین جو انہون نے وقتاً فوقتاً بہوپال کی ورنٹ اور سرکاری دعوتون اور تقریبون مین کین سرکار عالیہ کے دل مین تاج برطانیہ کی نسبت جو ارادت و عقیدت تہی وہ ایک غیر زوال پذیر عقیدہ کی بنیاد پر قایم ہوئی تہی نیز بہوپال کی قدیم روایات نے اس ارادت و عقیدت مین ایک خاص جذبہ پیدا کر دیا تھا اور اگرچہ اون کو مثل اپنے اسلاف کے میدان جنگ یا کسی مشکل وقت مین عملاً اپنی وفاداری کے اظہار کا موقع نہین ملا لیکن اسمین شک نہین کہ وہ ہمیشہ اپنے آپ کو ایسے موقع کے لئے تیار رکھتی تھین وہ نہایت پرجوش اور شکر گزار عقیدتمند تھین - اونہون نے ۱۸۷۸ء مین روس کے مقابلہ مین جب پنجہ در جنگ کا خیال تھا اور ۱۸۷۹ء مین کابل کے معرکہ اور ۱۸۸۵ء و ۱۸۹۰ء مین مصر و سوڈان کی مہمات مین ہر طریق سے سلطنت برطانیہ کو امداد دینے کی خواہش کی - لیکن چونکہ گورنمنٹ کو ان خدمات کی زیادہ ضرورت نہ تہی اس لئے شکریہ کے ساتھ ان کا انکار

کیا گیا مگر مختلف طریقون سے نہ صرف گورنمنٹ ہند نے بلکہ علیا حضرت ملکہ معظمہ قیصرہ ہند نے ان جذبات کی قدردانی فرما کر اپنی شکوری ظاہر کی ۱۸۹۹ء مین جنوبی افریقہ کی مشہور لڑائی مین بھی سرکار عالیہ نے مدد دینے کی درخواست کی۔ لیکن گورنمنٹ نے صرف چند گھوڑے قبول کئے۔ اور اوس کا باضابطہ شکریہ ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کی جانب سے ادا کیا گیا۔ اسی امداد کے متعلق ہز اکسلنسی لارڈ کرزن نے بھی خریطہ لکھا، جس عنوان سے آپ نے جنوبی افریقہ کی لڑائی کے لئے وکٹوریہ لانسرز مین سے ایک تعداد گھوڑون کی گورنمنٹ کی خواہش کے مطابق سپرد کی اوسکی نسبت جو اظہار قدر افزائی حضور ملکہ معظمہ قیصرہ ہند اور اون کی گورنمنٹ کی طرف سے گرم جوشی کے ساتھ کیا گیا ہے اوسکی اطلاع بذریعہ کرنل بار صاحب آپ کو ہوئی ہوگی۔ جو شکریہ آپ کو اس طریقہ سے پہونچا ہے اوسکے ساتھ مین اپنا ذاتی شکریہ زائد کرتا ہون اور آپ کو یقین دلاتا ہون کہ گورنمنٹ ہند بخوبی واقف ہے کہ وہ آپ کے خاندان کی استوار وفاداری پر ہمیشہ بھروسہ کرسکتی ہے"

اسمین شک نہین کہ سرکار عالیہ کی یہ ارادت وعقیدت مسلمہ تھی اور اون کی وفاداری پر سلطنت برطانیہ کو کامل اعتماد رہا۔ جیسا کہ متعدد خریطون سے ظاہر ہوتا ہے ایک مرتبہ جب کہ آنریبل کرنل بار ایجنٹ نواب گورنر جنرل سنٹرل انڈیا کے انچارج تھے۔ تو بعض وجوہ سے جو مقامی حالات پیچیدگیون سے پیدا ہوگئی تھین یہ احتمال ہوگیا تھا کہ کرنل موصوف اندور چھوڑکر دوسری جگہہ قیام کرین، اور اون کو دوسری ریاست سے امداد دی جائے۔

اوسوقت جو جگہہ کرنل موصوف کے قیام کرنے کے لئے پسند کی گئی تھی اور امداد کے لئے جس ریاست پر سب سے پہلے بھروسہ کیا گیا تھا وہ بھوپال ہی کی وفاپرست سرزمین اور وفادار ریاست تھی جیسا کہ ہز اکسلنسی لارڈ ایلگن نے بھوپال وزٹ کے موقع پر ڈنر کی تقریر مین فرمایا تھا

کہ "مین امید کرتا ہون کہ بہ لحاظ حالات وقت کے میرے دوست کرنل بارانڈو رچھوڑنے پر مجبور نہ ہونگے لیکن اگر ایسا ہوا تو کوئی شک نہین ہے کہ اون کو بھی ویسی ہی فوری مدد رئیس بھوپال سے ملے گی جیسی کہ ایک رزیڈنٹ سابق کو ملی تھی۔

الغرض سرکار عالیہ کو اگرچہ اپنے زمانۂ حکومت مین کوئی موقع ایسا نہ ملا کہ اونکے جذبات وفاداری کا کسی معرکۂ جنگ مین امتحان ہوتا، لیکن اونھون نے اپنے اِن جذبات کو مہمانداریون اور میزبانیون مین نہایت شان وشوکت، اور حوصلہ وفیاضی کے ساتھ نمایان کیا، اور اپنے جلیل الشان مہمانونکے خیر مقدم کرنے اور شاہنشاہی تقریبات، اور دوسرے جلسون کے انجام دینے مین اپنے حوصلون کو پورا کیا، یون تو تمام ہندوستانی والیان ملک کو ہر امپیریل مجسٹی کوئین وکٹوریا قیصر ہند کی ذات شاہانہ کے ساتھ ایک خاص ارادت وعقیدت تھی، اور اُن کو حقیقی طور پر مادر مہربان تصور کرتے تھے، لیکن سرکار عالیہ کو بلحاظ اسکے کہ وہ خود بھی عورت تھین ایک خاص نسبت ملکہ معظمہ کی ذات گرامی سے تھی، اور اُنکی عقیدت وارادت مین ایک خاص جذبہ شامل تھا۔ حضور ممدوحہ نے بھی ہر طرح سے اُس عقیدت ومحبت کی قدر کی اور ہمیشہ شاہانہ شفقت کا اظہار فرمایا جو جا بجا اسی کتاب کے صفحات مین نمایان ہے سرکار عالیہ کو اس بات کا فخر تھا کہ وہ اُس سال پیدا ہوئین کہ جس سال مین علیا حضرت کوئین وکٹوریا تخت برطانیہ پر جلوہ افروز ہوئی تھین، اور اُنہی کے عہد حکومت مین ریاست بھوپال کو نہ صرف اعزاز ومراتب عطا ہوئے بلکہ ریاست کے حدود مین معقول توسیع ہوئی سرکار عالیہ کو یہ بھی ناز تھا کہ علیا حضرت کے اطاعت شعار تحت والیان ملک مین صرف مین ہی ایک والی ملک ہون جسکو اُن کی ہم جنسی کا شرف حاصل ہے۔

جب ۱۲ جنوری سنہ ۱۹۰۱ء کو وزیر ریاست نے سرکار عالیہ کو یکایک اطلاع دی کہ اس وقت حضور والیسرائے کے پرائیویٹ سکرٹری نے بذریعہ تار کے یہ غم انگیز اطلاع دی ہے کہ "جملہ اراکین خاندان شاہی ملکہ معظمہ کے کمرہ مین جمع ہین اور اُن کا خاتمہ قریب ہے تو اس خبر کے سنتے

ہی سرکار عالیہ کے دل پر جو پہلے ہی سے تکلیفات مرض اُٹھاتے اُٹھاتے مضمحل ہو گیا تھا ناقابل برداشت صدمہ پہونچا اور ایک عجیب حالت طاری ہو گئی اُنھون نے فوراً حکم دیا کہ کوئی شخص باجہ وغیرہ نہ بجائے، اور مسلمانون سے خواہش کی کہ اپنی شفیق ملکہ کے لئے دعا کرین۔

دوسرے دن عید الفطر تھی، لیکن عید کی کوئی خوشی نہ تھی، اور ایک عام اداسی چھائی ہوئی تھی، عیدگاہ اور مسجدون مین مسلمانون نے نماز ادا کرنے کے بعد ملکہ معظمہ کی صحت کے لئے دعائین کین، ایک بجکر ۵ منٹ پر اس اطلاع سے کہ تار جو آدھی رات کو ارسال ہوا تھا ظاہر کرتا ہے کہ گو صبح حالت مین معتدبہ تغیر واقع نہین ہوا لیکن دن بھر کچھہ تخفیف رہی، ملکہ معظمہ نے کھانا اچھی طرح کھایا، اور رات کو اطمینان سے آرام کیا، کچھہ اُمید ہوئی تھی مگر پانچ گھنٹے کے بعد یہ روح فرسا تار پہونچا کہ "حضور ملکہ معظمہ کوئن وکٹوریہ نے وفات پائی"

دراصل اس وقت جبکہ موت کا فرشتہ روح قبض کرنے کے لئے مامور ہوتا ہے اگر تمام دنیا کے انسان عجز و زاری اور خشوع و خضوع سے دعا کرین تو بھی وہ مقبول نہین ہوتی اور مرنے والا انسان مر ہی جاتا ہے۔ لیکن ایسے باجلال و جبروت اور جلیل القدر شہنشاہ، اور ایسے بہترین صفات کے انسان کی موت جو اعلی اوصاف کا ایک مکمل نمونہ ہو دلون کو ہلا دیتی ہے،

ملکہ معظمہ کیا شاہنشاہانہ زندگی مین اور کیا پرائیوٹ لائف مین ایسی حکمران خاتون تھین جنکی عظمت و محبت ہر آنے والی نسل کو بطور ورثہ کے پہونچیگی، اور جس کا نام تاریخ عالم کی زیبائش ہوگا اس سانحہ نے نہ صرف اُنہی کو جو ملکہ معظمہ کے دائرہ حکومت مین تھے ایک ناممکن البیان صدمہ پہونچایا، بلکہ ہر شخص کو جو بہترین صفات کا قدر شناس ہوتا ہے متاثر کیا، پس ارادت مندان خاص کے قلوب پر جو اثر ہوا وہ کیونکر بیان ہو سکتا ہے ملکہ معظمہ کے انتقال سے سرکار عالیہ کو وہی صدمہ ہوا جو ایک جلیل القدر شفیق مربی، اور محترم مہربان کے انتقال کا ہوتا ہے اونھون نے وزیر ریاست کے ذریعہ سے ہز اکسلنسی

وایسرائے کی خدمت مین فوراً دوتا بھجوائے یا جن کا یہ مضمون تھا "کہ جو سخت اور جان سوز صدمہ ہماری مہربان ملکہ معظمہ کی وفات سے ہوا ہے وہ ایسا سخت صدمہ ہے، جو اس سے بیشتر وقوع مین نہین آیا تھا۔ حضور ملکہ معظمہ کی وفات کو سرکار عالیہ بمنزلہ وفات اپنی والدہ کے خیال فرماتی ہین، اور اس صدمہ سے صبر نہین آتا"

باب پنجم

سرکاری تقریبات

تقریب دربار قیصری کی دعوت

سرکار عالیہ کا ارادہ تھا کہ دہلی ہی مین تقریب دربار قیصری کی خوشی دستر مین ایک عظیم الشان دعوت کرین لیکن چند وجوہ سے اوس موقع پر یہ ارادہ پورا نہ ہوسکا لیکن فروری سنہ ۱۸۷۷ء مطابق سنہ ۱۲۹۴ھ مین اپنے دار الریاست مین نہایت دہوم دہام اور بلند حوصلگی کے ساتھ اس ارادہ کو پورا کیا۔ آنریبل ایجنٹ نواب گورنر جنرل بہادر سنٹرل انڈیا صاحب پولیٹکل ایجنٹ بہادر سیہور اور دیگر ممتاز و عمائد یوروپین لیڈیز و جنٹلمین جو مختلف مقامات سے مدعو تھے شریک دعوت ہوئے چونکہ اوس زمانہ مین ریل نہ تھی اس لئے حدود ریاست مین جس جس جگہ سے مہمانون کا گذر ہونے والا تھا سرکار عالیہ نے آرام و آسایش اور سواری کا خاص اہتمام فرمایا تھا ریذیڈنسی و ایجنسی کے ہندوستانی اسٹاف اور عملہ کو بھی دعوت دی گئی تھی مہمانون کے اعزاز مین جم خانہ منعقد ہوا۔ اور ملٹری اسپورٹس سے ایک خاص دلچسپی پیدا ہوگئی باغ نشاط افزا مین وسیع پیمانہ پر آتشبازی و روشنی کا انتظام برابر دو دن تک رہا جس کو مہمانون نے بڑے شوق کے ساتھ دیکھا۔

باغ اگرچہ بجائے خود نہایت سرسبز و شاداب تھا لیکن اس موقع کے لئے خاص طور پر آراستہ کیا گیا تھا۔ ایک دن نواب صدیق حسن خان صاحب کی طرف سے بہی دعوت ہوئی اور اس دعوت مین بھی تقریرین کی گئین۔ سرکار عالیہ نے اس مسرت کو صرف دعوت ہی پر منحصر نہین رکھا

بلکہ ایک مستقل یادگار قایم رکھنے کے لئے شاہجہان آباد مین ایک جدید محلہ آباد کرنے کی تجویز کر کے آنریبل سرہنری ڈیلی ایجنٹ نواب گورنر جنرل بہادر کے ہاتھ سے اوس محلہ کا بنیادی پتھر نصب کرایا اور "قیصر گنج" کے نام سے موسوم کیا۔

کئی دن تک بھوپال مین اوس دعوت کی بڑی چہل پہل رہی اور تمام مہمانون نے اپنا وقت طرح طرح کی تفریحات اور شہر کے مشہور مقامات کے معائنون اور ملاقاتون مین گذارا۔ آنریبل ایجنٹ نواب گورنر جنرل بہادر اور سرکار عالیہ نے جو تقریرین ڈنر کے وقت فرمائین وہ حسب ذیل ہین۔

تقریر سرکار عالیہ

"جو خوشی خاص شہر و علاقہ بھوپال مین بہ صفائی سڑک، و گلی کوچہ شہر و روشنی چراغان و خرچ کثیر نقد و جنس بتاریخ یکم جنوری ۱۸۷۷ء عمل مین آئی تھی اور جس ادائے خوشی دربار عالی خطاب موصوف کے واسطے ہم تہ دل سے مقام دہلی مین حاضر ہوئے تھے علاوہ اوس کے آج کا دن بھی بڑی خوشی کا ہے کہ صاحب والاشان بلند مکان جنرل سرہنری ڈیلی صاحب بہادر ایجنٹ نواب مستطاب معلی القاب گورنر جنرل بہادر و ویسرائے کشور ہند نے مع کرنل ولیم کنکیڈ صاحب بہادر پولیٹکل ایجنٹ بھوپال، و دیگر صاحبان عالی شان بہادر اطراف و جوانب کے براہ مہربانی اپنی تشریف آوری سے بھوپال کو رونق تازہ بخشی اور ہماری دعوت بہ تقریب خطاب مستطاب موصوف قبول فرما کر ہم کو اپنی مہربانی و دلی کا شکر گذار بنایا۔

ہم امید کرتے ہین کہ سب صاحبان عالی شان بہادر اسی طرح اور اوقات مین بھی ایسی ہی خوشی کی تقریبات مین بھی قدم رنجہ فرمایا کرین اور جو توجہ خاطر اور نظر بہبودی و سرسبزی جملہ صاحبان عالی شان بہادر کی قدیم سے ہی اس ریاست کے حال پر ہے وہ ہمیشہ روز افزون ہوتی رہے

تاکہ ہمکو حوصلہ فرمان برداری اپنی ملکہ معظمہ انگلستان وقیصرہ ہندوستان کا ہمیشہ بڑہتا رہے۔

تقریر آنریبل ایجنٹ نواب گورنر جنرل بہادر

"مجھے اس امر کی بہت خوشی ہے کہ سرکار عالیہ اور اون کے شوہر نواب صاحب بہادر کی صحت وعافیت کا خواہان ہون بہ تعظیم اختیار خطاب شاہنشاہی ہند حضور ملکہ معظمہ کے یہ دعوت قرار دیگئی لیڈی صاحبات اور صاحبان قرب وجوار کی تشریف آوری سے زیادہ کسی چیز نے بیگم صاحبہ کو خوش نہین کیا، ضروریات ہر وقت مہیا تہین اور افسران بفور خواہش ہر چیز حاضر کر دیتے تھے، مین نے بہت مہمانداریان دیکہین، یہ مہمانی بہت خوشی کی تہی ہر شے نئے انداز اور شکل سے موجود تھی کیا اچھی طرح مہمانون کی دعوت ہوئی کہانے کی میز پر سرکار کی وفاداری ہم لوگون پر بلا اضطراب اور تکلیف کے بخوبی ثابت تہی اور سرکار نے خوشی سے اوسکو ظاہر کرنا چاہا ان مہمانداریون سے پیوند دوستی ومحبت درمیان ریاست اور سرکار انگریزی کے مستحکم ہوا ہے، اور سرکار نے ذاتی دوستی ملکہ معظمہ کی بہ نسبت دیگر سردارون کے حاصل کی ملکہ معظمہ نے اس ریاست کی بہبودی کی طرف نہایت توجہ فرمائی، گورنمنٹ ہند نے نواب صاحب کو (۱۷) فیر سلامی توپ کا اعزاز دیکر یہ ظاہر کر دیا کہ بیگم صاحبہ کی سرکار کس قدر عالی مرتبہ ہے۔

دربار خطاب تاج الہند — ۱۲ فروری ۱۸۷۸ء کو بھوپال مین سرکار عالیہ کو خطاب "تاج الہند" کے تمغا دئے جانے کا ایک دربار عام ایوان شوکت محل مین منعقد ہوا۔ کرنل کنکیڈ صاحب پولیٹکل ایجنٹ بھوپال ہز اکسلنسی وایسرائے ہند کا خریطہ لیکر تشریف لائے۔ تمام معززین وارکان ریاست مجتمع تہے اول کرنل کنکیڈ صاحب نے ہز اکسلنسی لارڈ لٹن کا خریطہ[۵۱] مورخہ یکم جنوری ۱۸۷۸ء سرکار عالیہ

[۵۱] مضمون خریطہ سعز شفقہ یہ وہ موقع ہے کہ جس پر مین نہایت مسرت کے ساتھ آپ کو اطلاع اس نوید کی دیتا ہون کہ حضرت ملکہ معظمہ انگلستان وقیصرہ ہندوستان نے مرحمت شاہانہ والطاف خسروانہ مرعی فرما کر

کو تفویض کیا۔ اور پھر حسب ذیل تقریر کی۔

"معزز بیگمات، نواب صاحب والاجاہ امیرالملک، لیڈیز اینڈ جنٹلمین یہ امر میرے لئے نہایت خوشی کا ہے کہ مجھ کو اس امر کا موقع ملا کہ مین آپ کو یعنی نواب شاہجہان بیگم صاحبہ فرمان روائے بھوپال کو ایک خریطہ حوالہ کرون جو میرے نزدیک حضور نائب السلطنت بہادر کشور ہند نے بھیجا ہے اور جسکے ذریعہ سے وایسرائے ممدوح اس خوشخبری کی اطلاع دیتے ہین کہ حضرت قیصرۂ ہند نے مرحمت شاہانہ سے ایک طبقہ معزز ملقب بہ لقب طبقہ تاج ہند ایجاد فرمایا، اس غرض سے کہ حضرت ممدوحہ نے جو خطاب شاہی قیصر ہند قبول فرمایا ہے اوسکی یادگار ہو اور لقب مذکور خاندان والادودمان حضرت ممدوحہ کی شہزادیون اور دیگر شہزادون اور عالی منزلت خواتین کو بخشا جاویگا اور حضرت ممدوحہ نے بہ پاس محبت و اعزاز کے جو آپکے ساتھ مرعی ہین زیور اس طبقہ تاج ہند کا آپ کو عطا فرمایا اوس بادقعت محبت کا بیان جو آپ کے خاندان اور نیز آپ کی عالی مرتبہ ذات کے ساتھ حضرت ممدوحہ ملکہ معظمہ و نائب السلطنت کشور ہند اور نیز گورنمنٹ آف انڈیا کو ہے اور جس کو معززارکان سرکار موصوف آپ پر وقتاً فوقتاً ظاہر کر چکے ہین حضار جلسہ دربار ہذا کے روبرو مجھ کو دوہرانے کی کوئی ضرورت بمشکل معلوم ہوتی ہے کیا معنی کہ اس خاندان کی وفاداری

بقیہ حاشیہ صفحہ ۸۵ - بطور یادگار خطاب شاہی قیصر ہند کے جو حضرت ممدوحہ نے اپنے القاب و منصب موروثی پر اضافہ کیا ہے۔ ایک معزز طبقہ ملقب بلقب تاج الہند ایجاد فرمایا جو خاندان والادودمان حضرت ممدوحہ کی شاہزادیون اور نیز بیگمات و دیگر رشتہ داران قسم اناث شاہزادگان و والیان ہند کو اور دیگر معزز مستورات کو کہ جنکو حضرت ملکہ معظمہ اس لقب کے واسطے منتخب فرماوین بخشا جاوے گا،

یہ امر میرے لئے نہایت فرحت و مسرت کا ہے کہ مین اوس شفقت پر اسبات کا اظہار کرتا ہون کہ حضرت ملکہ معظمہ قیصر ہند نے بہ پاس محبت و بہ نظر اعزاز شاہی از جو طبقہ مذکورہ کا آپکو عطا فرمایا فادر بیچون جناب ملکہ معظمہ انگلستان و قیصرہ ہند کو سلامت باکرامت رکھے

و خیرخواہی سرکار انگلشیہ کے ساتھ ابتدائے زمانہ حکومت ہندوستان سے روز روشن کی طرح ظاہر ہے۔ اور یہ امر آپ کے لئے باعث کمال نازش ہے کہ آپ کی فوج نے کبھی سرکار برطانیہ کا مقابلہ نہین کیا بلکہ ہر موقع و حال مین خیرخواہ زیر فرمان سرکار موصوف رہی ثانیاً اس امر کا دوہرانا بلکہ بار بار اظہار کرنا عمدگی سے خالی نہین ہے کہ منجملہ تمامی رئیسان خاندان شفقت کسی ایک نے آپ کی والدہ ماجدہ نواب سکندر بیگم صاحبہ مرحومہ سے کہ جن کی ملاقات میرے لئے ہنوز نہایت مسرت کا موجب ہے زیادہ راستی سے وفاداری سرکار عالیہ انگلشیہ کے ساتھ نہین کی۔

بلوہ غدر کے خوفناک وقت مین ظاہر ہے جب کہ باغیون کی فوج نے ان ممالک پر دست درازی کی بیشتر رئیس متردد و مذبذب پائے گئے۔ لیکن رئیسہ معظمہ نواب سکندر بیگم صاحبہ مرحومہ ہی تھین کہ جو نہایت جرأت و دلیری کے ساتھ ثابت قدم رہین۔ اور عنان حکومت کو نہایت استواری کے ساتھ قبضہ مین رکھکر تمامی فساد و بلوہ کو فرو کیا۔ اور اپنی مملکت مین نہ صرف افسران سرکار انگلشیہ بلکہ تمامی فواید سرکار عالیہ برطانیہ کو محفوظ رکھا۔ بلکہ وہ کمک اور وہ وفاداری سرکار موصوفہ کے ساتھ کی کہ جسکی انتہا نہین۔

آپ نے ثابت قدمی کے ساتھ اپنی والدہ ماجدہ خلد نشین کے قدم بقدم رکھا۔ افسران سرکار انگلشیہ جو اضلاع ملحقہ ریاست ہذا مین مامور ہین وہ متفق اللفظ اُس مستعدی و تندہی کو بیان کرتے ہین کہ جس کو ملازمان ریاست سرکار انگریزی اور نیز ریاست کے مفاد پر نظر رکھکر کرتے ہین اور جو زر خطیر آپ نے بھوپال ریلوے کی تیاری کے لئے حال مین مرحمت فرمایا ہے وہ اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ آپ کی خاطر مبارک مین کس درجہ ریاست کی بہبودی جاگزین ہے تین سال کے عرصہ مین ایک نیا سال بہبودی کا دار الاقبال بھوپال مین کمال خوبی کے ساتھ ظاہر ہوگا کہ جسکی بانی مبانی آپ اور نواب بیگم صاحبہ قدسیہ ہین۔

مزید براں ہوشنگ آباد کی سڑک ہے کہ جس پر ۲۲۵۰۰۰ روپیہ صرف ہوچکا ہے۔

..... روپیہ سالانہ کا صرفہ واسطے دفع وباے چیچک کے اور رعایا کو اس وبا سے محفوظ رکھنے کے لئے منظور فرمایا گیا ہے خلاصہ یہ ہے کہ یہ داستان وہ ہے جو لایق شان رئیس ہے اور جو ازدیاد محبت اور روزافزون اعزاز شاہی کا باعث ہوگا ''

اس تقریر کے بعد سرکار عالیہ نے فرمایا کہ ''میں شکر کرتی ہوں اپنے خداے پاک کا جس نے بوجہ اطاعت والی ریاست و خیرخواہی قدیم رئیس کے مجھکو حضور ملکہ معظمہ انگلستان و قیصرہ ہندوستان دام سلطنتہا سے علاوہ خطاب سابق اسٹار آف انڈیا کے ایسا خطاب دوسرا دلوایا جو ایک نشانی ہے بڑی عزت کی، اور جس میں کوئی مرد رئیس آج میرا شریک نہیں۔ بلکہ میری والدہ ماجدہ مرحومہ سے میرا رتبہ بڑھا دیا۔ اور یہ خطاب آج مجھکو ذریعہ خط محکمہ عالیہ گورنری آمد محکمہ محتشمہ ایجنسی اندور ہاتھ سے کرنل ولیم کنکیڈ صاحب بہادر پولٹیکل ایجنٹ بھوپال وغیرہ کے ملا، مجھپر اور میرے سب متوسل اور سب اولاد پر شکریہ اس قدر شناسی کا اور حفظ مرتبہ اس عزت نمایاں کا ہمیشہ تہ دل سے واجب اور لازم ہے اور میں امید کرتی ہوں کہ ہمیشہ مجھ سے اور میرے جملہ وابستگان سے ایسی ہی فرمان برداری جناب مستطاب عالی خطاب امپرس آف انڈیا دام دولتہا کی ظہور میں آوے جس سے ترقی مدارج کا استحقاق ہمیشہ کو سمجھا جاوے ''

اس خوشی میں سرکار عالیہ نے چند قیدیوں کو جن میں چند قیدی حبس دوام کے بھی تھے رہائی عطا کی ہے۔

اسکے چار ماہ بعد پھر صاحب پولٹیکل ایجنٹ بھوپال تشریف لائے اور ایک دربار کر کے تاج ہند کا تمغا پہنایا۔ اور اس کا آرڈر دستخطی خاص حضرت ملکہ معظمہ قیصرہ ہند تفویض کیا اس موقع پر ایک مختصر تقریر بھی کی، جس میں سرکار عالیہ کی تعریف تھی۔ اور اس امداد کا شکریہ تھا جس کو

سرکار عالیہ نے بصورت وقوع جنگ روس قبول کرنے کی درخواست کی تھی۔

جلسہ افتتاح ریلوے

۱۷ نومبر ۱۸۸۴ء کو افتتاح ریلوے کا جلسہ جو بھوپال سے اٹارسی تک ہے نہایت شان و شوکت کے ساتھ منعقد ہوا، اس جلسہ میں صاحب ایجنٹ نواب گورنر جنرل بہادر سنٹرل انڈیا صاحب چیف کمشنر بہادر ممالک متوسط اور اکثر صاحبان یورپین ایجنسی و رزیڈنسی اور ممالک متوسط کے سرکار عالیہ کے مہمان تھے، ایجنٹ نواب گورنر جنرل کے استقبال کی بڑی تیاریاں کی گئی تھیں چونکہ داخلہ بھوپال کا وقت بعد مغرب تھا اسلئے اسٹیشن سے کوٹھی تک سڑک پر دورویہ روشنی کی گئی تھی، آرایشی دروازے اور محرابیں نہایت عمدگی اور خوشنمائی کے ساتھ تیار کی گئی تھیں جن پر ویلکم اور خوش آمدید کے فقرات جلی قلم سے لکھے ہوئے تھے، اور سرخ و سبز لالٹینوں کی روشنی اُن فقرات پر اپنا عکس ڈال رہی تھی، پلیٹ فارم کے قریب فوج پیادہ جانب جنوب اور فوج سواران جانب مغرب صف باندھے ہوئے کھڑی تھی اس سے کسی قدر فاصلہ پر ہاتھیوں کا جلوس تھا اور اسٹیشن کے بالمقابل توپخانہ قایم کیا گیا تھا۔

اسٹیشن کا ہال خانہ جس میں جلسہ منعقد ہونے والا تھا بڑی نفاست اور خوبی سے آراستہ کیا گیا تھا، فوجی جلوس بھی موجود تھا۔ ہال خانہ کے تین حصے کئے گیے تھے، حصہ شمالی میں صاحب ایجنٹ نواب گورنر جنرل بہادر، صاحب چیف کمشنر بہادر اور دیگر یورپین اصحاب تھے اسکے برابر والے حصہ میں جو ترتیب کے لحاظ سے درمیانی حصہ تھا سرکار عالیہ رونق افروز تھیں سامنے نشان قیصری کا پرچم لہرا رہا تھا، تیسرے حصہ میں وہ خواتین تھیں جو سرکار عالیہ کے ہمراہ آئی تھیں۔

وقت معینہ پر کرنل بنرمن نے ریلوے کا افتتاح کیا، سرکار عالیہ کو مبارکباد دی، اور تمام لیڈیز

اُن کے پاس آکر جمع ہوگئین ۲۱ فیر علیا حضرت قیصرہ ہند کی سلامی کے سر ہوئے - اس کارروائی کے بعد سرکار عالیہ نے فرمایا کہ "کرنل بینرمن صاحب اور لیڈی صاحبات اور صاحبان عالیشان اور شرکاء جلسہ! مین ہزار ہزار شکر اوس مالک دوجہان کا ادا کرتی ہون جس نے میری ریاست اور فرمان روا کو سایۂ عاطفت مین جناب ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کے سرفراز فرمایا جن کے عہد دولت نے عمدہ فائدہ علوم و فنون یوروپ کا اہل ہند کو پہونچایا - اور جن کے وزراء اور روا یسراؤن اور افسرون کے حسن انتظام نے خارستان ہند کو رشک چمنستان کشمیر بنایا - جو جو عنایتین اور اتحاد کی رسمین جناب قیصرہ ہند کی طرف سے اس ریاست کی نسبت خصوصاً میری مادر مہربان (مرحومہ) نواب سکندر بیگم صاحبہ (خلد نشین) اور میرے ساتھ ظاہر ہوئین اون کا شکریہ ادا کرنے سے میری زبان قاصر ہے اور اوسکے ساتھ ہی ساتھ مین وایسرایان ہندوستان اور ایجنٹ نواب گورنر جنرل بہادران سنٹرل انڈیا اور پولیٹکل ایجنٹ صاحبان بھوپال خصوصاً کرنل اسبورن صاحب بہادر کی محبت و اخلاق و عنایت کا ذکر بھی نہین چھوڑ سکتی جو ہمیشہ میری ریاست اور میری والدہ ماجدہ مرحومہ کے ساتھ فرماتے آئے - اور جن کو مین ہمیشہ شکر گذاری کے ساتھ یاد کرتی ہون -

کرنل بینرمن صاحب بہادر! آپکے اخلاق و محبت و خوش اخلاقی کا شکریہ جس کی جگہ میرے دل مین ہے خاصتہً ضرور ہے - آپ نے جو کلمات براہ مہربانی میری نسبت فرمائے ہین اوس کا مین شکر گذار ہون اور جو مبارکباد اجرائے بھوپال اسٹیٹ ریلوے کی آپ نے مجھ کو دی اوسکو مین قبول کر کے سچے دل سے کہتی ہون کہ اس مبارکبادی و شکر گذاری کے مستحق آپ اور ڈیلی صاحب بہادر اور مسٹر گریفن صاحب بہادر ہین جن کی عمدہ صلاح سے یہ ریل بنائی گئی اور جن کے عہد مین یہ ریل جاری ہوئی ہے -

اس وقت مجھکو نہایت نامناسب اور خلاف انصاف معلوم ہوتا ہے کہ مین اپنے عزیز دوست

اور بھی خواہ ریاست کرنل کنکیڈ صاحب بہادر پولیٹکل ایجنٹ بھوپال کا شکریہ نہایت رضامندی کے ساتھ ادا کرون جنہون نے مجھ کو، اور والاجاہ امیر الملک نواب صاحب بہادر کو برابر امورات و معاملات متعلقہ ریل مین عمدہ عمدہ صلاحین دین اور ہمیشہ اس عمدہ کام کے پورا کرنے مین میرے معاون و مددگار رہے۔ الحمد للہ کہ آج سالہاسال کی محنت اور لاکھون روپیہ کے خرچ کا نتیجہ حاصل ہوا۔ اور وہ وقت آگیا کہ افتتاح بھوپال اسٹیٹ ریلوے کی رسم ادا کی جاتی ہے اور مجھ کو امید ہے کہ اس کام مین کامیابی ہوگی۔ اور جن جن منافع ترقی آمدنی ریاست کا صاحبان عالیشان بہادر نے وقت صلاح و مشورہ تیاری ریل یقین دلایا تھا پورے ہونگے خصوصًا جب اس کا سلسلہ بھیلسہ کی طرف سے ایسٹ انڈین ریلوے تک مل جاے گا تو امید ہے کہ مسافرون کو بھی زیادہ آرام ہوگا۔ اور آمدنی بھی ریل کی بڑھ جائیگی۔ مگر ان منافع و فوائد آیندہ کے سوا اس وقت بڑا نفع اور مسرت کا ذریعہ آپ لوگون کا یہان تشریف لانا ہے۔

مین نہایت خوشی سے جملہ مہمانان عزیز کا جو اس تقریب مین تشریف لائے ہین خیر مقدم کہکر شکریہ ادا کرتی ہون اور آپ جملہ صاحبان کو مبارکباد دیتی ہون اور ایک تار بہ اطلاع افتتاح ریل جناب گورنر جنرل بہادر کی خدمت مین متضمن مبارکباد بھیجتی ہون۔

مجھ کو امید ہے کہ ہمارے ہردل عزیز لارڈ رپن صاحب بہادر بہ کمال مسرت اس مبارکباد کو قبول فرمائینگے جو ان کے عہد حکومت ہندوستان کی غالبًا ایک تاریخی یادگار ہوگی۔

اب مین اپنی اس تقریر کو جناب ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کی دعاے ترقی سلطنت پر ختم کرتی ہون اور خدا کے فضل سے امید رکھتی ہون کہ جو سلسلہ اتحاد اس ریاست اور سلطنت عالیہ قیصرہ ہند کے درمیان مین ہے روز بروز مستحکم ہوتا رہے اور جو عنایتین اس ریاست کی نسبت اور خاص میرے ساتھ حضور قیصرہ ہند سے ہوتی آئی ہین ترقی پاتی رہین"

سرکار عالیہ کی تقریر کے بعد افتتاح ریلوے کی اطلاع نواب گورنر جنرل بہادر
وایسرائے ہند کو بذریعہ تار دی گئی۔

اوسی روز شب کو اس خوشی مین سرکار عالیہ کی جانب سے ڈنر تھا۔ اوسمین کرنل ہنڑسن
قایمقام ایجنٹ نواب گورنر جنرل بہادر نے مندرجہ ذیل تقریر کی۔

لیڈیز اینڈ جنٹلمین!

ہم آج ایک بڑے واقعہ کو اس ریاست کی تاریخ مین مندرج کرنے کے لئے جمع ہین اور
وہ واقعہ بھوپال ریلوے کا افتتاح ہے۔

کرنل تھامسن جس طور پر کہ یہ لائن تیار ہوئی ہے اوسکی کیفیت ہم سے بیان کرینگے
ہم یہان صرف یہ کہنا چاہتے ہین کہ دونون انجینرون نے بہ ماتحتی مسٹر جوگی کین کے کہ جن کے
اس وقت نہ موجود ہونے پر ہم کو افسوس ہے اور نیز ٹھیکداران نے اس لین کی
تکمیل مین کیسی زحمت اوٹھائی ہے۔

یہ کام بہ سبب لین گھاٹ کے جو پہاڑیون مین ہے اور دریاے نربدا کے ایک بڑی ہوشیاری
اور فن انجینری کا کمال تھا۔

سردست ہم فن انجینری کو نہین خیال کرتے بلکہ پولیٹکل اور تجارتی منفعت کو اس تمام ریل سے
دیکھنا چاہتے ہین مٹرک ریل کے بننے مین پونے اٹھاون لاکھ روپیہ کا صرفہ ہوا ہے جس مین پچاس لاکھ
روپیہ بلکہ قریب کل روپیہ کے ہر ہائی نس بیگم صاحبہ رئیسہ بھوپال نے اپنی ریاست سے دیا۔
آپ سب کو معلوم ہے کہ گورنمنٹ کے خزانہ سے کس قدر بابت تعمیرات ملک دیا جاتا ہے مگر یہ سب
روپیہ پچھلے قرضہ سے حاصل کیا جاتا ہے اور ایسے ہی دیگر ممالک کا خرچ اور نیز گورنمنٹ انڈیا کی
تیاری ریل سب قرض کی بدولت ہوتی ہے۔ لیکن آفرین ہے اس ریاست پر کہ اوس نے بغیر

طلب کرنے کسی کفالت کے پچاس لاکھ روپیہ دیدیا۔ اور ایسے ہی دوسرے رئیسون کو اس سے سیکھنا چاہیئے۔ ہرہائی نس بیگم صاحبہ نے نہایت دانائی سے اور رئیسانہ طور پر نہ صرف کفالت زر کے لینے سے انکار کیا بلکہ محض آمدنی ریل پر اصل روپیہ کی وصولی سمجھکر اس قدر مال کو صرف کیا۔ اور ہم کو امید ہے کہ حاضرین جلسہ بیگم صاحبہ کی اس توقع کے پورا ہونے پر دل سے ہمارا ساتھ دینگے۔

مین از طرف حضور وایسرائے پورے طور پر مجاز کیا گیا ہون کہ بروقت افتتاح ریل بھوپال اسٹیٹ بیگم صاحبہ کو اون کی طرف سے مبارکباد دون اور نیز اون کو یقین دلاؤن کہ بیگم صاحبہ کا حوصلہ اس مقدمہ مین گورنمنٹ کے نزدیک بالکل پسندیدہ ہے اگرچہ تمام ہند کی ریلوے اپنی آیندہ آمدنی کو ضروری اور فیروزی کی دلیل سمجھتی ہے۔

لیکن آج جو یہ ایک چھوٹی سی لاین جاری کی گئی ہے اس کا ثمرۂ منفعت آیندہ بلاشبہ دیکھنے کے قابل ہے سردست اتنا فائدہ سب پر ظاہر ہے کہ ایک زرخیز ٹکڑا پیداوار کا جو بہ سبب دریائے نربدا اور پہاڑیون کے اہالی تجارت کی نظرون سے غائب تھا اس ریل کی بدولت ایک بڑا ذریعہ آمدنی کا ہو جاے گا۔ اور جس وقت کہ یہ ریل بھیلسہ اور للت پور اور جھانسی ہوکر ریل کی بڑی شاخ مین مل جائیگی اوس وقت یہ عمدہ طبقہ سرزمین ہند کا جو گیہون اور چنے پیدا کرتا ہے تجار غلہ کو کثیر نفع دے گا اور بالآخر جب یہ لاین آگرہ مین جا ملیگی تو یہ چوتھی شاخ ریل کی غلہ کی تجارت مین ثمرہ کامل دیگی۔ جیسا کہ حضور گورنمنٹ ہند کو بلکہ تمامی کمپنی ہاے تجاریہ بمبئی کو تسلیم ہے۔

اس وقت ہم بیگم صاحبہ رئیسہ بھوپال کی صحت و سلامتی اور اس ریل کے جاری ہونے سے بہترین ثمرہ حاصل ہونے کی دعا کرتے ہین۔ انگریزی گورنمنٹ کے ساتھ ہرہائی نس نواب شاہجہان بیگم صاحبہ رئیسہ بھوپال کی خیرخواہی و اطاعت ضرب المثل ہے اور بیشک انصاف اور صاف

معاملہ اون کا متقدمین سے بڑہا ہوا ہے اس ریل کے جاری ہونے کے بعد جو کچھہ کہ نفع تجارت غلہ کو حاصل ہوگا سب سے بڑہ کر یہ ہوگا کہ یہان کی رعایا اس ریل کی بدولت اچھے طور پر خراج زمین کا ادا کر سکیگی اور سب کی حالت وکیفیت بہتر طور پر تبدیل ہوجاویگی۔

لیڈیز، اینڈ جنٹلمین! مین بیگم صاحبہ کی خیریت اوراس ریل سے عمدہ ثمرہ حاصل ہونے کی دعا کے ساتھ اپنی تقریر کو ختم کرتا ہون"

کرنل ہنڈرسن کی تقریر کے بعد کرنل ولیم کنکیڈ صاحب نے منجانب سرکار خلد مکان مہمانون کے دعوت قبول کرنے اور شریک جلسہ ہونے کا شکریہ ادا کیا پھر آنریبل مسٹر کراستھویٹ صاحب بہادرسی، بی، چیف کمشنر نے سرکار خلد مکان کی مہمان نوازی وغیرہ پر اظہار شکر گذاری فرمایا۔ کرنل تھامس صاحب نے بھی اس شاخ ریلوے کے آیندہ فوائد پر تقریر کی، اور ڈنر سے فارغ ہونے کے بعد سب نے آتشبازی کی سیر دیکھی اور دوسرے دن مختلف اوقات مین تمام مہمان سرکار عالیہ سے رخصت ہوکر واپس تشریف لے گئے

علیاحضرت قیصرہ ہند کی پنجاہ سالہ جوبلی

ہندوستان مین ملکہ معظمہ کوئن وکٹوریہ کی شاہی تقریبات مین پنجاہ سالہ جوبلی پہلی تقریب تھی جو تقریباً ہر شہر وقصبہ مین نہایت مسرت وجوش اور خلوص وعقیدت کے ساتھ منائی گئی ہندوستان کی زمین اور ہندوستانیون کے لئے یہ پہلا موقع تھا کہ سب متفقہ طور پر ایک ہی دن اپنی عزیز شہنشاہ کی تقریب دہوم دہام سے منائین۔ اس سے قبل ہندوستان کی وسیع آبادی مین کسی بادشاہ کے زمانہ سلطنت مین یقیناً ایسی تقریب جسمین رعایا کے جذبات

دلی شامل ہون کبھی منعقد نہین ہوئی تھی یہی وجہہ ہے کہ تمام ہندوستانیون نے بڑی گرمجوشی اور مسرت کے ساتھ اس تقریب کو مناکر اپنی وفاداری اور عقیدت سندی کا پورا پورا ثبوت دیا بالعموم دیسی ریاستون مین بھی یہی مسرت خیز عالم تھا۔

بھوپال مین سرکار عالیہ کو جو ارادت ہز امپریل میجسٹی کوئن وکٹوریہ قیصرۂ ہند کی ذات شاہانہ کے ساتھ تھی اُس مین ایک خاص محبت کے جذبات شامل تھے شاہی تقریبات مین نمایان ہوتے تھے۔

۱۸۸۷ء مین جب حضور ممدوحہ کی جوبلی منائے جانے کی اطلاع ملی تو سرکار عالیہ نے اپنے دار الریاست مین نہایت تزک وشان اور جوش وخلوص کے ساتھ اس جشن کو منایا۔

دو دن کی عام تعطیل دی۔ تمام سرکاری محلات اور فوجی بارکون پر چراغان کیا گیا۔ تالابون مین روشنی ہوئی آتشبازی چھوڑی گئی ایجنسی کے یورپین افسرون کو دعوت دی رعایا نے بھی اپنے اپنے مکانون اور دکانون پر روشنی کی۔ پانچ دایم الحبس اور ۱۹ میعادی قیدی رہا کئے گئے دو دایم الحبس قیدیون کی سزا مین تخفیف کی گئی۔ ایک دایمی یادگار قایم رکھنے کے لئے تالاب واقع شاہجہان آباد کا بندہ بنوایا اور جوبلی کے مبارک دن مین اوس کا سنگ بنیاد رکھا گیا فوجی قواعد اور علیا حضرت کی شاہنشاہی سلامی سر ہوئی سرکار عالیہ نے علیا حضرت ملکہ معظمہ کے حضور مین بذریعہ تار برقی تہنیت ادا کی جس کا حضور ممدوحہ نے نہایت گرمجوشی کے ساتھ شکریہ ادا کیا۔

چونکہ ہندوستان مین ۱۶ فروری کو یہ جشن منایا گیا تھا اور انگلستان مین ۲۱ جون مقرر تھی لہذا اس تاریخ کو بھی سرکار عالیہ نے عام تعطیل عنایت کی قلعہ سے سلامی سر ہوئی اور بذریعہ عرضداشت اور پیغام تار برقی مبارکباد ادا کی جس کے جواب مین بارگاہ قیصری سے

الطاف شاہانہ کا اظہار فرمایا گیا۔

آمد لارڈ رابرٹس کمانڈر انچیف افواج ہند

۲۵ فروری ۱۸۸۹ء کو ہز اکسلنسی لارڈ رابرٹس کمانڈر انچیف عساکر ہند مع چند افسران فوجی سرکار عالیہ کے مہمان ہوئے آمد کے وقت فوجی استقبال کیا گیا، سرکار عالیہ بہ نفس نفیس اسٹیشن پر استقبال کے لئے تشریف لے گئیں، اور اپنی گاڑی میں منتظر ورود رہیں، پونے چار بجے اسپیشل داخل اسٹیشن ہوا۔ اور ہز اکسلنسی سیلون سے برآمد ہو کر پہلے صاحب پولیٹکل ایجنٹ سے ملے، اور پھر مع اپنی لیڈی صاحبہ و مس صاحبہ کے گاڑی کے قریب آکر سرکار عالیہ سے ملاقات کی اس ضابطہ کی ملاقات کے بعد ہز اکسلنسی لال کوٹھی تشریف لے گئے جو صاحب محتشم الیہ کے قیام کے لئے تجویز کی گئی تھی، اور جس کو نہایت عمدگی اور سلیقہ کے ساتھ آراستہ کیا گیا تھا، معمولی دعوت کے علاوہ اسٹیٹ ڈنر بھی ہوا۔ سرکار عالیہ ڈنر کے وقت دوسرے کمرہ میں تشریف فرما تھیں۔ جب ڈنر ختم ہوا تو اپنے ہاتھ سے ہز اکسلنسی کو عطر و پان دیا دوسرے دن ہز اکسلنسی نے فوج کا معائنہ فرمایا اور اوس کی شائستگی اور قواعد وغیرہ کی تعریف کی۔

معائنہ افواج کے وقت کسی وجہ سے سرکار عالیہ پریڈ پر تشریف نہ لیجا سکی تھیں۔ لیکن سپہ سالار ریاست نے معائنہ کے متعلق اپنی مفصل عرضی [۵۱] کے ذریعہ سے کل حالات کی اطلاع دی۔

---

۵۱ امروز بنواخت ہفت گھنٹہ صبح جناب کمانڈر انچیف صاحب بہادر مع صاحبہ کلاں بہادر و دو سہ صاحبان دیگر بسواری اسپان بر پریڈ تشریف لائے، اور دیگر صاحبان و میم صاحبات بگھیوں میں سوار تھے اولاً حسب قاعدہ ہفتدہ فیر سلامی کے توپ خانہ اردلی سے سر کئے گئے بعدہ سلامی تمامی فوج کی ہوئی، پھر ممدوح الیہ جناب فوج کے بڑھے، فدوی نے کاغذ تعداد ملازمان فوج موجودہ بر پریڈ حسب قاعدہ خدمت میں جناب ممدوح کے پیش کیا، لفافہ سے نکالکر پڑھا، اور پھر لفافہ میں رکھکر اپنے آدمی کو دیکر کہا، "کوٹھی پر رکھو دینا" بعد ازاں مجھ سے

ہزاکسلنسی پریڈ پر فوج کا معائنہ کرنے کے بعد سرکار عالیہ کی ملاقات کو تاج محل پر تشریف لائے اور پھر لیڈی رابرٹس، اور مس رابرٹس سے بھی محل پر نہایت گرمجوشی کے ساتھ ملاقات ہوئی۔

تیسرے دن ہزاکسلنسی مع اپنی پارٹی کے بھوپال بٹالین کا معائنہ کرنے کے لئے سیہور گئے، اور وہاں سے واپس آکر یکم مارچ کو اوجین نہضت فرما ہوئے۔

ہزاکسلنسی لارڈ لینسڈون

۲۰ نومبر ۱۸۹۱ء کو ہزاکسلنسی لارڈ لینسڈون والیسرائے ہند کا بھوپال مین پبلک داخلہ تھا یہ پہلا موقع تھا کہ اس ریاست کو نائب السلطنت ہند کے خیر مقدم کرنے اور

بقیہ حاشیہ صفحہ ۹۶ - فرمایا تم کہاں کے باشندے ہو؟ یہاں کب سے ملازم ہو؟ مین نے اپنی ملازمت و قدامت عرض کی، پھر فرمانے لگے کہ "فوج مین گھوڑے کہان کے بھرتی ہوتے ہین"، عرض کیا کہ "اسی ملک کے میلہ جات وغیرہ سے لئے جاتے ہین"، پھر فرمایا کہ توپ خانے مین ویلر گھوڑے نہین ہوتے؟" عرض کیا کہ "وہ بھی اسی ملک کے ہوتے ہین سوارون کے گھوڑون سے مضبوط و زبردست بھرتی ہوتے ہین"، پھر بعد ملاحظہ ہر دو صف فوج کے قریب باوٹے کے تشریف لے گئے۔ اور مجھکو فرمایا کہ "تم مارچ پاسٹ دکھلاؤ گے" یعنی چکر کی سلامی۔ مین نے عرض کیا کہ سلامی چکر کی ہوگی، پھر بعد سلامی چکر کے جو کام قواعد کے مقرر کئے گئے تھے وہ شروع ہوئے، اور قواعد کی گئی، بعد ختم قواعد و سلامی اخیر کے خود فوج کی طرف بڑھے، فدوی نے افسران فوج کو جمع کر کے سلامی کرائی، فرمایا "یہ افسر ہین"، اور سب کے نام اور مدت ملازمت کا استفسار فرمایا۔ چنانچہ محمد فرید اللہ خان صاحب بخشی جنگی، و پایندہ خان صاحب کپتان، و سید رسول صاحب جیٹن، و میان محمد اسمٰعیل صاحب رسالدار میجر وغیرہ، افسران نے جواب سوال عرض کیا، صاحب بہادر ممدوح قواعد فوج کی بہت تعریف فرمانے لگے، عرض کیا گیا کہ یہ ہندوستانی فوج ہے حضور کی قدردانی ہے جو تعریف فرماتے ہین، فرمایا ہم نے ہندوستانی فوجین دیکھی ہین یہ قواعد بہت صفائی و تیزی سے ہوئی، اور مجھ سے صاحب کلان بہادر نے فرمایا کہ جب آپ قواعد لیتے تھے جناب محتشم الیہ تعریف قواعد کی فرماتے تھے کہ بہت صفائی سے کام ہوتا ہے، پھر ممدوح الیہ نے فرمایا کہ اب انکو چھٹی دو۔ اور مکرر تعریف قواعد کی کی، اور کہا کہ "ہم ملاحظہ قواعد سے بہت خوش ہوئے" پھر کوٹھی روانہ ہوئے، باقبال حضور خیریت سبطرح قواعد مین رہی اور جناب ممدوح نے تعریف کی، و خوشی خاطر ظاہر فرمائی، یہ اقبال بندگان سرکار کے۔

مورخہ بست و پنجم جمادی الثانی ۱۳۰۶ھ

اپنا مہمان بنانے کا شرف حاصل ہوا۔ اگرچہ نواب صدیق حسن خان صاحب کے انتقال سے سرکار عالیہ مغموم رہتی تھین لیکن اونہون نے نہایت سرگرمی اور حوصلہ مندی سے جس مین سلطنت برطانیہ کی عقیدت و محبت کے جذبات شامل تے ایک اعلیٰ اور وسیع پیمانہ پر مہمانداری، استقبال اور خیر مقدم کا انتظام و اہتمام کیا تھا۔

اسٹیشن سے لال کوٹھی تک اور پل پختہ سے شاہجہان آباد تک مناسب موقعون پر متعدد آرایشی دروازے اور محرابین بنائی گئی تھین۔ جن پر سرخ پھول منڈھکر کرکری کی پوشش کی گئی تھی دورویہ چوبی کٹگر تھا جو گوٹے اور کرکری سے منڈھا ہوا تھا۔ فوجی پارک کے سامنے ایک دروازہ بنایا گیا تھا جس مین قدیم و جدید وضع کے اسلحہ کی اس ترتیب سے نمایش کی گئی تھی کہ صاف طور پہول اور بیلین نظر آتی تھین۔ لال کوٹھی اگرچہ بجائے خود ایک شاندار اور خوشنما عمارت ہے لیکن اوسکے صحن مین زردوزی کا شاہی درباری شامیانہ نصب تھا۔ تمام دروازون پر ویلکم اور خیر مقدم کے فقرات اور موزون و مناسب اشعار کاٹ کر لگائے گئے تھے۔ منشی حسین خان کی سرائے سے باب شاہی تک دورویہ کیلون کے سبز درخت نصب کئے گئے تھے اور اون کے بیچ مین زنگارنگ کے پہولون اور مختلف قسم کے کروٹن کے گھملے رکھے ہوئے تھے۔

باب شاہی کے بالمقابل ایک دروازہ شیشہ کا بڑی محنت و صنعت سے تیار کیا گیا تھا اور اوسپر پہول اور بوٹے سب رنگین شیشون کے ابھرے ہوئے تہے۔ جو فیاض اور بلند حوصلہ میزبان کی خوش سلیقگی اور موجدانہ طبیعت کے رنگ کو ظاہر کر رہے تھے۔ دروازہ عالی منزل تک سرخ بانات کا فرش بچھا ہوا تھا۔ محل کے اندرونی حصہ کی آرایش بھی نہایت اعلیٰ درجہ کی تہی۔ تمام فوج ریاست باغ نوبہار کے میدان سے اسٹیشن تک نہایت انضباط کے ساتھ اپنی نئی اور زرق برق وردیون مین صف بستہ کھڑی تہی۔ اسٹیشن کے سامنے ہاتی جھوم رہے تھے جن پر مغرق جھولین پڑی ہوئی

تھین بعض پر گنگا جمنی اور نقرئی ہو و ج کسے ہوئے تھے اور بعض پر ریاست کا ماہی مراتب تھا توپ خانہ۔ مال گودام کے قریب شمالی میدان مین قایم کیا گیا تھا۔ ۲۰ نومبر کی صبح بھی بھوپال مین عجیب نورانی صبح تھی ایک طرف سرکاری طور پر یہ تمام اہتمام تھا دوسری طرف رعایاے بھوپال ہز اکسلنسی کی سواری کے اشتیاق مین ہمہ تن منتظر ہو کر سپیدہ صبح کے طلوع ہونے سے پہلے ہی رہگزرون پر جوق جوق جمع ہو گئی تھی بسرکار عالیہ اپنے جاہ وحشم کے ساتھ اسٹیشن پر استقبال کے لئے موجود تھین۔

جس وقت ہز اکسلنسی مارکویس لارڈ لینسڈون گورنر جنرل وایسرائے ہند رونق افروز ہوئے توپ خانہ سے سلامی سر ہوئی بینڈ نے خوش آمدید کا ترانہ بجایا سرکار عالیہ نے سیلون تک استقبال کیا۔ اور وہان سے آکر مہمان ومیزبان ویٹنگ روم مین تشریف لائے یہان ریاست کے سردار اور عہدہ دار پیش کئے گئے اسکے بعد جدا جدا گاڑیون پر سوار ہو کر جلوس کے ساتھ روانہ ہوئے سرکار عالیہ پل پختہ تک پہونچا کر تاج محل واپس تشریف لے گئین اور ہز اکسلنسی راستہ کی آرایش ملاحظہ فرماتے ہوئے لال کوٹھی مین تشریف فرما ہوئے۔

دوسرے دن ضابطہ کی مزاج پرسی اور ملاقاتین ہوئین شب کو اسٹیٹ ڈنر ہوا۔ سرکار عالیہ مع وزیر ریاست ڈنر کے وقت کوٹھی کے دوسرے کمرہ مین تشریف رکھتی تھین جب سب مہمان ڈنر سے فارغ ہو چکے تو سرکار عالیہ نے معزز مہمانون کے مجمع مین آکر حسب ذیل تقریر کی۔

حضور معلی القاب نواب گورنر جنرل بہادر نایب السلطنت ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کی تشریف آوری سے وہ بے انتہا مسرت حاصل ہوئی ہے جسکے بیان کے واسطے مجھ کو الفاظ نہین مل سکتے۔ نہ میری زبان مین ایسی طاقت ہے نہ میرے بیان مین اس قدر طاقت ہے کہ جس قدر جوش شکر گذاری اس احسان عظیم کا میرے دل مین موج زن ہے اوس کا ایک شمہ بھی ادا کر سکون حضور والیسراے

اور لیڈی صاحبہ عالی شان نے جو میری ناچیز دعوت کو کمال عنایت سے قبول فرمایا ہے
مین خلوص دل سے اوسکی شکر گذار ہون - اگرچہ بہ لحاظ اون خیرخواہیون، اور وفاداریون کے
جو ابتدائے آمد انگلش گورنمنٹ سے ملک ہند مین متواتر بلکہ علی الاتصال منجانب میرے
مورثون کے ظہور مین آئین، اور بہ لحاظ اون اطاعتون، اور خیرخواہیون اور وفاداریون کے جن پر
ابتدائے مسند نشینی سے آج تک مین بذات خود راسخ اور مستقل رہی مجھکو اس سے بہت پہلے
امید تھی کہ مین وہ عزت حاصل کرتی جو آج حضور وایسرائے نے اپنی تشریف آوری سے مجھکو اور
میرے اس چھوٹے ملک کو بخشی ہے - لیکن بوجہ ناصفائی راہون کے اور نہ موجود ہونے
وسائل آسانی سفر کے اوس کی نوبت نہ آئی تھی یا یون کہنا چاہیئے کہ اس عزت افزائی کا وقت
نہ آیا تھا - جو کچھہ ہو - چونکہ یہ خاص عزت افزائی حضور معلی القاب وایسرائے و گورنر جنرل
لارڈ دینسڈون صاحب بہادر نے فرمائی ہے لہذا میرے واسطے اور میرے ملک کے
باشندون کے واسطے یہ دن برائے دوام یادگار تاریخی اور حضور ممدوح کا نام نامی نقش نگین
دل رہے گا مین حضور وایسرائے کو یقین دلاتی ہون کہ یہ ایام تشریف آوری اور قیام حضور وایسرائے
قیصرہ ہند میری زندگی کے ایسے بہترین ایام سے ہین جن سے بڑھ کر کوئی دن نہین ہوسکتا۔
حضور وایسرائے نے جس روز سے عنان حکومت اس ملک وسیع الرقبہ ہند کی اپنے
ہاتھہ مین لی ہے ہر ایک معاملہ مین اس ریاست بھوپال کے جو حضور ممدوحہ کے عہد مین پیش ہوئے
خاص مہربانی سے توجہ فرمائی ہے اور مجھکو یقین کامل ہے کہ حضور معلی القاب میری رفاہ جوئی
رعایا و خیرخواہی و اطاعت شعاری و وفاداری جو ساتھہ حضور ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کے ہے مناسب
موقع پر اوسکی تصدیق بحضور ملکہ ممدوحہ فرماوینگے - نیز یہ بھی میری طرف سے التماس کرینگے کہ آپکی
فرمان بردار شاہجہان مع اپنی فوج و رعایا و ملازمان کے ہر وقت واسطے جان نثاری و بجاآوری

خدمات کے تیار ہے"

سرکار عالیہ کی تقریر کے بعد ہز اکسلنسی نے ارشاد فرمایا۔

"نواب بیگم صاحبہ، و لیڈی صاحبان، و جنٹلمین!

جو عزت کہ نواب بیگم صاحبہ نے مجھے بخشی ہے اوس کا میرے دل پر نہایت زیادہ اثر ہوا ہے کیونکہ میری نظر مین اس عزت کی اس وجہ سے اور بہی زیادہ وقعت ہے کہ مین یقین کرتا ہون کہ مین ہی پہلا وائسرائے ہون جس کو بھوپال مین نواب بیگم صاحبہ کے مہمان ہونے کی برتری حاصل ہوئی۔

نواب بیگم صاحبہ کی اس عنایت کی اسلئے مین اور بہی زیادہ قدر کرتا ہون کہ بیگم صاحبہ ممدوحہ ہنوز ایک سخت خانگی غم مین مبتلا ہین۔ اور عالم تنہائی سے باہر آنے مین بیگم صاحبہ موصوفہ کو ایک گونہ اپنی طبیعت پر زور دینا پڑا ہوگا۔

مجھکو یقین کامل تھا کہ مثل اور موقعون کے اس موقع پر بہی نواب بیگم صاحبہ جناب ملکہ معظمہ قیصرہ ہند دامت سلطنتہا کی تعظیم کے قول اور فعل کے اظہار کرنے مین جس کو بیگم صاحبہ ممدوحہ نے ایسے فصیح اور پرجوش الفاظ مین ظاہر فرمایا ہے اپنی ذاتی اور خانگی رنج و غم کے مانع نہ ہونے دیوینگی جس طور سے آج کی شب نواب بیگم صاحبہ نے جناب ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کا ذکر فرمایا ہے اوسکی اطلاع مین جناب ممدوحہ کی خدمت مین ضرور بالضرور کرونگا۔

اپنے بارہ مین مجھے اس بات سے نہایت زیادہ خوشی حاصل ہوئی کہ خود نواب بیگم صاحبہ کی زبان مبارک سے مین نے سنا کہ بیگم صاحبہ ممدوحہ کے خیال مین جو مختلف معاملات متعلق ریاست بھوپال میرے سامنے پیش ہوئے اون مین بیگم صاحبہ ممدوحہ کا لحاظ جیسا چاہیئے تھا رکھا گیا اور مین اس بات کا بیگم صاحبہ موصوفہ سے اقرار کر سکتا ہون کہ جس طور سے بیگم صاحبہ ممدوحہ نے مجھے

اس دلچسپ موقع پر پیش آئی ہین اوسکی وجہہ سے نواب بیگم صاحبہ کی جود وسنانہ وقعت سب مجھے ہے اوس کا اگر زیادہ ہونا ممکن ہے تو ہوگی۔

روساء بھوپال ہمیشہ سے وفاداری و لیاقت انتظامیہ و سخاوت و خیرات مین مشہور رہے ہین۔ نواب سکندر بیگم صاحبہ مرحومہ والدہ نواب بیگم صاحبہ حال نے جو خدمت سرکار انگلشیہ کی ایام غدر مین کی جب کہ اوس خدمت کی ازبس ضرورت تھی وہ نہ فراموش ہوئی ہے اور نہ ہوسکتی ہے اور جس خاندان سے ایسی ایسی خدمات ظہور مین آئین اوسکی بیگم صاحبہ ممدوحہ ایک لائق جانشین ہین بیگم صاحبہ موصوفہ کی کارگذاری و انتظام ریاست سے اون کا ایک عقلمند اور دانا رئیس ہونا ظاہر ہے بیگم صاحبہ موصوفہ نے بہت سے نہایت عمدہ اور مفید کامون مین اپنی فیاضانہ امداد سے اپنی ریاست کی بہبودی کو بہت بڑہایا ہے اور اس حصہ ہندوستان کے ریلوے کی ترقی مین بیگم صاحبہ نے فیاضی کے ساتھ مدد دی ہے اور نیز سڑکین بنوائین اور ہسپتال تعمیر کرائے اور باشندگان بھوپال کے لئے اچھے پانی بہم پہونچانے کا ایک نہایت عمدہ بندوبست کر دیا ہے۔ اور آج بھی نواب بیگم صاحبہ ممدوحہ نے اپنی خواہش ظاہر فرمائی ہے کہ کچھہ عرصہ ہوا اوس وقت جو بیگم صاحبہ ممدوحہ نے امداد و حفاظت سرکار قیصرہ ہند کی غرض سے اپنی جنگی فوج کا ایک حصہ سرکار انگریزی کے سپرد کرنے کے بارہ مین تحریک کی تہی اوسکی اگر گورنمنٹ عالیہ ہند پسند فرمادے تو اب کارروائی ہوسکتی ہے۔

مین چاہتا ہون کہ حاضرین جلسہ میرے ساتھ نواب بیگم صاحبہ کا جام صحت نوش کرنے اور اس امید کے اظہار کرنے مین شریک ہون کہ جو کچھ رنج و تکلیف نواب بیگم صاحبہ ممدوحہ کو پہونچ چکی ہے۔ وہ کچھہ عرصہ مین رفع ہوکر فراموش ہوجاے اور مدت دراز تک بیگم صاحبہ موصوفہ کی سلطنت قایم رہے جس سے رعایاے بھوپال کو اس قدر فائدہ پہونچا ہے اور جو گورنمنٹ عالیہ ہند کی امداد و تحسین کی مستحق ہے“

اسکے بعد مہمانون نے آتش بازی کی سیر کی جسکا انتظام کوٹھی کے احاطہ مین کیا گیا تھا۔ دوسرے دن شب کو تمام مہمان تاج محل تشریف لائے اور محل دلکشا کی جہت پر جو لب تالاب واقع ہے گنگا جمنی نقرئی اور بلوری کرسیان اون کے لیے بچھی ہوئی تھین یہان بیٹھکر اونھون نے اس پر لطف روشنی کا تماشا دیکھا۔ موتیا تالاب مین بلوری بطین کنول کے پھول اور کشتیان چھوڑی گئی تھین۔ جس مین ایسے انداز سے روشنی تھی کہ اوس کا عکس پانی کے اندر اور باہر پڑکر ایک خاص کیفیت پیدا کرتا تھا اور تمام تالاب گلزار آتشین بنا ہوا تھا۔

عالی منزل کا اندرونی حصہ روشنی کی گلکاری سے آراستہ تھا قدرتی پھولون کے ساتھ انسانی صنعت کی روشنی کے پھولون نے ایک نئی بہار پیدا کر دی تھی۔

تمام مہمانون نے روشنی کے اس پر بہار نظارہ کو دیکھکر اپنی فیاضی و عالی حوصلہ میزبان کی تعریف کی ہارننس لینسڈون نے اسکے متعلق یہ ریمارک کیا "ہمنے ایسی عمدہ روشنی ہندوستان مین کہین نہین دیکھی" "جیسی نواب بیگم صاحبہ نے ہمارے لیے بہار افزا مین کی"، ہز اکسلنسی نے دوران قیام مین سانچی ٹوپ، ہسپتال اور قلعہ کا بھی معائنہ فرمایا۔

۲۲ نومبر کو شب کا کھانا تناول کر کے اندور تشریف لے گئے ہز اکسلنسی کے دل پر جو نقش سرکار عالیہ کے اوصاف اور خیر مقدم کا قایم ہوا اوس کا اظہار اون کی اوس تقریر سے ہوتا ہے جو محتشم الیہ نے اپنے دورہ سے واپس ہونے کے بعد ٹون ہال کلکتہ مین فرمائی تھی جس کا اقتباس یہ ہے کہ "۔ مین چاہتا ہون کہ کچھ حال اپنے سفر کا بھی اسی ضمن مین بیان کرون کم سے کم چار رئیسون سے اس اثنا مین میری ملاقات ہوئی اور یہ راستی کے خلاف ہوگا اگر مین اوس گرمجوشی کی تصدیق نہ کرون کہ جس کے ساتھ اونھون نے میرا استقبال کیا اور اوس وفاشعاری اور اطاعت کی گواہی نہ دون جو اونمین موجود ہے۔

بھوپال مین ہر ہائی نس بیگم صاحبہ سے ملنے کی خوشی حاصل ہوئی اونہون نے اپنے جوہر ذاتی ذہانت وفراست اور دانائی ولیاقت سے مجھے بہت ہی متعجب کیا۔ کل مضامین وروایات متعلقہ ریاست وفاداری واطاعت کے دلیل ہین اور وہ خود سلطنت انگلشیہ کی عین راسخ دخیرخواہ واثق ہین اور باوجود خانگی رنج وملال کے جس کا گران بار اثر اونکے دل پر ابھی تک موجود ہے اونہون نے جس خلق واخلاص سے میرا استقبال کیا اوس کو مین مشکل سے بھول سکتا ہون"

سنہ ۱۸۹۲ء کے سرمائی دورہ مین ہزاکسلنسی کا گذر اسٹیشن بھوپال سے ہونے والا تھا۔ سرکار عالیہ کو جب اسکی اطلاع ہوئی تو اونہون نے ہزاکسلنسی سے خواہش کی کہ وہ اور ہاز آنرس لیڈی لینسڈون اسٹیشن پر دعوت قبول فرمائین۔

ویزاکسلنسیز نے دعوت قبول کی اور ۲۶- اکتوبر سنہ ۱۸۹۲ء کو شب کے ۸ بجے ویزاکسلنسیز گذرتے ہوئے چند گھنٹون کے لیئے اسٹیشن پر مقیم ہوئے۔ سرکار عالیہ نے اس مرتبہ بھی خاص طور پر پرتکلف خیمون مین دعوت کا انتظام کیا تھا۔ ڈنر نوش کرنے کے بعد سرکار عالیہ نے جام صحت تجویز کیا۔ جسکے جواب مین ہزاکسلنسی نے فرمایا۔

لیڈی صاحبات وجنٹلمین!

نواب بیگم صاحبہ مکرمہ نے جن شفقت آمیز الفاظ مین لیڈی لینسڈون صاحبہ کے و میرے جام صحت نوش کرنے کی تحریک کی اوس کا پورے طور سے مین شکریہ ادا نہین کر سکتا ہون۔ اس مرتبہ پھر نواب بیگم صاحبہ مکرمہ کے مہمان ہونے مین ہم کو از حد خوشی حاصل ہوئی۔ بارہ مہینے گذرے اوس وقت جو مہمانداری ومدارات ہماری ریاست بھوپال مین ہوئی تھی اوسکو ہم بھول نہین گئے۔ اور مجھکو یقین ہے کہ جو صاحبان اوسوقت ہمارے ہمراہ تھے وہ بھی نہین بھولے ہونگے۔ جب سے مین ہندوستان

مین ہون۔ کسی واقعہ نے میرے دل پراس سے زیادہ پکّا نقش نہین کیا۔ جیساکہ اس موقع پر ہوا جبکہ بہنگام دعوت شاہی نواب بیگم صاحبہ مکرمہ نے پر جوش اور چیدہ الفاظ مین گورنمنٹ عالیہ انگلشیہ کی طرف اپنی جان نثاری اور جناب ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند دامت سلطنتہا کی طرف اپنی وفاداری کا اظہار کیا اوس وقت جو وعدہ مین نے کیا تھا اوسکے بموجب نواب بیگم صاحبہ مکرمہ کی تقریر کا پورا منشاء مین نے جناب ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند کی خدمت مین پیش کیا اور اب مین بخوشی تمام اس امر کا اظہار کرسکتا ہون کہ جو خیالات نواب بیگم صاحبہ مکرمہ نے اوس وقت ظاہر کیے تھے اون کے سننے سے جناب ممدوحہ بہت خوش ہوئین۔

اس موقع پر جیسی مہربانی اور عنایات کے ساتھ نواب بیگم صاحبہ مکرمہ ہم سے پیش آئین اوس کا خاص کر مین ممنون و شکر گذار ہون کیون کہ گو جلدی کی حالت مین اس وقت ریاست بھوپال مین ہوکر ہمارا گذر ہوا۔ اور ہم زیادہ قیام یہان نہین کرسکتے تھے تاہم جونہین نواب بیگم صاحبہ مکرمہ کو اس امر کی اطلاع ہوئی کہ آج شب کو ہم یہان ہوکر گذرینگے فوراً ہی نواب بیگم صاحبہ ممدوحہ نے اس بابت اپنی خواہش ظاہر فرمائی کہ چند ہی منٹ کے لیے ہم یہان ٹھہر جائین۔ اور نواب بیگم صاحبہ مکرمہ کی مہمانداری کا دوبارہ لطف اُٹھائین۔

نواب بیگم صاحبہ نے اب پھر برسر عام اپنی وفاداری کا اظہار فرمایا ہے اور مین بخوشی تمام نواب بیگم صاحبہ مکرمہ کو اس امر کا یقین دلاتا ہون (حالانکہ اس یقین کے دلانے کی کوئی ضرورت نہین) کہ ہندوستان کے رئیسون مین ایسا کوئی نہین ہے جسکی وفاداری پر گورنمنٹ عالیہ ہند کو بہ نسبت وفاداری نواب بیگم صاحبہ مکرمہ کے زیادہ تر اعتماد کلی ہو۔ اور جب کبھی نواب بیگم صاحبہ مکرمہ کے خیال مین گورنمنٹ عالیہ ہند کی امداد نواب بیگم صاحبہ کے لیئے مفید ہوسکے تب اوس امداد و تقویت کے پہونچانے مین مجھ کو خوشی ہوگی۔ اب مین حاضرین جلسہ سے استدعا کرتا ہون کہ نواب بیگم صاحبہ مکرمہ کے جام صحت نوش

نوشش کرنے مین میرے شریک ہون اور اس خواہش مین کہ نواب بیگم صاحبہ ممدوحہ کی عمر دراز ہو اور ریاست کی بہبودی ہو۔

آمد ہز اکسلنسی لارڈ ایلگن

۴ نومبر ۱۸۹۵ء کو ہز اکسلنسی لارڈ ایلگن مع لیڈی ایلگن اور اپنی پارٹی کے بھوپال تشریف لائے۔ سرکار عالیہ نے اپنے معزز مہمان کا نہایت گرم جوشی کے ساتھ خیر مقدم کیا، اور جس طرح سابق وائسرائے کی تشریف آوری کے موقع پر اہتمام و انتظام کیا گیا تھا اوسی طرح اس وقت بھی ہوا۔

ضابطہ کی ملاقاتین ہوئین۔ شب کو اسٹیٹ ڈنر ہوا، سرکار عالیہ نے علیا حضرت قیصرۂ ہند لارڈ ایلگن کا جام صحت تجویز کیا اور ایک فصیح تقریر فرمائی جو حسب ذیل ہے:۔

”حضور وائسرائے اور لیڈی صاحبہ کے اس ملک مین رونق بخش ہونے اور میری ناچیز دعوت کے قبول کرنے سے جو عزت و مسرت مجھکو اور میرے ملک کو حاصل ہوئی ہے اوس کا بیان محال ہے“

جب سے حضور نے اس ملک ہند کی عنانِ حکومت اپنے ہاتھ مین لی ہے بوجہ موروثی ہونے اس فرمانروائی کے جو مخصوص حضور ہی کو ملی روسا و باشندگانِ ملک کی خوشنودی دوبالا ہو گئی۔ پولیٹیکل رپورٹون سے یہ امر حضور پر مخفی نہ ہوگا کہ دو سال گذشتہ سے یہ ملک موردِ آفات ہو گیا تھا۔ اولاً بوجہ کمی پیداوار و گرانی غلہ کے، رعایا کو سخت پریشانی ہوئی اور جب دوسرے ملک سے غلہ منگانے کی ضرورت پیش آئی تو مہاجنان نے نرخ تبادلہ سکہ بھوپالی ساتھ کلدار کے اس قدر بڑھا دیا کہ عـــہ سے سـہ فیصدی تک پہونچا دیا حالانکہ ہمیشہ سے اندر عـہ فیصدی کے رہتا تھا ملک کے مختلف مقامات پر ریلیف ورک وکار ہائے رفاہِ عام جاری کرنے تخم تقاوی بکثرت دینے مین نہ صرف بیشمار روپیہ صرف کرنا پڑا بلکہ تحفظ جان و مال رعایا اور نگرانی انسداد جرائم مین ایسی سخت محنت و کوشش کرنی پڑی

کہ مین نے اور میرے وزیر و ماتحت عہدہ داران نے اپنے آرام و چین کو گویا رعایا پر قربان کر دیا تاہم اطمینانی حالت نہ تھی لیکن جسوقت سے حضور والیسرائے کی تشریف آوری کی خبر اس ملک مین پہونچی خدا کے فضل سے صورت بہبود کی نظر آنے لگی خریف کی فصل اچھی ہوئی اب حضور اور لیڈی صاحبہ کے مبارک قدمون کی برکت تشریف آوری سے امید قوی ہے کہ پورے طور پر اس ملک مین سرسبزی و شادابی پھیلیگی - ربیع کی فصل اور آیندہ فصلین سب خدا کی مہربانی سے ایسی عمدہ ہونگی کہ سب کلفتین دور ہوجائینگی -

حضور عالی مین نے بھوپال، اوجین ریلوے کی تیاری مین باوجود تکلیفات مذکورہ بالا تیزی سے کام ہونے مین بدین غرض زیادہ کوشش کی تھی کہ بروقت تشریف آوری حضور کے دست مبارک سے رسم افتتاح کی ادا ہو لیکن نہایت افسوس ہے کہ باوجود تیاری کے ہنوز کام ایسی پختگی پر نہین پہونچا کہ قابل اطمینان اور لایق سواری حضور کے ہو -

چونکہ میرے دل مین جوش خیر خواہی و وفاداری برٹش گورنمنٹ کا ہمیشہ سے موجزن رہتا ہے مین نے بذریعہ تحریر مورخہ ۶ جون ۱۸۸۹ع درخواست کی تھی کہ ایک پلٹن پیدلون کی اور ایک رجمنٹ سواران کی مع ایک توپخانہ اپنی مین واسطے بجا آوری خدمات برٹش گورنمنٹ کے مرتب کرنا چاہتی ہون تاکہ بشرط ضرورت جنگ روس مین کار آمد ہو، لیکن ۹ افروری ۱۸۹۲ع مین صرف ایک رجمنٹ سواران کی تیاری کی اجازت ملی جسکو مین نے تین سال کی مدت مین مرتب کیا ہے اور مجھکو یقین ہے کہ حضور عالی بلحاظ قلت مدّت بروقت ملاحظہ اوسکی ترتیب کو پسند فرماوینگے اس بات کا بخوبی لحاظ رکھا گیا ہے کہ جہان تک ممکن ہے گھوڑے عربی اور جوان عمدہ اوس مین بھرتی کئے جاوین اب میری یہ خواہش ہے کہ نام اس رجمنٹ کا بھوپال وکٹوریہ لانسرز رکھنا قبول فرمایا جاوے -

حضور ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند کے بیشمار احسانات جو مجھپر اور میرے مورثون پر ہمیشہ سے چلے آتے ہین

اور جو عزت افزائی وقت بوقت فرمائی گئی ہے اوس کا شکریہ مین کس زبان سے ادا کرون لہذا مین اس شعر پر ختم کرتی ہون ؎

از دست زبان کہ برآید	کز عہدۂ شکرش بدر آید

مجھکو خوف ہے کہ میری طوالت تقریر سے میرے معزز مہمانون کو جو اس جلسہ دعوت مین شریک ہوئے ہین اور مجھکو اپنی عنایت کا اشکور بنایا ہے تکلیف نہ ہو، لہذا مین اپنی تقریر کو اس دعا پر کہ حضور لارڈ ایلگن صاحب بہادر، و لیڈی ایلگن صاحبہ کو اپنے خاندان کی روزافزون حکومت و دولت و عزت وجاہ و تندرستی و ہر طرح کا آرام وچین نصیب ہو اور میرے کل مہمانون کو ایسی ہی مسرت حاصل ہوتی رہے ختم کرکے جام تندرستی حضور لارڈ صاحب بہادر، و لیڈی صاحبہ کے پینے کی تحریک کرتی ہون "

ہز اکسلنسی نے اس تقریر کے جواب مین ایک معنی خیز اسپیچ دی جو حسب ذیل ہے۔

"جس گرمجوشی کے طریقہ مین آپ سب صاحبون نے ہمارا جام تندرستی نوش فرمایا ہے اوسکے ساتھ مین ہم آواز ہونے کے لیئے اوٹھتا ہون، اور جن کریمانہ الفاظ مین جام تندرستی کی تحریک فرمائی ہے اونکی نسبت مین سرکار عالیہ کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہون یہ پہلے ہی مرتبہ نہین ہے کہ سرکار عالیہ بیگم صاحبہ نے بھوپال مین ایک وائسرائے کی نہایت گرمجوشی سے خیر مقدم کیا۔ اور اوس کے جام تندرستی کے پینے کی تحریک فرمائی اور مین خیال کرتا ہون کہ ہم کو پورے طور پر یقین کرنا چاہیئے اور جو کوئی اس نام سے اور بطور قایمقام ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند کے آوے گا اوسکو بھی یقین کرنا چاہیئے کہ روسا بھوپال کی طرف سے ہمیشہ دوستانہ اور فوری مراسم خیر مقدم کے عمل مین آوینگے (نعرۂ تعریف)

اس سلسلہ مین میری یہ خواہش نہین ہے کہ کوئی حسد انگیز مثال قایم کی جاے۔ کیونکہ دیگر شاہزادگان

و روساء ہندوستان کے میرے ساتھ نہایت اخلاق سے پیش آئے لیکن اسکا علم سب کو ہے کہ روساء بھوپال کے اپنی خیر خواہیوں میں جو انگریزی راج کے ساتھ کی ہیں اون لوگون سے کسی طرح کم نہیں ہین (نعرہ تعریف) مجھ کو یقین ہے کہ یہ خیر خواہیان صرف شیرین الفاظ ہی مین ظاہر نہیں کی جاتین جیسا کہ سرکار عالیہ نے آج کی شب کہا ہے بلکہ اون کا اظہار فعل سے بھی ہوگا جیسا کہ اون کے متقدمین نے اپنے عہد مین کی ہین۔ (نعرۂ تعریف)

مین امید کرتا ہون کہ بہ لحاظ حالات وقت کے میرے دوست کرنل بارانڈور چھوڑنے پر مجبور نہ ہونگے لیکن اگر ایسا ہوا تو کوئی شک نہیں ہے کہ اون کو بھی ویسی ہی فوری مدد رئیس بھوپال سے ملے گی جیسا کہ ایک رزیڈنٹ سابق کو ملی تھی۔

لیڈی صاحبات، حضرات!

اس وقت ہمارے نزدیک یہ تعجب کی بات نہیں ہے کہ سرکار عالیہ بیگم صاحبہ نے فوری منظوری نسبت اوس تحریک کے ظاہر کی جس کو چھ سال ہوئے کہ ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند کے ساتھ شاہزادگان و روساء کی خیر خواہی معلوم ہونے کے لئے کی گئی تھی اور سرکار عالیہ نے جیسا کہ اس وقت شام کو ظاہر فرمایا ہے ایک عمدہ موقع واسطے ترتیب ایک رجمنٹ اعانت شاہی کے حاصل کیا۔ اس رجمنٹ کو اپنی اردلی مین دیکھکر مجھے بھی سرکار عالیہ کو مبارکباد دینے کا موقع ہاتھ آیا کہ یہ رجمنٹ نہایت عمدہ طریقہ پر گھوڑون اور ساز و سامان سے آراستہ ہے۔ اور کوئی شک نہیں کہ کل پریڈ پر وہ خود اپنا کام قابل اطمینان کرینگے اور یہ ظاہر کر دینگے کہ زیر نگرانی کرنل ملس اور اونکے لایق اسسٹنٹون کے جن کی وجہ سے یہ تحریک بحد سے سزاوار تحسین و آفرین ہے اس رجمنٹ کو بہت بڑا فائدہ پہونچا (سنو)

لیڈی صاحبات، حضرات!

ایک اور بھی بات ہے جو سرکار عالیہ بیگم صاحبہ کو وراثتاً پہونچی ہے وہ یہ ہے کہ روساء بھوپال ہمیشہ

سے خلقی فیاض مشہور رہے ہین اور سرکار عالیہ نے بہت وقت اور روپیہ واسطے ترقی مفید کامون کے صرف کیا ۔ مین خیال کرتا ہون کہ صرف یہی ایک موقع ہے جس پر ہم باوجود کار رفاہ عام ہونے کے افسوس کرتے ہین جس کا ذکر ہر ہائینس نے فرمایا ہے اور وہ یہ ہے کہ بوجہ کمی پیداوار کے رفاہ عام کے کامون مین لوگون کو لگانے اور اُن کیلئے خوراک مہیا کرنے کی ضرورت ہوئی اسلئے مین سرکار عالیہ کی اس امید مین شریک ہون جیسا کہ سرکار عالیہ نے اس وقت شام کو ظاہر فرمایا ہے کہ دو سالہائے گذشتہ کی خرابی فصل ساتھ عمدہ پیداوار کے مبدل ہوگی اور کاشتکاران اس حصہ ملک کے وہ فائدہ اوٹھاوینگے جو اون کو بوجہ زرخیز ہونے زمین کے ٹھیک طور پر حاصل ہون گے ۔ اور دیگر باتون مین سرکار عالیہ کے اوصاف کی حد قایم کرنا مشکل ہے ۔ یعنی کیسی رئیسہ جو اپنے ملک کی آمدنی کو رفاہ عام کے کامون مین ترقی کرنے کے لئے صرف کرتی ہین لیکن مین اس معاملہ مین ایک شرط قایم کرتا ہون وہ یہ ہے کہ ایسے کامون کو مدبری و دور اندیشی و کفایت شعاری کے ساتھ اختیار کرنا چاہیئے ۔

ایسے فوری فوائد طمع کی نظر سے دیکھے جاتے ہین جو ایک بڑے ملک کے کھل جانے سے جن کا پیداوار آسانی سے بازارون مین نہین پہونچ سکتا ہے حاصل ہوتے ہین لیکن مین خیال کرتا ہون کہ یہ بات ملحوظ رہنا چاہیئے کہ اوس فائدہ مین بجائے نقصان پہونچے گا ۔ اگر ریاست کا بھرم خطرہ مین ہو جائے اور ریاست کا بھرم آیندہ کیلئے بھی ویسا ہی ہونا چاہیئے جیسا کہ آج ہے اس بات کی بہت آرزو ہے کہ سرکار عالیہ کے نام کے ساتھ اعلیٰ درجہ کا ممکن الحصول اعزاز دیکھا جائے اور اس وجہ سے مین ایک ایسے امر کے حوالہ دینے کی جرائت کرتا ہون جو بعض اوقات نظر انداز ہو گیا ہے ۔ لیکن غالباً سرکار عالیہ اوس کو سمجھ گئی ہین اور زیر نظر رکھا ہے ۔ سرکار عالیہ نے ایک بڑے کام یعنی اوجین بھوپال ریلوے کا حوالہ دیا ہے اس کام مین سرکار عالیہ نے ایک عجب دلچسپی اختیار کی ہے کوئی شک نہین ہے کہ ملک کیلئے

یہ کام بڑے فائدہ کا ہے اور سرکار عالیہ کو وہ تمام فوائد حاصل ہون گے جن کے لحاظ سے کہ یہ کام اختیار کیا گیا تھا۔

لیڈی صاحبات، حضرات!

سرکار عالیہ نے اوس وقت شام کو اون رعایتون کا اظہار فرمایا ہے جو ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند نے عطا فرمائی ہین مجھ کو امید ہے کہ سرکار عالیہ یقین فرماوینگی کہ ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند و گورنمنٹ ہند جو قائم مقام ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کے ہے ہمیشہ اچھے کامون کی جو روساء کی جانب سے واسطے فائدہ رعایا کے ہوتے ہین خوشی سے داد دیتی ہین اور اسلیئے سرکار عالیہ کا دوبارہ شکریہ ادا کرنے کے سلسلہ مین نسبت اوس خیر مقدم کے جو ہمارے ساتھ ایک شان و شوکت کی پیشوائی مین عمل مین آیا اور واسطے اوسکے جو ہمارے لئے مہیا فرمایا۔ اور نیز واسطے اوس عظیم الشان تماشہ کے جس کو آج ہمنے شہر مین گھوم کر دیکھا ہے

مین تہ دل سے بھی امید ظاہر کرتا ہون کہ اون اعزاز سے لطف اوٹھانے کے لئے جو سرکار عالیہ کو عطا ہوئے ہین سرکار عالیہ کی عمر مین ترقی ہو اور خوش رہین۔

لیڈی صاحبات، حضرات!

مین تحریک کرتا ہون کہ آپ سب سرکار عالیہ بیگم صاحبہ بھوپال کے جام تندرستی کے پینے مین میرے ساتھ شریک ہون "

دوسرے دن صبح کو وکٹوریہ لانسرز رجمنٹ کا ریویو ملاحظہ فرمایا قلعہ کی سیر کی اور شام کو پرائیویٹ طور پر بندگان عالی جانب روانہ ہو گئے

جلسہ افتتاح بھوپال اوجین ریلوے

۱۸۹۷ء مین کرنل ڈیوڈ بار ایجنٹ نواب گورنر جنرل صاحب بہادر سنٹرل انڈیا نے بھوپال تشریف لاکر بھوپال اوجین ریلوے کا افتتاح کیا جلسہ کا انتظام واہتمام ریلوے اسٹاف نے کیا تھا سرکار عالیہ کی طرف سے لیڈیز یورپین افسران سیہور، ریلوے کے اعلیٰ عہدہ دار مدعو تھے افتتاح کے وقت سرکار عالیہ اور کرنل بار نے جو تقریرین کین وہ ذیل

مین مندرج ہین۔

تقریر سرکار عالیہ

الحمد للہ کہ آج نہایت خوشی کا دن ہے کہ بعد اجراے اسٹیٹ ریلوے بھوپال جو ۱۸۸۴ء مین جاری ہوئی تھی۔ یہ دوسری لائن اوجین بھوپال ریلوے جاری ہوئی۔ یہ سب نتایج اقبال ہندی و سرپرستی حضور ملکہ معظمہ انگلستان و قیصرہ ہندوستان دام اقبالہا کے ہین جو بعد اوسکے بھی انصرام و انجام اوس کا اس چھوٹی ریاست سے بہ عہد میمنت مہد جناب معلی القاب لارڈ ایلگن صاحب بہادر گورنر جنرل و وایسرائے کشور ہند و صاحب والاشان کرنل بار صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل و میجر میڈ صاحب بہادر پولیٹکل ایجنٹ بھوپال کے آج تاریخ چوتھی جنوری ۱۸۹۷ء کو ہوا جس سے از دیاد ترقی تجارت و آسایش مسافران و آبادی ملک و انتفاع ریاست کی بہتر امید کیجاتی ہے مین اس عنایت و اخلاق کرنل بار صاحب بہادر ممدوح کی جو بوفور مہربانی جناب محتشم الیہ نے میرے اس جلسہ مسرت کو قبول و منظور فرماکر رونق بخشی از تہ دل شکر گذار ہون اور مسٹر شیرین صاحب بہادر چیف انجینیر ریلوے کا جنہون نے تیاری ریلوے مین عمدہ کارروائی کی اور بہ کفایت و عجلت اس کام کو انجام دیا کہ منافع اوس کا اوس ہی سال سے آنا شروع ہوگیا بخلاف سابق اسٹیٹ ریلوے بھوپال کے کہ ۹ سال تک اوس کے منافع کا ایک حبہ بھی وصول نہین ہوا سچے دل سے شکریہ ادا کرتی ہون۔ اور میجر میڈ صاحب بہادر پولیٹکل ایجنٹ بھوپال اور میم صاحبہ صاحب موصوف کی مین نہایت شکر گذار ہون کہ بہ کمال مہربانی صاحب بہادر موصوف و میم صاحبہ نے توجہ و تکلیف کر کے جملہ انتظام و اہتمام اس تقریب کا بوجہ احسن فرمایا سپس جملہ صاحبان بہادر و لیڈیون کے خیر مقدم کا جو اس تقریب مین تشریف لائے اور مسرور فرمایا۔ بہت خوشی کے ساتھ شکریہ ادا کر کے اپنی اس تقریر کو بہ دعاے ترقی سلطنت جناب ملکہ معظمہ کے جن کو

مین بجاے اپنی والدہ ماجدہ کے سمجھتی ہون ختم کرتی ہون خداوندکریم کے فضل وکرم سے امید ہے
کہ حضور قیصرہ ہند کی جو عنایات خسروانہ اس ریاست اور میرے حال پر ہمیشہ سے مبذول ہین
بیش ازبیش مادام الحیات میرے مرعی ومشمول رہینگی۔
اب ایجنٹ گورنرجنرل صاحب بہادر سنٹرل انڈیا براہ مہربانی مع دیگر صاحبان بہادر
وسیم صاحبات ریل کو افتتاح فرمائین۔

اسپیچ صاحب ایجنٹ گورنرجنرل سنٹرل انڈیا

نواب بیگم صاحبہ، لیڈیز، وجنٹلمین!

قبل اسکے کہ حسب فرمایش نواب بیگم صاحبہ اوجین بھوپال ریلوے کا حصہ ریاست بھوپال
کھولا جاے مین چاہتا ہون کہ چند الفاظ اس تقریب کی کیفیت مین بیان کرون جو آج ادا ہوگی
یہ ریلوے دراصل ماہ۔ اپریل سنہ گذشتہ مین تیار ہوگئی تھی مگر صرف اس سبب سے کہ مین نے موسم گرما
مین رسم افتتاح ریلوے کرنے مین تکلیف ظاہر کی تھی نواب بیگم صاحبہ نے براہ مہربانی اس تقریب
کو زیادہ مناسب موسم مین ادا کیا جانا منظور فرمایا تھا اور مجھ کو اس کی خوشی ہے کہ اس سال اول
ہی دفعہ بہ کار منصبی بھوپال آنے سے نواب بیگم صاحبہ کی اس تمنا برآری اور ادن کے ساتھ لائن
جدید مین اول بار سفر کرنے کا موقع ملا ہے۔
نواب بیگم صاحبہ ادن روساء ہند مین سے ہین جنہون نے سب سے اول توسیع ریلوے کے
فوائد کو تسلیم فرمایا ہے۔ بھوپال اسٹیٹ ریلوے اٹارسی سے بھوپال تک سنہ ۱۸۸۴ع مین طیار ہوئی
اور یہ کام زرکثیر کا تھا کیونکہ اس مین دریاے نربدا کا پل ہوشنگ آباد کے مقام پر بنانے ہی کا بڑا
کام نہین تھا بلکہ دندیا چل کی چڑہائی پر پہاڑ کی کٹائی کا بھاری کام تھا جیسا کہ نواب بیگم صاحبہ نے

فرمایا۔ اس ریلوے لائن سے اگرچہ چند سال تک کچھ منافع نہ ملا مگر در اصل اس کو انڈین مڈلینڈ ریلوے کے سلسلہ عظیم کی بنیاد سمجھنا چاہیئے جو اب سنٹرل انڈیا ایجنسی کے اس قدر زیادہ حصہ مین ہو کر جاتی ہے یعنی آگرہ سے گوالیار، جھانسی، بھوپال ہو کر اٹارسی تک اور اوسکی شاخین جھانسی سے کانپور، اور مانک پور اور بھوپال سے اوجین تک جاری ہین۔

لیڈیز، وجنٹلمین! مجھ کو یقین ہے کہ آپ سب نواب بیگم صاحبہ کو تہ دل سے اس عظیم ریلوے کے اس آخر ٹکڑہ کے تیار ہو جانے کی مبارکباد دینے مین میرے شریک ہونگے اور اس امید کے اظہار مین بھی شرکت کرینگے کہ بیگم صاحبہ موصوفہ نے سنٹرل انڈیا کی ریلوے کی توسیع مین جس حوصلہ مندی کا اظہار کیا ہے اس کا جیسا کہ چاہیئے عوض ملے اور یہ عوض صرف یہی نہین کہ جو روپیہ اس مین نواب بیگم صاحبہ نے لگایا ہے اوسکی عمدہ آمدنی ہو بلکہ ریاست اور رعایا کو اس سے لازمی فوائد یعنی آمد و رفت کی آسانی، تجارت کی ترقی اور سب سے بڑا فائدہ آسانی تقسیم غلہ خرد لی ایسے تنگ وقت مین جو امسال پیش نظر ہے پہونچے نواب بیگم صاحبہ نے احسان مندانہ الفاظ مین مسٹر شیرمین صاحب بہادر کے کام کا اظہار کیا ہے جو اوجین بھوپال ریلوے کی تیاری کی تجویز کے روز اول سے اوسکے کام ختم ہونے تک انجینیر انچیف رہے ہین۔ مین بھی چاہتا ہون کہ مسٹر شیرمین صاحب بہادر اور اون سب کا جنہون نے اون کے ساتھ اس لائن پر کام کیا ہے شکریہ اور مبارکباد ادا کرون۔

ریلوے کا سفر آج کل ایسا عام ہو رہا ہے کہ اوسکے بنانے کی ہنرمندانہ تجاویز نگرانی کی فکر اور ریلوے لائن کی تیاری کی محنت اور ہزارون قسم کی مشکلات تفکرات اور اون لوگون کی جوابدہی کا جو ایسے کام کو کرتے ہین اور جس کو مسٹر شیرمین صاحب بہادر نے ایسی کامیابی کے ساتھ پورا کیا ہے انسان واجبی احسان ماننا اور قدر کرنا بھول جاتا ہے۔

نواب بیگم صاحبہ! مین اپنے اور آپ کے جملہ مہمانون کی جانب سے اون الفاظ وفاداری کی جن مین آپ نے حضرت ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند کا ذکر کیا ہے پوری داد دیتا ہون۔ ہم سب واقف ہین اور ہمارا دل گواہی دیتا ہے کہ جو کچھ آپنے فرمایا خلوص اور صدق دلی کے ساتھ کہا ہے۔ اور اس کام کو اور نیز دیگر کامون کے کرنے مین جو شوق و حوصلہ اور استقلال نواب بیگم صاحبہ کی طرف سے ظہور پذیر ہوا ہے اوس کا باعث جوش اور کمال وفاداری اور جان نثاری فرمان روا مہربان کی ملکہ معظمہ انگلستان اور قیصرۂ ہندوستان کے ساتھ ہے جو کل حصص دنیا مین اپنی رعایا کی مادر مہربان ہین۔

لیڈیز، و جنٹلمین! اب مین اوجین بھوپال ریلوے کا افتتاح کرتا ہون اور چاہتا ہون کہ آپ اس موقع پر نواب بیگم صاحبہ رئیسہ بھوپال کی تندرستی اور اون کی ریلوے کی کامیابی اور سرسبزی کا جام نوش فرمائین"

۲ بجے دن کو بذریعہ اسپشل ٹرین کرنل بار، سرکار عالیہ اور جملہ مہمان ٹی پارٹی مین شرکت کی غرض سے سیہور گئے منجانب ریاست اسٹیشن سیہور پر فقرا اور غربا کو خیرات تقسیم کی گئی ملازمان ریلوے کو سرکار عالیہ نے انعام عطا کیا اور ایک کتب خانہ اون کے لئے مرحمت فرمایا۔

ڈائمنڈ یعنی شصت سالہ جوبلی

سنہ ۱۸۹۷ء مین جس جوش و عقیدت سے عزیز و شفیق ملکہ کی تمام ہندوستان مین ڈائمنڈ جوبلی منائی گئی وہ ہندوستان کی تاریخ مین ہمیشہ یادگار رہے گی۔

بھوپال مین ۲۲ جون کو جو اس مبارک تقریب کی تاریخ تھی ایک عام مسرت چھائی ہوئی تھی سرکار عالیہ نے وسیع پیمانہ پر اس جشن کا اہتمام کیا تھا علی الصباح توپ خانہ، اور قلعہ سے شاہی سلامی سر کی گئی ۵ بجے شام کو جم خانہ ہوا۔ شب کو تمام شہر چراغان بنا ہوا تھا ہر جگہ شادیانے بج رہے تھے

بہت سے قیدیون کی رہائی کی گئی - اور سزاؤن مین تخفیف ہوئی - شہر و مفصلات مین غربا کو غلہ تقسیم ہوا - مدرسہ وکٹوریہ کی لڑکیون کو سرکار عالیہ نے اپنے سامنے محل مین مدعو کر کے جوڑے پہنائے ملازمون کو انعام دیا گیا -

۸ جولائی کو سرکار عالیہ نے صاحبان یورپین کو ڈنر دیا - کہانے کے بعد سرکار عالیہ نے علیاحضرت کا جام صحت تجویز کرتے ہوئے کہا -

صاحبان ! آج مین نے آپ لوگون کو اسلئے تکلیف دی ہے کہ آپ میری اس خوشی مین شریک ہون جو بہ سبب جشن جلوس شصت سالہ ملکہ معظمہ دامت سلطنتہا کے سب ہندوستانیون کو عموماً اور مجھ کو خصوصاً حاصل ہوئی ہے - میری خصوصیت اس وجہ سے ہے کہ مین جناب ملکہ معظمہ کے عہد سلطنت مین پیدا ہوئی - اور مسند ریاست پر بیٹھی اور عزت کرون آف انڈیا ئیں ولاور اعظم طبقہ اعلائے ستارہ ہند کی پائی اور معزالیہا میری ہی جنس مین سے ہین - اگرچہ مجھ کو جناب ممدوحہ کی دولت ملازمت حاصل نہین ہے لیکن بے دیکھے مجھ کو وہ محبت اون کے ساتھ ہے جو بیٹی کو اپنی والدہ کے ساتھ ہوتی ہے جناب ممدوحہ کی شفقت مادرانہ مجھ پر ہمیشہ مبذول رہی ہے اور اس باعث سے مین سمجھتی ہون کہ گویا میری والدہ مرحومہ نواب سکندر بیگم صاحبہ کے سایۂ عاطفت مین میری زندگی بسر ہوتی ہے -

یون تو تمام اہل ہند ملکہ معظمہ کے مطیع اور فرمان بردار ہین مگر مین صرف اون کی اطاعت ہی نہین کرتی ہون بلکہ اون سے دخترانہ محبت رکھتی ہون - اس عہد سلطنت کی خوبیان احاطہ بیان سے باہر ہین - تواریخ کے دیکھنے والون کو بخوبی معلوم ہوگا کہ اسباب راحت جو اس دور مین موجود ہین - علوم و فنون و تجارت کو اس عہد مین جو ترقی ہوئی ، امن خلائق جو آج ہے وہ زمانہ ماضیہ مین نہ تھی - مین آج کی دعوت جوبلی کے مسعود دن مین کرتی لیکن اوس روز ہر شخص کا گھر عشرت گاہ تھا -

علاوہ اسکے انگلستان کے لوگ اب تک خوشیاں کر رہے ہین۔ پھر مین کیون زمانہ مسرت کو تنگ کرتی۔

مین دعا کرتی ہون اور آپ سب میری دعا مین شریک ہون کہ اللہ تعالیٰ قیصرہ ہند ملکہ وکٹوریہ کو صدو شصت سال کی عمر عطا کرے اور اس دعا کے ساتھ آپ جام صحت نوش فرمائین"

سرکار عالیہ کی تقریر کے بعد نواب مولوی عبدالجبار خان صاحب وزیر ریاست نے مہمانون کا جام صحت تجویز کیا۔ اور اپنی تقریر مین علیا حضرت کے اون الطاف خسروانہ کا جو عامہ رعایا پر مبذول فرمائے گئے ذکر کیا۔

ان دونون تقریرون کے بعد کپتان میو ہارچ پولیٹکل ایجنٹ نے حسب ذیل اسپیچ دی۔

لیڈی صاحبات، وجنٹلمین!

اس شاندار تقریر سے جو ابھی نواب بیگم صاحبہ بھوپال کی زبان سے سنی آپ کو اون کی فصاحت بیانی، اور اون کی خیر خواہی کا کامل ثبوت مل گیا ہوگا۔ لیکن وہ لوگ جو نواب بیگم صاحبہ کے ساتھ بے تکلفانہ مراسم رکھتے ہین۔ آپ سے بیان کر سکتے ہین کہ علاوہ فصاحت اور خیر خواہی کے اونمین اور اعلیٰ اوصاف بھی ہین نواب بیگم صاحبہ کی مہمان نوازی ایسی زبان زد عام ہے کہ وہ مہر بیان کی محتاج نہین۔ کیونکہ اس کا تجربہ ہر شخص کو جو بھوپال آتا ہے ہوجاتا ہے۔ چاہے آنے والے حضور والیسرائے ہون، چاہے کوئی ممتاز مسافر، چاہے پولیٹکل ایجنٹ، چاہے کوئی نحیف وہ محتاج ہو اور اگر یہ قحط برابر قایم رہا تو مین کہہ سکتا ہون کہ ہماری جو حالت نہ ہوجائے کم ہے۔

نواب بیگم صاحبہ کی رحمدلی، اور فیاضی اون کی زندگی مین روزانہ اس طور پر ظاہر ہوتی رہتی ہے کہ وہ اپنے وزیر کی دل سے تائید کرتی ہین۔ جن کے انتظام کی ابتدائی حالت سے آیندہ کے لئے نہایت بڑی امیدین پیدا ہوچلی ہین پولیٹکل ایجنٹ کے ساتھ بہت مستعدی سے موافقت فرمائی

ہین اور اپنے ملازمین اور رعایا اور اون بیچارے تشنگان قحط پر جو دور دراز مقامات سے بھوپال کو یہ قوی امید لگا کر جس مین کبھی ناکامی نہین ہوتی آتے ہین کہ بیگم صاحبہ کی خیرات اون کی مصیبتون کو دور کرے گی۔ مستقل عنایت و مہربانیان کرتی ہین حضور وایسرائے جب دو برس ہوئے بھوپال کو تشریف لائے تھے اونھون نے بیگم صاحبہ کے زمانہ غدر کی خیرخواہی کا تذکرہ فرمایا اور ہم لوگون کو یاد دلایا تھا کہ اوس فساد عظیم کے زمانہ مین جن لوگون نے بیگم صاحبہ کے یہان آکر پناہ لی تھی اون کو اپنی حفاظت کا یقین کامل ہو گیا تھا۔ مین اس سے آگے بڑھتا ہون اور کہتا ہون کہ ہر حالت مین ہندوستان بھر مین میرے نزدیک سوائے بھوپال کے کوئی ایسی جگہہ نہین ہے جہان مین رہنا چاہتا ہون اور مجھ کو یقین ہے کہ آپ سب میرے اِن خیالات کا اعادہ کرینگے۔ اب مین بیگم صاحبہ کا جام صحت تجویز کرتا ہون۔"

چیمبرس آف کلکتہ نے اس موقع پر ڈائمنڈ جوبلی کی یادگار مین ملکہ معظمہ کے مجسمہ (اسٹیچو) تیار کرانے کے لیے جو فنڈ قایم کیا تھا سرکار عالیہ نے اوس مین بھی چندہ دیا اور مبارکباد کا خریطہ ارسال کیا۔

آمد ہزاکسلنسی لارڈ کرزن ۲۵ نومبر ۱۸۹۹ء کو ہزاکسلنسی لارڈ کرزن تشریف فرمائے بھوپال ہوئے استقبال دعوت، روشنی و آتشبازی کی تیاریان بڑے وسیع پیمانہ پر تھین۔ ڈنر پر جو تقریرین سرکار عالیہ اور ہزاکسلنسی نے کین وہ ذیل مین مندرج ہین۔

تقریر سرکار عالیہ

حضور وایسرائے صاحب بہادر، و لیڈی صاحبہ، و لیڈی صاحبات و صاحبان عالیشان بہادر!

بلاخوف تردید مین کہہ سکتی ہون کہ اس وسیع مملکت ہندوستان مین آج کی شب مجھ سے زیادہ کوئی خوش نصیب اور مورد نوازش شاہانہ نہین ہے کیون کہ ہردل عزیز ہماری حضور ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند دامت سلطنتہا کے قایممقام جناب معلی القاب لارڈ کرزن صاحب اور جناب لیڈی کرزن صاحبہ اس وقت میرے مہمان ہین اون کی تشریف آوری سے جس قدر مسرت وعزت مجھ کو اور میری رعایا کو حاصل ہوئی ہے اوسکے اظہار سے زبان قاصر ہے میری اس بے حقیقت ریاست کو یہ امر نہایت افتخار کا باعث ہوا کہ حضور ممدوح نے پہلے پہل مجھ کو سرکاری طور پر اپنے خیر مقدم کا موقع مرحمت فرمایا جس کا مین تہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہون۔

حضور پر مخفی نہ ہوگا کہ میرے بزرگ ہمیشہ برٹش گورنمنٹ کے دلی خیر خواہ تھے۔ اور جب سے کہ مین جانشین ہوئی ہون میرا کوئی حوصلہ اس سے بڑھکر نہین ہے کہ گورنمنٹ عالیہ کی خیر خواہی اور جان نثاری مین اپنے بزرگون پر سبقت حاصل کرون۔ چنانچہ رجمنٹ اعانت شاہی کو اس امید سے مین نے قایم کیا ہے کہ ریاست کے باشندے تربیت پاکر اس قابل ہوجائین کہ عندالضرورت وہ سرکار انگریزی کے کام مین آئین اور ناموری حاصل کرین۔ میری رعایا کیا مسلمان کیا ہندو برٹش گورنمنٹ کے تمام تر تابعدار اور فرمان بردار ہین سچ تو یہ ہے کہ کوئی مسلمان باایمان جو اپنے قواعد مذہبی کا سچا پابند ہے و بانتاً اپنے بادشاہِ وقت کا غیر مطیع نہین ہوسکتا یہ قابل گزارش ہے کہ تقریباً دو سال کا عرصہ گذرا کہ مین نے بھوپالی "سکہ" کو اوٹھا دیا۔ اور اب بجائے اوس کے برٹش روپیہ اس ریاست کا سکہ ہے۔ اس کارروائی سے کئی دقتین مٹ گیئن۔ اور کاروبار مین آسانی ہوئی۔

یہ بھی عرض کے لایق ہے کہ اگست ۱۸۹۸ء سے قواعد اسلحہ اس ریاست مین جاری کردئے گئے ہین۔ اس سے غرض یہ ہے کہ جرائم پیشہ و مشتبہ و بداطوار لوگون کے قبضہ مین اسلحہ نہ رہنے پائین

تاکہ وہ ریاست ہٰذا یا مقام سرحدی مین فساد نہ کرسکین - ورنہ اس سے یہ مراد نہین ہے کہ خواص یا عوام اپنے جان مال کی حفاظت پر قادر نہ ہون -

حضور عالی! کئی سال کی متواتر کمی پیداوار کی وجہہ سے رعایا کی حالت سقیم ہوگئی ہے اگرچہ گذشتہ دو سال فصل موافق تھی لیکن ہنوز اوسکی حالت پورے طور پر درست نہین ہوئی تھی کہ پھر اس سال کمی بارش کی شکایت پیش ہے -

رازق العباد اون کے حال پر رحم فرمائے اگر بھاوٹ برس گئی تو قحط کا خدشہ انشاء اللہ رفع ہو جائے گا -

مین دوبارہ عرض کرنے کی اجازت چاہتی ہون کہ حضور وایسرائے اور اون کی لیڈی صاحبہ محترمہ کے رونق افروز ہونے کے باعث سے مجھ کو غایت درجہ کا افتخار حاصل ہوا - اون کو مجھ سے بڑھ کر میزبان بہت ملینگے مگر مجھ کو اون کے جیسے مہمان نصیب سے ملتے ہین -

میری دعا یہ ہے کہ جناب ملکہ محتشمہ قیصرہ ہند دیرگاہ سلامت باکرامت رہین - اور جناب لارڈ کرزن صاحب بہادر اور اون کی لیڈی صاحبہ ہمیشہ صحیح و تندرست رہین اور اس ملک کی ترقی و بہبودگی کی طرف توجہہ مبذول فرمائین - آمین -

قبل اسکے کہ مین اپنی تقریر ختم کردن مجھ پر واجب ہے کہ مین اپنے معزز مہمانون کا جنہون نے ازراہ وفور عنایت و کرم میری مخلصانہ دعوت کو قبول فرمایا ہے شکر و احسان ادا کرون اب میری استدعاء ہے اور مین تحریک کرتی ہون کہ آپ گرمجوشی سے جام صحت جناب وایسرائے صاحب بہادر اور جناب لیڈی صاحبہ کا نوش فرماوین اور مخلصہ کو ممنون کرین -

اس تقریر کے بعد ہز اکسلنسی حضور وایسرائے و گورنر جنرل بہادر نے اس طرح ارشاد فرمایا -

یور ہائینس لیڈیز و جنٹلمین! سرکار عالیہ بیگم صاحبہ کو جنکی مہمانی کی مسرت آجکی رات ہم سبکو حاصل ہے فصیح البیانی

کی جو صفت واضح قدرت سے عطا ہوئی ہے وہ اون کی فیاضانہ مہمان نوازی کی صفت سے کچھ کم نہین ہے۔ اونہون نے میرے اور لیڈی کرزن صاحبہ کے جام تندرستی تجویز فرمانے مین جن محبت آمیز الفاظ کا استعمال فرمایا ہے وہ ایک ممتاز ہندوستانی ریاست مین ہمارے پہلے پہل سرکاری دورہ کرنے کی یاد کو ہمیشہ زندہ رکھے گا۔

مجھے اس بات کے خیال کرنے سے بہت اطمینان ہوتا ہے کہ جس خاص ریاست نے ہمارے ساتھ ایسا برتاو کیا ہے اوسکی فرمان روا وہ رئیسہ ہین جنہون نے اوس خاندانی روش کے برقرار رکھنے کے علاوہ جو تاج برطانیہ کے ساتھ اون کی والدہ ماجدہ کے وفادارانہ برتاؤ سے ممتاز ہوگئی ہے۔ اپنے تیس سال سے زائد کے زمانہ حکومت مین بہ لحاظ ایک ایسے طرز انتظام کے شہرت حاصل کی ہے جو روشن خیالی اور خلق اللہ کی ہواخواہی پر مبنی ہے۔

اگر الفاظات حیثیت سے فرائض حکمرانی ایک عورت کے ہاتھ مین آجاوین تو یہ کوئی ضروری اور لازمی بات نہین ہے کہ عنان حکومت ضعیف اور متلون مزاج اشخاص کے سپرد ہوجائے اس امر کا ثبوت ہمارے اپنے پیارے بادشاہ حضور ملکہ معظمہ قیصرہ ہند دامت سلطنتہا کے حالات زندگی سے مل سکتا ہے نہ ہم ایسے نادر حالت معاملات کا نمونہ اگرچہ اوس سے کسی قدر مختصر درجہ پر ہو۔ ان دونون بیگمات کے حالات مین جن دونون نے نصف صدی سے زیادہ ریاست بھوپال پر حکومت کی ہے پانے سے ناکام رہ سکتے ہین۔

سرکار عالیہ کی والدہ ماجدہ جیسا کہ مین لکھ چکا ہون نہ تنہا اپنی وفاداری گورنمنٹ کے لحاظ سے مشہور تھین۔ بلکہ وہ ایک قابل حکمران کی حیثیت سے ممتاز رہی ہین۔

اسی طرح بیگم صاحبہ حال کا زمانہ حکومت انتظامی عقل اور ذاتی فیاضی کے بہت سے کامون کے لیے یادگار رہے گا علاوہ اس کے اوس تقریر سے جو اونہون نے ابھی فرمائی ہے مین یہ امر نہایت

مسرت سے استنباط کرتا ہون کہ اون کو اپنی رعایا کی فلاح وبہبودی سے جو سرگرم دلچسپی رہی ہے وہ کچھ بھی ختم نہین ہوئی بلکہ وہ اب بھی اونکے فائدہ رسانی کی تجاویز سوچتی اور اون پر عمل کرتی رہتی ہین - اور یہ ایک ایسی بات ہے جو اون کی ریاست کی خوش حالی کا سبب ہوگی - مین دوشنبہ کے دن صبح کو اوس رسالہ کے دیکھنے کی خوشی حاصل کرنے والا ہون جو بیگم صاحبہ نے اعانت شاہی کی غرض سے مرتب کرکے حضور ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند کے نام سے منسوب فرمایا ہے بیگم صاحبہ کو اس فوج کے ساتھ ایسی توجہ رہتی ہے کہ گویا وہ خود اوس کی سپہ سالار ہین - اور مین یہ سنکر مسرور ہون کہ اونھون نے اضافہ تنخواہ کے ذریعہ سے لوگون کو اوس رسالہ مین داخل ہونے کی ترغیب اور حوصلہ دلایا ہے -

مین ریاست ہاے ہندوستانی مین دیسی سکون کی تبدیلی اور اوسکی جگہہ برطانیہ کے یکسان اور مستقل سکہ کے جاری کئے جانے کو بہت دلچسپی کی نظر سے دیکھتا ہون ۱۸۹۷ء مین اس کارروائی کے کردینے سے سرکار عالیہ اس تحریک کی رہنما ہوئی ہین - جس مین میرا یقین ہے کہ وہ بہت مقصد بائینگی اور جو ایک ایسی تحریک ہے جو بلاشبہ تمام لوگون کے تجارتی فائدہ کا باعث ہوگی -

اسی طرح بیگم صاحبہ نے اون بدمعاشون اور جرائم پیشہ لوگون کی نگرانی مین بھی اپنی ہوشیاری ثابت کی ہے - جو اس وقت بھی ہندوستان مین وقتاً فوقتاً ہر ایک قحط وگرانی کے زمانہ مین سر اوٹھاتے ہین اور اپنے مذموم پیشہ قزاقی کے تازہ کرنے مین دریغ نہین کرتے -

پہلی جانچ ایک بارآئین ریاست کی یہ ہے کہ وہ اپنی رعایا کی حفاظت جان ومال کا لحاظ رکھے اور یہ ڈاکو ایک بلاے عام ہین جن پر کبھی کسی ریاست کو رحم نہ کرنا چاہئے اگرچہ جیسا کہ بیگم صاحبہ نے فرمایا ہے کہ زراعتی حالت تشویش سے خالی نہین ہے - لیکن یہ بات بھوپال آکر معلوم ہونے سے میری بڑی خوشی کا باعث ہوئی ہے کہ اس حصہ ملک کے اسباب اون حصہ جات ملک کے

حالات سے بچتے ہین جن مین کہ مین دورہ کر آیا ہون۔

انسانی چہرون اور مردہ مویشیون کا دیکھنا ایک نہایت تکلیف دہ تجربہ ہے۔ اس دعا مین کہ بیگم صاحبہ کی ریاست ان دونون آفات سے محفوظ رہے اور خداوند عالم اون کی رعایا پر رحم فرمائے ہم آواز ہوتا ہون۔ آخر مین مجھے صرف اون دوستانہ اور پُر التفات خوشیون کا شکریہ ادا کرنا ہے جو بیگم صاحبہ نے لیڈی کرزن صاحبہ اور میری بابت ظاہر فرمائی ہین اور اس بات کا یقین دلانا ہے کہ ہم اپنی اس پوری شاہانہ مدارات کو کبھی فراموش نہ کرینگے۔ جو اس ریاست مین عمل مین آئی ہے۔

اب مین تمام لیڈی صاحبات اور جنٹلمینون سے جو اس میز کے گرد موجود ہین اور جو کل ہمارے سرکار عالیہ کی دریا دلانہ مہمان نوازی سے متمتع ہوئے ہین درخواست کرتا ہون کہ بیگم صاحبہ کی درازی عمر اور خوش اقبالی کا جام نوش فرمائین۔

باب ششم

سفر امصار، درباروں میں شرکت اور خطابات

سرکار عالیہ حکمرانی ریاست سے قبل سرکار خلد نشین کے ہمراہ جبل پور، الہ آباد اور آگرہ کے درباروں میں شریک ہوئی تھیں - بنارس، جونپور، فیض آباد، کانپور، لکھنو، دہلی، متھرا، جے پور وغیرہ کی سیاحت میں بھی ساتھ تھیں - لیکن ان سفروں اور درباروں کے حالات کا جوں کہ کوئی اہم تعلق سرکار عالیہ کی ذات یا حکومت سے نہیں ہے اور وہ سب سرکار خلد نشین کی لائف اور تاریخ تاج الاقبال میں بالصراحت مندرج ہیں - اسلئے اس سلسلہ میں اون کا تذکرہ کرنا غیر ضروری ہے - صرف اونہیں سفروں، اور درباروں کی شرکت کے حالات کو بیان کیا جاتا ہے جن کا تعلق سرکار عالیہ کی ذات یا حکومت سے ہے -

سفر کلکتہ مسند نشینی سے ایک سال بعد ہی یعنی ۱۲۸۶ھ ہجری میں سرکار عالیہ کلکتہ کو ہز رائل ہائینس ڈیوک آف ایڈنبرا سے ملنے کے لئے تشریف لے گئیں لارڈ میو گورنر جنرل وایسرائے تھے اونہوں نے نہایت احترام اور اعزاز کیا ہز اکسلنسی اور ہز رائل ہائینس ملاقات بازدید کے لئے سرکار عالیہ کی جائے قیام پر تشریف لائے -

سرکار عالیہ ۳۰ دسمبر کے دربار اسٹار آف انڈیا میں بھی شریک ہوئیں - یہ دربار بڑی شان سے ہوا تھا دوران قیام کلکتہ میں مدراس اور بمبئی کے گورنر صاحبان اور لارڈ بشپ سے ملاقاتیں ہوئیں نارچ گھر (شاید کلب سے مطلب ہے) میگزین فورٹ ولیم (قلعہ) میوزیم ٹکسال کا معائنہ کیا -

فوج کی قواعد دیکھی۔ ہزرائل ہائینس کے خاص سواری کے جہاز کی بھی سیر کی۔ پندرہ دن بعد دارالریاست کو مراجعت فرمائی۔

سفر بمبئی اور خطاب

۶ نومبر ۱۸۷۲ء کو بمبئی مین ہز اکسلنسی نارتھ بروک نے ایک بڑا دربار عطائے خطابات کا منعقد کیا جسمین ہند کے بڑے بڑے روسا و امراء شریک تھے اس دربار مین سرکار عالیہ بھی مدعو تھین۔

اسی دربار مین سرکار عالیہ کو جی۔ سی۔ ایس۔ آئی کا خطاب دیا جانے والا تھا۔ پہلے گورنمنٹ کا منشاء تھا کہ انبالہ مین یہ دربار منعقد ہو۔ لیکن خرابی آب وہوا کی وجہ سے وہان منعقد نہین ہوا۔ ۵ رمضان المبارک ۱۲۸۹ھ = ۷ نومبر ۱۸۷۲ء کو سرکار عالیہ مع ارکان واخوان ریاست عازم سفر ہوئین۔ مین بھی ہمراہ تھی ۶ دن منزل بمنزل حدود ریاست مین سفر کیا۔ ۱۰ رمضان المبارک کو ہردہ سے جو صوبہ متوسطہ مین حصہ ضلع ہے ریل پر سوار ہوئین۔ دوسرے دن داخل بمبئی ہوگئین۔ اور بھائیکلہ اسٹیشن پر اترین۔

کرنل جان ولیم ولبی اسبورن پولیٹکل ایجنٹ بھوپال مع پولیٹکل سکرٹری اور صاحب گورنر بمبئی نے استقبال کیا۔ علاوہ افسران گورنمنٹ کے اور بھی مشاہیر بمبئی مثل مسٹر جمشید جی جیجی بہائی کے استقبال مین شریک تھے۔ انگریزی رجمنٹ کا گارڈ آف آنر پلیٹ فارم پر استادہ تھا۔ اوس نے سلامی ادا کی۔ توپ خانہ سے ۱۹ فیر سر ہوئے۔ پونا ہارس کا ترپ اردلی مین تھا۔ صاحب پولیٹکل ایجنٹ اور دیگر افسر جو ہمارے استقبال کے لئے منجانب گورنمنٹ مامور تھے ہماری کوٹھی تک ہمارے ساتھ آئے ہمارے قیام کے لئے بھیم جی مانک جی پارسی کی کوٹھی کرایہ پر لی گئی تھی۔

اوسی دن ۴ بجے شام کو گورنر صاحب بمبئی سے سرکار عالیہ ملاقات کرنے کے لیے گئین استقبال وسلامی حسب معمول ہوئی دوسرے دن گورنر صاحب موصوف ۸½ بجے صبح کو ملاقات بازدید

کے لئے تشریف لائے۔ اون کے استقبال وسلامی کے مراسم بھی ادا ہوئے۔

شام کو نواب لارڈ ناتھبروک صاحب بہادر وایسرائے ہندرونق افروز بمبئی ہونے والے تھے۔ تمام رؤساء و سرداران موجودہ بمبئی استقبال کے لئے بندرگاہ پر موجود تھے ۳ بجے جہاز نے لنگر کیا۔ ہزاکسلنسی جہاز سے اوترکر اپنے خیمہ مین تشریف لائے۔ وہان سے جلوس کے ساتھ ہزاکسلنسی کی سواری گورنمنٹ ہوس روانہ ہوئی۔ تمام روساء وسردار جلوس مین شریک تھے ساحل سمندر سے سرکٹ ہوس تک دورویہ بازار مین آدمی جمع تھے۔ اور تمام مکانات کی کھڑکیون سے زن و مرد اس جلوس کا تماشہ دیکھ رہے تھے۔

۱۳ رمضان المبارک = ۱۵ نومبر کو سرکار عالیہ ہزاکسلنسی کی ملاقات کو گئین۔ مین، نواب والاجاہ، مدارالمہام میر بخشی صاحب (کمانڈر انچیف افواج بھوپال) وکیل دربار، خزانچی ریاست ہمراہ تھے۔

چیف سکرٹری گورنمنٹ ہند، اور ایک اڈی کانگ نے نصف راہ تک ہمارا استقبال کیا اردلی کے لئے رسالہ جنگی موجود تھا۔

جب سرکار عالیہ کوٹھی پر پہونچین تو ہزاکسلنسی نے لب فرش تک استقبال کیا بعد ادائے سلام سب نے ذرا ٹھہر کر نذرین دین سرکار عالیہ نے ہزاکسلنسی اور اون کی صاحبزادی کی مزاج پرسی کی علیا حضرت ملکہ معظمہ کی خیریت مزاج دریافت کی ہزاکسلنسی نے بکمال مہربانی گفتگو فرمائی۔ پوچھا کہ کیا آپنے تاریخ مکہ انگریزی مین لکھی ہے۔ سرکار عالیہ نے جواب دیا کہ وہ کتاب میری والدہ ماجدہ کی ہے مین نے تاریخ بھوپال اُردو فارسی مین لکھی ہے ابھی انگریزی ترجمہ نہین ہوا۔ جسوقت ترجمہ ہوجائیگا آپ کی خدمت مین بھیجون گی اس گفتگو کے بعد عطر و پان اور پھولون کے ہار ہزاکسلنسی نے سرکار عالیہ کو اپنے ہاتھ سے اور مجکو اور نواب والاجاہ کو چیف سکرٹری نے اور باقی ہمراہیون کو

ہز اکسلنسی کے مصاحبین نے دئے۔

۱۶ نومبر کو ۳ بجے دربار منعقد ہوا۔ گورنمنٹ ہوس کے احاطہ مین ایک بڑا شامیانہ نصب تھا بگھی کے ٹھہرنے کی جگہہ سے شامیانہ تک بانات کا فرش بچھا ہوا تھا۔ سرکار عالیہ وقت معینہ پر تشریف لے گئین۔ مین بھی ہمراہ تھی۔ نواب والاجاہ اور دیگر سردار بھی معیت مین تھے ہماری گاڑیان احاطہ مین پہونچکر رک گئین۔ اور ہم سب گاڑیون مین بیٹھے رہے۔ لیکن اور جو نائٹ گرینڈ کمانڈر اس دربار مین مدعو تھے وہان پہونچے تو صاحب انڈر سکرٹری نے استقبال کرکے اونکو خیمون مین جو اون کے لئے ایستادہ تھے لیجاکر بٹھایا۔ جہان سبنے اپنے اپنے اسٹار کا لباس پہنا۔ جب سب جمع ہوکر تیار ہوگئے تو ہز اکسلنسی گرینڈ ماسٹر کے لباس مین رونق افروز ہوئے اور ایک جلوس کے ساتھ درباری شامیانہ مین گئے۔

جلوس کی ترتیب اس طرح تھی کہ اول علم بردار پھر عصا بردار پھر سپہ سالار جماعت، انڈر سکرٹری سکرٹری، پھر کپتان ارباب خطاب درجہ سوم، پھر اہل خطاب درجہ دوم، پھر صاحبانِ خطاب درجہ اول، ہر ایک نائٹ گرینڈ کمانڈر کے آگے اُس کا فرنشان لئے ہوئے تھا اور ہر صاحب خطاب کے عقب مین اُس کے سردار و لواحق تھے۔ اسی طرح ہز اکسلنسی کے ملٹری سکرٹری اور پرائیوٹ سکرٹری کے پاس گرینڈ ماسٹر کا نشان تھا ہز اکسلنسی کے پیچھے اون کے سردار و ملازم تھے۔

اس ترتیب کے ساتھ یہ جلوس شامیانہ مین پہونچا سب ایک صف باندہ کر اپنی اپنی جگہہ کھڑے ہوگئے اور تا وقتیکہ ہز اکسلنسی تخت کی کرسی پر متمکن نہین ہوئے سب کھڑے رہے اور جب ہز اکسلنسی اس صف کے پاس سے گذرے تو سبنے تعظیم ادا کی۔ ہز اکسلنسی کے کرسی پر بیٹھہ جانے کے بعد شاہی سلامی سر ہوئی۔ اور سکرٹری نے افتتاح دربار کا اعلان کرکے صاحبان خطاب کا نام لیکر پکارنا شروع کیا۔ ہر شخص اپنا نام پکارے جانے پر کھڑے ہوکر تعظیم ادا کرتا۔ اور جو شخص موجود نہین تھا

اوسکی عوض انڈرسکرٹری جواب دیتے۔

پھر صاحب سکرٹری نے اہل دربار کو مخاطب کرکے کہا کہ یہ دربار صرف نواب شاہجہان بیگم صاحبہ رئیسہ بھوپال، اور آنریبل جان آسٹریچی صاحب کو خطاب و تمغا عطا کرنے کے واسطے حسب فرمان شاہی منعقد ہوا ہے۔ بعد ازان صاحب سکرٹری و انڈرسکرٹری دربار سے سرکار عالیہ کے لینے کے لئے بگھی تک آئے اور استقبال کرکے شامیانہ تک لے گئے وہان دو اور افسرون نے استقبال کیا دروازہ شامیانہ پر ایک مختصر جلوس مرتب ہوگیا۔ آگے علم بردار پھر عصا بردار پھر انڈرسکرٹری تمغا لئے ہوئے پھر صاحب سکرٹری اون کے عقب مین دو افسر[۵۱] پھر صاحب پولیٹکل ایجنٹ بھوپال پھر ایک افسر نشان پیچیدہ لئے ہوئے۔ پھر سرکار عالیہ۔ سرکار عالیہ کے بعد مین نواب والاجاہ اور دیگر سردار وغیرہ تھے۔

بارگاہ مین قدم رکھتے ہی گارڈ آف آنر نے سلامی دی۔ سرکار عالیہ اپنی کرسی پر بیٹھین سرکار عالیہ کی کرسی کے پیچھے صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی کرسی تھی۔ اون کے برابر نشان اسٹار اوٹھانے کی وجہ سے بخشی حافظ محمد حسن خان صاحب بہادر نصرت جنگ کی کرسی تہی اون کے عقب مین میری کرسی اور میری کرسی کے برابر نواب والاجاہ اور مدار المہام کی کرسیان تھین۔ ان تینون کرسیون کے پیچھے باقی اور ہمراہیون کی کرسیون کا نمبر تھا۔

سرکار عالیہ کو عورت ہونے کی وجہ سے اجازت دی گئی تہی کہ دو کم عمر لڑکے پیج آف آنر ہون تاکہ روب کو سنبھالے رہین صاحب سکرٹری نے ہز اکسلنسی کو فرمان شاہی دیا۔ جناب محتشم نے تمغا و خطاب دینے کو ارشاد کیا۔ سرکار عالیہ تخت کے روبرو گئین سکرٹری صاحب نے میز پر سے تمغا اوٹھا کر بعد اظہار آداب ہز اکسلنسی کو دیا۔ ہز اکسلنسی نے فرمان شاہی صاحب سکرٹری کو دیا

[۵۱] فارن ڈپارٹمنٹ جون برناکس کمانڈرس۔

اونہون نے اوسکو پڑھا - بعد ازان سرکار عالیہ کو میز کے قریب لے گئے ہز اکسلنسی کے حسب ایماء سکریٹری صاحب نے سر رچرڈ ٹمپل نے تمغا اور سر ایڈورڈ رسل نے نشان لیا اور دونون صاحبان موصوف سرکار عالیہ کو روب پہنا کر تخت کے سامنے لائے - سرکار عالیہ نے شرائط تعظیم ادا کین دونون صاحبان موصوف اپنی اپنی جگہ کھڑے ہو گئے - ہز اکسلنسی نے سرکار عالیہ کو تمغہ کا کلر پہنایا اور فرمایا کہ وہ جناب ملکہ معظمہ کے ایما سے مین آپ کو اس وقت اس دربار مین تمغا جو باعث عزت ہے اور نشان اسٹار آف انڈیا کا ہے دیتا ہون - یہہ نہایت بلند مرتبہ خطاب کا ہے اور حضرت ملکہ معظمہ نے بنظر کریمانہ اور بطیب خاطر آپکو سردار گرینڈ کمانڈر کا کیا ہے ؂

اِسکے بعد ۱۹ فیر سلامی کی سر ہوئے اور سکریٹری نے ہر ایک نائٹ گرینڈ کمانڈر کے پاس سرکار عالیہ کو لیجا کر اون سے مصافحہ کرایا پھر میز کے پاس لیجا کر اقرارنامہ پر بموجب قاعدہ خطابات مذکور دستخط کرائے - دستخط کرنے کے بعد سرکار عالیہ سلام کر کے اپنی کرسی کے سامنے کھڑی ہو گئین - بخشی محمد حسن خان صاحب نصرت جنگ نے نشان کھول کر حسب قاعدہ ہلایا - پھر مبارک بادی کا بگل بجا - اور سکریٹری نے سرکار عالیہ کے خطاب کو بہ آواز بلند اہل دربار کو سنایا - پھر سرکار عالیہ اور اہل دربار جو تعظیماً کھڑے ہوئے تھے اپنی اپنی کرسیون پر بیٹھ گئے -

سرکار عالیہ کے بعد نمبر دوم کا تمغا جسٹس اسٹریچی کو عطا ہوا - اس تمغہ کے ساتھ روب اور ہار کچھہ نہ تھا - بعدہٗ دربار برخاست ہوا - ہز اکسلنسی تشریف لے گئے ۱۲ ضرب شلک سلامی کی سر ہوئین - تمام درباری نمبروار اپنے اپنے خیمون مین چلے گئے اور وہان سے لباس بدل کر اپنے فرودگاہون کو روانہ ہو گئے -

سرکار عالیہ نے بذریعہ تحریر بھی اس عطائے خطاب کا شکریہ ادا کیا - [۵۱]

۵۱ ہزار ہزار شکر کرتی ہون مین اوس خالق زمین و آسمان کا کہ جس نے ہندوستان کی بادشاہت اوس بادشاہ کو دی

۱۷ نومبر کو ہز اکسلنسی ملاقات بازدید کے لئے کوٹھی پر تشریف لائے استقبال و سلامی ہوئی۔ سرکار عالیہ اور اعیان و ارکان ریاست نے جو ہمراہ تھے نذرین پیش کین۔ لیکن معاف فرمائی گئین۔

ہز اکسلنسی نے سرکار عالیہ سے فرمایا کہ آپ کو ماہ رمضان مین بہت تکلیف ہوئی۔ اگر پیشتر سے مجھ کو معلوم ہوتا تو مین بعد رمضان دربار منعقد کرتا۔ اسی طرح عنایت و الطاف کے ساتھ

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۲۹۔ جس کو ہندوستان کے حق مین بجھنر رحیم دل خیر پسند ظلم گداز انگلستان سے قایم کیا تھا وہ بادشاہ گریٹ برٹین تھا۔ الحمد للہ کہ اوس ذات مقدس نے ایسی صفت کے بادشاہ کو ہندوستان کی بادشاہت دی ہندوستانیونکو اوس بادشاہ کا فرمان بردار بنایا اور اوس بادشاہ کو سب ہندوستانیونکا محافظ و داد رس ٹھہرایا۔ یہی سبب ہے کہ سب رئیس ہندوستان کے محض اس بادشاہ کے طفیل حفاظت و شوکت سلطنت سے اپنے اپنے مقامون مین بے تشویش و بے غلش خار اعدا و اغیار حکمرانی کر رہے ہین۔ اس بات پر مجھ کو ایک مثال خوب اور سچی یاد آئی ہے۔ سب صاحب سنین کہ جب متوسلان و نائبان اس سلطنت کو میری اور میرے بزرگان کا خلوص ظاہر و باطن اور خیر خواہی معلوم ہوئی اول خطۂ بھوپال کو سب دشمنون و باغیون کے ارادہ فاسد سے کئی بار گورنمنٹ کی فوج خاص بھیجکر بچایا۔ دوسرے صلہ خیر خواہی مین ایک پرگنہ بیرسیہ نام دوام کو شامل ریاست کر کر بخشا۔ تیسرے اسٹار درجہ اول کا اونکو دربار مین عنایت کیا۔ چوتھے بعد وفات اونکے اون کا تعزیت نامہ خاص ملکہ معظمہ بادشاہ ہند و گریٹ برٹین نے اپنے وزیر اعظم سے لکھوا کر میرے نام پر انگلستان سے میرے پاس بھجوایا۔ اس عنایت خاص سے میری آبرو کو ترقی بخشی۔ پانچوین اپنے نائب السلطنت گورنر جنرل بہادر کو حکم دیا جس نے مجھ کو اپنے دربار عام مین بخشش اسٹار درجہ اولین کے رتبے سے سرفراز فرمایا۔ ان عنایتون قدر دانیون اور محافظت کا شکر تھوڑا بڑی عمر تک بھی مجھ سے ادا نہین ہو سکتا۔ اس صورت مین ہم سب چھوٹون و بڑون پر لازم ہے کہ ایسے بادشاہ کی بادشاہت کا قیام ہندوستان مین اپنے اپنے دلون مین قایم و دایم رکھین اور اوس کی اطاعت مین سرگرم رہین۔ اور اوسی کے قیام سلطنت کو اپنے اور اپنی اولاد کے قیام حکومت کا

گفتگو فرماتے رہے۔ اور ناموافقت آب و ہوا کی وجہ سے بمبئی مین زیادہ نہ ٹھر سکنے پر افسوس ظاہر کیا اسی سلسلہ گفتگو مین سرکار عالیہ نے سورت و احمد آباد کی سیر کی اجازت لی۔

ہز اکسلنسی وائسراے، چیف سکرٹری، دو مصاحب کونسل اور صاحبان ایجنٹ نواب گورنر جنرل وسط ہند و راجپوتانہ کو سرکار عالیہ نے عطر و پان دیا۔ اور ہار پہنائے۔ باقی صاحبان کو عطر و پان نواب صاحب بہادر نے تقسیم کیا۔ سرکار عالیہ نے بمبئی کی قابل دید عمارات جہاز کلبا وغیرہ کی سیر کی۔

بمبئی سے سرکار عالیہ مع اپنی پارٹی کے سورت گئین وہان حکام مقامی نے استقبال کیا۔ یہان ملا نجم الدین صاحب نے جو قوم بوہرہ کے مرشد اعلی ہین دعوت کی اور اون کی عورتون سے ملاقاتین ہوئین۔ شہر اور قلعہ وغیرہ کی بھی سیر فرمائی۔

سورت مین ایک شبانہ روز قیام کرکے احمد آباد روانہ ہوگئین وقت ورود اسٹیشن پر جج صاحب بہادر اور ڈپٹی کلکٹر نے استقبال کیا۔

دو روز یہان قیام ہوا۔ ڈپٹی کلکٹر صاحب موصوف کی دعوت بھی قبول کی۔ قلعہ، مندر، مسجد جامع، مقابر احمد شاہ، اور باولی ہفت منزل کی سیر کی۔

احمد آباد سے واپس آکر پھر چار دن بمبئی مین قیام کیا۔ ۲۸ رمضان شریف کو وہان سے روانہ ہوکر ۲۹ کی صبح کو بدہنی داخل ہوئین۔ یہان دو مقام کئے۔ دوگانہ عید الفطر بھی اسی جگہہ ادا کیا۔

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۳۰ – باعث سمجھین۔ اب سب صاحبان عالیشان بہادر و اہل جلسہ ملاحظہ فرماوین کہ یہ مثال جو مین نے بیان کی ہے کیسی صاف و صحیح ہے۔ اب مجھے جناب نائب سلطنت گورنر جنرل بہادر سے یہ امید ہے کہ اس اسپیچ کو میرے بادشاہ عزت بخش ملکہ معظمہ کی خدمت مین پہونچا دین۔ تاکہ میری شکر گذاری اون عنایتون کی جو مجھ پر اور میری مادر مہربان پر اس بادشاہت سے ہوئی ہین سماعت مین حضرت ملکہ معظمہ کے گذر جاوین۔

پھر وہان سے منزل بمنزل سفر کر کے ۵ شوال کو مع الخیر مراجعت فرمائی۔

سفر کلکتہ بار دوم آخر ۱۸۷۵ء مین جب کہ ہز رائل ہائنس پرنس آف ویلز سیاحت ہند کے لئے تشریف لانے والے تھے اور یہ قرار پایا تھا کہ حضور ممدوح کلکتہ مین ایک جلسہ عطاے خطابات کا منعقد فرمائین۔ اور کل ممبران اسٹار آف انڈیا اوس مین شریک ہون۔ سرکار عالیہ بھی مدعو کی گئین۔ ایک قافلہ مع سامان ضروری چند دن پہلے سے روانہ کر دیا گیا تھا۔ اور ۷ ذی قعدہ ۱۲۹۲ھ ۶ دسمبر ۱۸۷۵ء کو سرکار عالیہ بھوپال سے روانہ ہوئین۔ مین نواب والاجاہ نواب سلطان دولہ اور دیگر معززین ہمراہ تھے۔ پانچوین دن سرکار عالیہ کی پارٹی منزل بمنزل قیام کرتی ہوئی اٹارسی داخل ہوئی۔ اٹارسی سے اسپیشل ٹرین پر سوار ہو کر ۱۶ ذی قعدہ = ۱۵ دسمبر کو کلکتہ پہونچی۔ سرکار عالیہ کا اسٹیشن پر کپتان مڈف صاحب بہادر اے ڈی سی اور کیری صاحب بہادر انڈر سکرٹری گورنمنٹ ہند نے استقبال کیا۔ سرکار عالیہ کو اور مجھے زنانہ بگھی مین اور نواب والاجاہ کو اپنے ساتھ سوار کر کے جاے قیام پر روانہ ہوئے۔ گورنمنٹ نے ہمارے ٹھہرنے کے لئے ایک نہایت عمدہ کوٹھی تجویز کی تھی۔ سرکار عالیہ کے کمرون کی آرایش اور لوازم ضروری کا اہتمام منجانب گورنمنٹ ہوا تھا دربار عام کا کمرہ معتمد ریاست نے آراستہ کیا تھا البتہ توشہ خانہ سرکاری سے جو مدد درکار تھی وہ دی گئی تھی کھانے کا انتظام بھی گورنمنٹ کی جانب سے تھا اور یہ انتظام برابر ایک ماہ زمانہ قیام کلکتہ تک نہایت عمدگی اور خوش اسلوبی کے ساتھ رہا۔

۲۴ ذی قعدہ = ۲۳ دسمبر کو دس بجے کے بعد سرکار عالیہ مع نواب والاجاہ و نواب سلطان دولہ مدار المہام صاحب اور دیگر اعیان ریاست کے ہز اکسلنسی کی ملاقات کو گئین۔ ہز اکسلنسی کے سکرٹری اور اے ڈی سی کوٹھی پر لینے کے لئے آئے تھے۔

جس وقت سرکار عالیہ کوٹھی پر پہونچین۔ بڑے دروازہ پر ملٹری سکرٹری انڈر سکرٹری موجود تھے انھون نے

زینہ تک پہونچایا۔ گارڈ آف آنر نے سلامی دی اور قلعہ سے ۱۹ فیر توپوں کے سر ہوئے۔ زینہ پر چیف سکرٹری نے استقبال کیا۔ اور دربار کے کمرہ میں لے گئے۔ یہاں چند قدم ہز اکسلنسی بڑہے اور ساتھ لیجا کر اپنے داہنے ہاتھ پر بٹھایا۔ سرکار عالیہ کی داہنی طرف صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی کرسی تھی۔ صاحب پولیٹکل ایجنٹ کے داہنے ہاتھ پر سرکار عالیہ کے آٹھ ہمراہیوں کی جگہہ تھی۔ سرکار عالیہ نے ۱۵۱ اشرفی کی نذر پیش کی۔ جسپر ہز اکسلنسی نے ہاتھ رکھکر معاف فرما دیا پھر تھوڑی دیر تک گفتگو ہوتی رہی۔ اسکے بعد صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے ہمراہیوں کو ہز اکسلنسی کے روبرو پیش کیا۔ سب نے ایک ایک اشرفی نذر دکھلائی۔ جو ہاتھ رکھکر معاف کر دی گئی اس نذر کے بعد ہز اکسلنسی نے سرکار عالیہ کو عطر و پان اپنے ہاتھ سے دیا۔ اور ہمراہیوں کو سکرٹری اور انڈر سکرٹری نے تقسیم کیا۔ عطر و پان کے بعد جسطرح استقبال ہوا تھا اوسی طرح مشایعت ہوئی۔

پھر اوسی دن سہ پہر کو ہز اکسلنسی ملاقات بازدید کے لئے تشریف لائے جملہ مراسم تعظیم ادا کئے گئے یہی تاریخ ہز رائل ہائینس کے ورود مسعود کی تھی۔ تمام روسا و امرا اور حکام و عہدہ داران سلطنت ساحل سمندر پر استقبال و خیر مقدم کے لئے موجود تھے۔ لیکن ہز اکسلنسی والیسرائے نے عنایت فرما کر سرکار عالیہ کو حاضری ساحل سے مستثنیٰ کر دیا اور ایوان گورنری میں انکی صاحبزادی کے پاس انتظار کرنے کی اجازت دی۔

جب شہزادہ ولیعہد سلطنت جہاز سے اوتر کر ایوان گورنری میں رونق افروز ہوئے تو سرکار عالیہ پیش ہوئیں۔ رسم سلامی و مزاج پرسی ادا ہوئی۔ اسکے بعد اپنی کوٹھی کو واپس آگئیں۔

دوسرے دن ۱۲ بجے پرائیویٹ طور پر ملاقات کے لئے ایوان گورنری میں گئیں۔ کیونکہ شہزادہ ممدوح الشان کے ایماء کے مطابق دربار سے قبل ہی روساء کی ملاقاتیں قرار پائی تھیں۔

ہزاکسلنسی کی کوٹھی سے پانچ چھ سو قدم کے فاصلہ پر چیف سکرٹری اور چند ہمراہیان شہزادۂ ولیعہد سلطنت نے استقبال کیا کوٹھی کے دروازہ پر گارڈ آف آنرز اور توپ خانہ نے سلامی دی فارن سکرٹری اور انڈر سکرٹری نے گاڑی تک استقبال کر کے سرکار عالیہ کو اتارا۔ اور دربار کے کمرے میں لے گئے ہزاکسلنسی نے جو درباری لباس میں شاہی تخت پر جلوہ افروز تھے سرکار عالیہ کے داخل ہوجانے پر چند قدم استقبال کیا۔ اور مصافحہ کر کے مزاج پرسی کی۔ مجھ سے بھی مصافحہ کیا۔ اور تکالیف سفر پر گفتگو فرمائی۔

اسی طرح نواب والاجاہ اور نواب سلطان دولہ سے بھی خیریت مزاج پوچھی۔ سب لوگ درجہ بدرجہ ترتیب وار بیٹھے اندازاً دس منٹ تک بات چیت ہوتی رہی۔

اسکے بعد فارن سکرٹری اور انڈر سکرٹری و صاحب پولٹیکل ایجنٹ سرکار عالیہ اور ہم سب کو دوسرے کمرہ میں لے گئے جہاں ہزرائل ہائی نس پرنس آف ویلز رونق افروز تھے حضور ممدوح نے کرسی سے اٹھکر دو چار قدم سرکار عالیہ کا استقبال فرمایا۔ اور مصافحہ کر کے تکالیف سفر کا استفسار کیا سرکار عالیہ کو دست راست پر اور مجھکو بعد مزاج پرسی دست چپ پر بیٹھنے کا ایما ہوا۔ دیگر ہمراہی اپنی اپنی جگہ بیٹھ گئے۔

حضور ممدوح الشان نے نہایت الطاف و توجہات کے ساتھ گفتگو فرمائی اور مجھ سے مخاطب ہوکر یہ دلچسپ فقرہ فرمایا۔ "اس وقت ہم اور آپ ایک ہی درجہ پر ہیں آپ اپنی ریاست میں کروان پرنس اور ہم سلطنت انگلشیہ میں کروان پرنس ہوں"

اسکے بعد عطر و پان کی تقسیم ہوکر جلسہ ملاقات ختم ہوا۔ ۲۹ دسمبر کو ہزرائل ہائینس ملاقات بازدید کے لئے تشریف لائے سرکار عالیہ نے نہایت خلوص و ارادت کے ساتھ مراسم استقبال ادا کیں حضور شہزادہ جلیل المرتبت نے نہایت تلطف آمیز گفتگو فرمائی جس سے شاہانہ عنایت کا اظہار ہو رہا تھا

اسی موقع پر حضور ممدوح نے سرکار عالیہ کو تحائف [۵۱] عطا فرمائے اور سرکار عالیہ نے بھی تحائف [۵۲] پیش کیے
یکم جنوری ۱۸۷۶ء کو ۸ بجے گورنمنٹ ہوس کے بالمقابل میدان مین پل فقیر پور کے متصل شاہی شامیانون مین اسٹار آف انڈیا کا جلسہ بنہایت شان وشوکت کے ساتھ منعقد ہوا۔ سرکار عالیہ کے ہمراہ آٹھ معزز سردار تھے۔ دو چھوٹے لڑکے پیج آف آنر تھے دو عورتین تبدیل لباس کے لئے خیمہ تک ہمراہ تھین۔ دربار مین سرکار عالیہ کی نشست ہز رائل ہائنس کے بائین جانب تھی۔ ان کے بعد اور نائٹ سے خطاب یافتگان باسبق کی ترتیب بہ لحاظ نمبر تمغا تھی ہز رائل ہائنس نے اون روساء و امراء اور صاحبان یورپین کو جنھین خطاب و تمغا دیا جانیوالا تھا خطاب و تمغا عطا فرمایا۔ اس دربار کی بعد تھوڑے دن کلکتہ مین مقیم رہکر سرکار عالیہ نے مع ہمراہیونکی مراجعت کی

سفر دہلی اور دربار قیصری

۱۸۷۶ء کے عظیم الشان دربار قیصری کی شرکت کے لئے سرکار عالیہ ۲۷ ذی قعدہ سنہ ۱۲۹۳ھ ۱۳ دسمبر ۱۸۷۶ء کو عازم دہلی ہوئین۔ فوج وسامان سواری کے دو قافلے وقتاً فوقتاً پہلے روانہ ہو چکے تھے۔ سرکار عالیہ کے ہمراہیون مین علاوہ میرے اور نواب والاجاہ نواب سلطان دولہ۔ مدار المہام بہادر کے دیگر اعیان وارکان ریاست بھی تھے۔ چار دن منزل بمنزل کوچ و مقام کرکے ہمارا قافلہ اٹارسی داخل ہوا۔ اثناء راہ مین بمقام ہوشنگ آباد کمانڈنگ آفیسر فوج اور دیگر یورپین افسران ضلع نے استقبال کیا۔ اٹارسی سے اسپشل ٹرین مین روانہ ہوئے۔ جبل پور الہ آباد اور علی گڈہ کے اسٹیشنون پر حسب ضرورت قیام ہوا۔ دہلی مین پبلک داخلہ تھا۔ ہز اکسلنسی والیسرائے کی جانب سے کمشنر صاحب قسمت دہلی اور دو سکریٹریان گورنمنٹ اور چند یورپین

---

۵۱ تحائف من جانب شہزادہ ولیعہد سلطنت۔ تمغائے تصویر طلاء [۱]۔ انگشتری نگین الماس یک [۲]۔ تصاویر ملکہ معظمہ طلائی [۳]۔ زنجیر طلائی یک [۴]۔ تصویر طلائی پرنس آف ویلز [۵]۔ نمبر ۵۲ تحایف منجانب سرکار عالیہ۔ بندوق ساخت بھوپال [۱]۔ شمشیر ہندی [۲]۔ سپر [۳]۔ کلاہ مدور کلابتون [۴]۔ عطردان نقرہ کار مالیدہ [۵]۔ کنگھی [۶]۔ جھمکے [۷]۔ کرن پھول [۸]۔ رومال دستکاری خود [۹]۔ اسٹول دستکاری خود [۱۰]۔ کتاب تاریخ بھوپال [۱۱]۔ کتاب تحفہ شاہجہانی [۱۲]۔ تاریخ ملکہ معظمہ بزبان انگریزی مولفہ سرکار خلد نشین [۱۳]۔

صاحبان استقبال کے لئے موجود تھے۔

گورہ کمپنی کے گارڈ آف آنر اور توپ خانہ نے سلامی دی۔ بھوپال کیمپ موضع آزادپور کے ایک مثلث قطع پر واقع تھا جو آب و ہوا اور خوشنمائی کے لحاظ سے بہت اچھا مقام تھا۔

۲۳ دسمبر کو ہز اکسلنسی لارڈ لٹن وایسرائے رونق افروز دہلی ہوئے تمام روساء و امراء ہندوستانی و یوروپین عہدہ دار اعلیٰ حکام سلطنت اسٹیشن پر استقبال کے لئے حاضر تھے۔ مگر سرکار عالیہ کو ایک پردہ نشین لیڈی ہونے اور تکلیف و ہجوم کے لحاظ سے ہز اکسلنسی نے حاضری اسٹیشن سے معاف فرما دیا تھا۔ البتہ اراکین ریاست مع فوج اسٹیشن پر حاضر تھے۔

۲۷ دسمبر کو سرکار عالیہ آٹھ سرداروں کو ساتھ لیکر ہز اکسلنسی کی ملاقات کو گیئں۔ حسب معمول استقبال ہوا۔

ہز اکسلنسی نے سرکار عالیہ سے خیریت دریافت کی۔ نواب محمد نصراللہ خان کی صحت کو پوچھا اور میری اس تکلیف سفر کو برداشت کرنے پر تعجب ظاہر کرکے فرمایا کہ۔

آپ کی دختر صاحبہ کے فرزند کی ولادت کو کچھ بھی زیادہ مدت نہین گذری ہے تاہم آپ سے ملاقات ہوئی اور اس امر کی بہت خوشی ہوئی کہ بہ تقریب دربار شاہنشاہی آپ کی تشریف آوری مین کوئی بات مانع نہ ہوئی۔

مین نے آپ کی والدہ ماجدہ نواب سکندر بیگم کے اکثر حالات سنے ہین۔ اور مجکو ان مراتب سے بھی آگاہی حاصل ہوئی ہے جو اونھون نے حاصل کئے تھے۔ کتاب سفرنامہ عرب مولفہ نواب سکندر بیگم کے دیکھنے سے جو از راہ عنایت مجھے آپ نے بھیجی ہے نہایت خوشی ہوئی اور مین نے شکریہ کے ساتھ اوس کتاب کو پسند کیا ہے۔ مین بھی انگلستان کے ایک خاندان فضلاء سے تعلق رکھتا ہون اور میری تمام عمر علماء اور فضلاء کی صحبت مین بسر ہوئی ہے۔ اسلئے

مجھے امید ہے کہ کتاب مذکور کی نسبت آپ میری داد منصفانہ قبول فرمائینگی"

اس تقریر کے بعد وہ نشان شاہی تخت کے سامنے لاکر کھڑا کیا گیا جو علیا حضرت ملکہ معظمہ نے ازراہ الطاف و عطوفت خسروانہ اس موقع پر سرکار عالیہ کو عطا کیا جانا منظور فرمایا تھا۔

نشان کے آتے ہی ہز اکسلنسی تخت سے اوترے اور سرکار عالیہ کو اوس نشان کے پاس لیجاکر اوسکی عظمت و مرتبت کو بیان کیا اور کہا کہ " یہ نشان یادگار دوستی و رابطہ ریاست بھوپال و سرکار انگلشیہ آپ کی سواری کے جلوس کے وقت سجائے ماہی مراتب کے نسلاً بعد نسلٍ و بطناً بعد بطنٍ ہمراہ رہے گا"

اسکے بعد ایک طلائی تمغا سرکار عالیہ کو مرحمت کرکے فرمایا کہ " یہ نشان و تمغا آپ کو دیتے ہوئے مین بہت مسرور ہون اور امید ہے کہ آپ اسکی عزت کرینگی۔ اور آپ اور آپکے جانشین بطور یادگار دوستی قیصرہ ہند رکھین گے اور آپ ان کو ایک یادگار اس دربار شاہنشاہی کی جس مین ملکہ انگلستان و ہندوستان نے خطاب قیصرہ ہند اختیار کیا ہے تصور کرتی رہینگی اور جب کبھی یہ نشان کھولا جائیگا تو تخت انگلستان اور آپکے راسخ العقیدت اور شاہی خاندان مین جو رابطہ اتحاد ہے صرف وہی آپ کو یاد نہین آئے گا۔ بلکہ یہ بات بھی یاد آئیگی کہ دولت علیہ انگلشیہ کی عین تمنا ہے کہ آپ کا خاندان ہمیشہ طاقتور اقبال مند اور قایم رہے۔

مجھے اس امر کی بھی خوشی ہے کہ مین نواب صاحب کے لئے تمام ممالک ہند مین ۲۱ فیر کی سلامی مقرر کرنے کا مجاز کیا گیا ہون بحکم جناب ملکہ معظمہ امپریس آف انڈیا خاص آپ کے شوہر کے واسطے ۲۱ فیر توپون کی سلامی مع استقبال قلمرو سرکار انگلشیہ مین ہمیشہ کے لئے مقرر کی گئی"

اس تقریر و اعلان کے بعد نواب صاحب سے مصافحہ کیا اور ملاقات ختم ہوئی۔

۲۸ دسمبر کو ہز اکسلنسی نے ملاقات باز دید فرمائی - سرکار عالیہ نے دو کتابین ایک تاریخ بھوپال (ترجمہ انگریزی) اور دوسری تذکرہ شمع انجمن (فارسی) بطور تحفہ پیش کین اور کہا کہ یہ تذکرہ میرے شوہر نواب صاحب کی تالیف سے ہے -

ہز اکسلنسی نے اوس تذکرہ کو بہ کمال شوق قبول فرمایا اور نواب صاحب کا شکریہ ادا کیا۔ تذکرہ مین سعدیؒ کے اشعار کے اندراج کی بابت استفسار فرمایا اور یہ معلوم کر کے بہت خوشی ظاہر کی کہ اوس مین سعدیؒ کے اشعار موجود ہین -

اسکے بعد حسب دستور عطر و پان تقسیم ہوا - ریاست کے قاعدہ کے مطابق خشک و تر میوہ کی ڈالیان پیش ہوئین -

سرکار عالیہ نے ہز اکسلنسی کو ایک زردوزی کا پنکھا جو ہندوستانی صنعت کا نہایت اعلی نمونہ تھا اور ہمراہیون کو ایک ایک بٹوہ جسپر بہت عمدہ کام بنا ہوا تھا اور اُن مین الایچیان بھری ہوئی تھین بطور تحفہ پیش کیا -

اوسی دن سرکار عالیہ ہز اکسلنسی لیڈی لٹن سے ملنے گئین لیڈی صاحبہ نے نہایت تپاک و محبت کے ساتھ خیر مقدم کیا اس ملاقات کے وقت ہز اکسلنسی تنہا تشریف لائے - اور دیر تک عنایت آمیز گفتگو فرماتے رہے -

یکم جنوری ۱۸۷۷ء کو وہ عالیشان اور قابل یادگار دربار تھا جو ہندوستان کے شاہنشاہی دربارون کا زرین دیباچہ ہے - ۱۰ بجے سرکار عالیہ مع ارکان و اخوان ریاست و حشم و خدم شرکت دربار کے لئے تشریف لے گئین - تمام روساء و امراء ہند سفراء دول خارجہ اعلی حکام سلطنت ہند جمع تھے - ہز اکسلنسی وایسراے ہند نے اعلان خطاب قیصری سنایا اور جب اوسکی تعظیم ادا ہو چکی تو ایک نہایت فصیح و بسیط تقریر فرمائی -

تقریر کے بعد والیان ملک نے تخت کے پاس حاضر ہوکر مراسم تکریم ادا کین۔ سرکار عالیہ نے ان مراسم کے بجالاتے وقت ملکہ معظمہ کو خطاب قیصرہ ہند کی مبارک باد دی۔ شب کو گورنمنٹ کی جانب سے دعوت شاہنشاہی کی گئی نواب والاجاہ اس دعوت مین شریک تھے۔ رخصت کے وقت ہز اکسلنسی نے اون سے مصافحہ کیا اور سرکار عالیہ کو پیغام سلام بھیجا۔ اور کہا کہ بیگم صاحبہ کو مطلع کردیجئے کہ مین نے جناب ملکہ معظمہ کی خدمت مین بذریعہ تار آپ کی اور ہز ہائنس نظام دکن اور ہز ہائنس مہاراجہ سیندھیا کی اوس مبارک باد کی اطلاع کی ہے جو اونھون نے دربار مین خطاب قیصری کے اعلان کے وقت ادا کی تھی۔

۲ جنوری کو سرکار عالیہ نے پھر لیڈی لٹن سے ملاقات کی دوسرے دن لیڈی صاحبہ ممدوحہ ملاقات بازدید کو ہمارے کیمپ مین تشریف لائین۔ نواب سلطان دولہ اور مدار المہام صاحب نے استقبال کیا۔ نواب والاجاہ نے بگھی سے اتارا ہز اکسلنسی نے اپنی اور لارڈ لٹن کی تصویر، اور ایک ہیرے کی انگوٹھی بطور تحفہ یادگار ملاقات عطا کی۔

سرکار عالیہ نے ایک پنکھا جسپر سلمہ ستارہ کا نہایت خوشنما کام بنایا گیا تھا اور کان کا زیور اور مقیش کے ہار وغیرہ پیش کئے۔

۴ جنوری کو ہز اکسلنسی سے ایک اور ملاقات وایسرائیگل کیمپ مین ہوئی اس ملاقات مین ہز اکسلنسی نے منجانب علیا حضرت قیصرہ ہند ایک کریچ وشمشیر مع صندوق وکمربند سرکار عالیہ کو عطا فرمائی مجھے اور نواب والاجاہ، نواب سلطان دولہ، مدار المہام صاحب کو دربار کے تمغے عطا کئے گئے۔

اس دربار کے زمانہ مین سرکار عالیہ ہز ہائنس نظام اور اون کے خاندان کی بیگمات سے ملنے کو نظام کیمپ مین تشریف لے گئین ہز ہائنس نظام بھی مع سرسالار جنگ کے ہمارے کیمپ مین ملاقات بازدید کو آئے اکثر یورپین عہدہ داران گورنمنٹ اور ممتاز لیڈیز سے ملاقاتین ہوئین۔

بعد اختتام دربار، ۷ جنوری کو سرکار عالیہ نے سردی کی زیادتی کی وجہ سے کیمپ چھوڑ دیا اور چند دن زینت محل مین قیام کیا ہمراہیون کے واسطے ایک اور محل لے لیا گیا تھا دوران قیام مین قدیم شاہی عمارات کی سیر کی اور مزارات مقدسہ پر فاتحہ پڑھے گئین۔

۲۴ جنوری کو دہلی سے روانہ ہوکر دوسرے دن آگرہ مین داخل ہوئین یہان بھی سرکاری طور پر استقبال ہوا۔ ایک ہفتہ یہان قیام رہا۔ اکثر یورپین عہدہ دار اور ان کی لیڈیان ملنے آتی رہین آگرہ کی عمارات کو بھی دیکھا ۲۹ جنوری کو آگرہ سے براہ کانپور روانہ ہوکر ۳ فروری کو داخل بھوپال ہوئین

سفر کلکتہ بار ثالث ۱۸۸۲ء کو کلکتہ مین عطاے اسٹار آف انڈیا کا دربار منعقد ہونے والا تھا۔

ہز اکسلنسی لارڈ رپن نے سرکار عالیہ کو بھی مدعو کیا ۲۳ فروری ۱۸۸۲ء کو سرکار عالیہ روانہ ہوئین۔ اس مرتبہ علاوہ ہم سب کے صاحبزادی بلقیس جہان بیگم اور نواب محمد نصر اللہ خان کرنل محمد عبید اللہ خان صاحبزادی آصف جہان بیگم بھی ہمراہ تھین اٹارسی سے ریل پر سفر ہوا۔ ۲ مارچ کو صبح کے وقت داخل کلکتہ ہوئے حسب قاعدہ استقبال ہوا۔ چار بجے شام کو گورنمنٹ ہوس مین لارڈ رپن سے ملاقات ہوئی۔

۶ مارچ کو ہز اکسلنسی ملاقات بازدید کے لئے تشریف لائے لیڈی رپن سے بھی ملاقاتین ہوئین سرکار عالیہ نے کلکتہ کے مشہور مقامات اور انسٹیٹیوشن بھی دیکھے۔

نواب لفٹنٹ گورنر بہادر بنگال اور کمانڈر انچیف بہادر افواج ہند اور دیگر معزز عہدہ دارون سے ملاقات کی۔

قریب پندرہ روز کے کلکتہ مین قیام کرکے مفصلت فرماے بھوپال ہوئین۔

سفر کلکتہ ۸ مارچ ۱۸۸۶ء کو ہز اکسلنسی لارڈ ڈفرن سے پرائیوٹ طور پر ملاقات کے لئے مع ایک مختصر پارٹی کے کلکتہ تشریف لے گئین۔

۶ - اپریل تک قیام ہوا - ہز اکسلنسی لارڈ ڈفرن اور لیڈی ڈفرن نے بکفایت مدارات کی، دو مرتبہ ملاقاتین ہوئین، صاحبزادی بلقیس جہان بیگم بھی سرکار عالیہ کے ہمراہ تھین، اُن کو خاص طور پر پھولون کی نمایش مین بلایا - محبت و شفقت کے ساتھ خیر مقدم کیا - ہز اکسلنسی نے فرمایا کہ مین اگرچہ علیل تھا، لیکن تمہاری خاطر سے آدہ گھنٹے کے لئے پلنگ سے اُٹھکر آیا ہون صاحبزادی نے شکریہ ادا کیا - پھر لیڈی ڈفرن اُن کو چڑیا خانہ دکھلانے کو اپنے ساتھ لے گئین غرض ۲۵ دن کلکتہ مین قیام رہا، اور ۷ - اپریل کو نہضت فرماے بھوپال ہوئین -

مسٹر ڈیورنڈ فارن سکرٹری سے چونکہ خاندانی مراسم تھے، اس لئے اون سے نہایت گرمجوشی کی ملاقات رہی -

سفر شملہ

۲۱ ستمبر ۱۸۹۳ء کو سرکار عالیہ ہز اکسلنسی لارڈ لینسڈون سے ملنے کے لئے شملہ تشریف لے گئین - وزیر ریاست میان عالمگیر محمد خان و میان نور الحسن وغیرہ ہمرکاب تے - شملہ مین داخلہ مبلک تھا مراسم استقبال و سلامی ادا ہوئے ہز اکسلنسی سے باضابطہ ملاقاتین ہوئین - اثناء قیام شملہ مین سرکار عالیہ نے لیڈی لینسڈون کی نہایت تکلف کے ساتھ دعوت کی کمانڈر انچیف بہادر اور ہز آنر لفٹننٹ گورنر پنجاب سے بھی ملاقات ہوئی - قابل دید مقامات اور گھوڑ دوڑ کی سیر کی -

واپسی مین لاہور، دہلی اور آگرہ مین کچھ قیام فرمایا -

سفر کانپور

نومبر ۱۸۹۸ء مین جبکہ ہز اکسلنسی لارڈ لینسڈون شملہ سے کلکتہ کو جارہے تے سرکار عالیہ نے کانپور اسٹیشن پر جاکر ہز اکسلنسی سے ملاقات کی یہ ملاقات بالکل دوستانہ اور پرائیوٹ تھی - چند گھنٹے اسٹیشن کانپور پر ٹھہر کر واپس تشریف لے آئین -

باب ہفتم

شمائل، عادات وخصائل، تصنیف وتالیف، عزیزانہ مہر ومحبت، تقریبات وجشن، انتقال

حلیہ | سرکار عالیہ کا قد پستہ، اور بدن دُہرا تھا۔ آواز نہایت رعب دار تھی۔ لیکن طرزِ گفتگو دلنشین تھا۔ بڑی ملائمت ونرمی کے ساتھ بات چیت کرتی تھین، اور تقریر مین پوری طرح تسلسل رہتا تھا۔

طرزِ معاشرت | طرزِ معاشرت بالکل ہندوستان کی قدیم بیگمات کی طرح تھی مگر طبیعت سادگی پسند واقع ہوئی تھی۔ لباس مین عموماً ململ کا دوپٹہ۔ گھٹنون سے کسی قدر اونچا کرتہ چوڑیون دار تنگ مہری کا پاجامہ ہوتا تھا۔ ریشمی کپڑہ بہت کم پسند کرتی تھین۔ زیور کا بھی شوق نہ تھا۔ صرف ہاتون مین مرصع چوڑیان پہنتی تھین جوتے کی جگہہ مخمل وغیرہ کی کفش استعمال کرتی تھین۔

مشاغل | زنانہ دستکاری اور ہنر سے خاص رغبت تھی اور نہایت توجہہ اور شوق کے ساتھ وہ اُن کامون کو کرتی تھین جو امور منزلی مین داخل ہین۔ بچپن مین وہ اپنے روزمرہ کے کتابی سبقون سے فارغ ہوکر کبھی سوزن کاری کشیدہ کار چوبی اور گوکھرو وغیرہ کی طرف ہمہ تن متوجہہ ہوجاتی تھین اور کبھی کھانے تیار کرنے اور چیزون کو سلیقہ کے ساتھ رکھنے مین مصروف نظر آتی تہین۔ کبھی اپنی ہم عمرون کے ساتھ مجلس آرا دکھائی دیتی تھین کبھی اون لڑکیون کو جو محل مین اسی غرض سے رکھی گئی تھین کام سکھانے مین مشغول ہوتین اسکے ساتھ سبق سے کبھی بے پروا نہین ہوئین اور اس کو سب سے مقدم کام جانتی تھین۔

حافظہ قوی، ذہن تیز، اور طبیعت مین شوق تھا۔ چندہی سال مین اُردو، فارسی کی تکمیل کرلی

قرآن شریف پڑھ لیا۔ حساب میں مہارت حاصل کرلی۔ نظم سے بہت شوق تھا جو ورثہ پدری تھا اگرچہ سرکار خلد نشین کو ہمیشہ اشعار سے نفرت تھی۔

مسند نشین ریاست ہونے کے بعد امور ریاست کے انصرام سے جو وقت ملتا اس میں مختلف قسم کے مشاغل رہتے تھے کبھی صبح و شام ہواخوری کے لئے عالی منزل کے باغ میں چلی آتی تھیں اور اسی گلگشت میں شاہجہان آباد کی زیر تعمیر عمارتوں کا معائنہ بھی کرلیتی تھیں۔

سرکار عالیہ کو خانہ داری، اور فرائض ہنرلی کی پوری تعلیم دی گئی تھی۔ دستکاری سے اُن کو خاص دلچسپی تھی، اور اخیر تک یہ دلچسپی قایم رہی اُنھوں نے اپنے محل میں چند لڑکیوں کو مخصوص اسی واسطے رکھا تھا کہ خود اُن کو دستکاری سکھائیں چنانچہ بڑے شوق اور شفقت کے ساتھ اُن کو کام سکھاتی تھیں، اور ہوشیار لڑکیوں کو تنخواہ کے علاوہ انعامات عطا کرتی تھیں۔

اُن کے اون تحائف میں جو وہ برٹش افسروں، وایسرایانِ ہند، اور شاہزادگانِ عالی مرتبت کو دیتیں بڑا حصہ اپنی دستکاری کا ہوتا تھا۔

غذا غذا سادہ تھی اور چونکہ انواع و اقسام کے کھانے پکانے میں خود کمال حاصل تھا۔ اکثر مشغلہ کے طور پر اپنے ہاتھ سے بعض سالن تیار کیا کرتی تھیں۔

چٹ پٹے کھانوں اور ترکاریوں کو بہت شوق سے کھاتی تھیں۔ باورچی خانۂ خاص میں متعدد اقسام کے کھانے پکتے تھے اور سب دسترخوان پر حاضر کئے جاتے تھے۔ اکثر مصاحب عورتیں ساتھ بیٹھتی تھیں۔ مگر سرکار عالیہ کی غذا میں صرف گوشت، روٹی، چٹنی، اور بھوپال کے مشہور چانول سکھوان نامی کا خشکہ ہوتا تھا۔

چاہ نشاط افزا کا پانی پیا کرتی تھیں۔ تالاب کے پانی سے احتراز تھا۔ رات دن میں معمولاً صرف دو وقت کھانا کھاتی تھیں چاء و ناشتہ سے شوق نہ تھا۔

تازہ پھل بہت پسند تھے اور باغات سے ڈالیون مین روزانہ آتے تھے۔ جن کو نہایت مسرت کے ساتھ تقسیم کیا کرتی تہین پان اور گٹکے سے زیادہ شوق تھا اور بہت کہائی تھین گٹکا نہایت قیمتی اور نفیس تیار کیا جاتا تھا۔

مذہب مذہبی امور وفرائض کی نہایت سختی کے ساتھ پابند تھین۔ نماز کبھی قضا نہ ہوتی تہی جمعہ کی نماز اکثر محل کی مسجد مین پڑہتی تھین۔ عیدین کا دوگانہ عیدگاہ مین ادا کرتی تھین اکثر وعظ کی مجلس بہی ہوتی تھی اور ابتدا سے انتہا تک نہایت توجہ کے ساتھ وعظ سنا کرتی تہین۔

روزہ ہاے ماہ صیام برابر رکھتی تھین اور اگر کسی وجہہ سے کوئی روزہ نہ ہوتا تو قضا رکھ لیتی تھین اور رمضان مین معمولاً تلاوت کلام مجید کیا کرتی تھین۔

دل پر خدا کا خوف بے انتہا غالب تھا۔ حشر ونشر اور وعید کے بیانات پر آنکھون سے آنسو روان ہوجاتے تھے۔

زمانہ علالت مین اونکو جب صحت سے مایوسی ہوگئی تو محض مواخذہ اُخروی کے خیال سے ایک عام اعلان شایع کیا جسکا مضمون حسب ذیل تھا کہ ہمارے (۳۳) سالہ دور حکومت مین کسی شخص کو عمداً یا سہواً کوئی ضرر ہماری طرف سے پہونچا ہو تو بوجہہ اللہ معاف کرے۔

انتقال سے دو تین سال قبل خشک سالی کے آثار معلوم ہوئے اور اندیشہ پیدا ہو گیا تھا کہ اگر پانی نہ برسا تو سخت قحط ہوجائیگا۔ عامہ مخلوق پریشان تھی۔ نماز استسقا کا حکم دیا۔ اور شریک نماز ہونے کے لئے محل سے عیدگاہ تک دہوپ مین پیادہ پا گئین اور نہایت خشوع وخضوع کے ساتھ مصروف نماز ہوئین۔

اگرچہ چند مجبوریون اور مصالح ملکی کے لحاظ سے فرض حج ادا نہ کرسکین۔ لیکن وہ وقت کی منتظر تھین اور باوجود بحری سفر سے خائف ہونے کے دل مین عزم واثق تھا۔

زکوۃ کے ادا کرنے کی بشدت پابند تھین ڈیوڑہی خاص کے اموال اور خزانہ ریاست کی زکوۃ ہمیشہ ادا کرتی تھین۔

ہزارون جلدین قرآن مجید اور مذہبی کتابون کی مطبع ریاست مین طبع کراکر اور دیگر مطابع سے خرید کر کے تقسیم فرمایا کرتی تھین۔

فیاضی طبیعت مین خداوندکریم نے فیاضی کی صفت خاص طور پر ودیعت فرمائی تہی اور اونکی طبیعت ہمیشہ فیاضی کرنے کے لئے موقعون کی متلاشی رہتی تہی۔ رعایا و ملازمین اور متوسلین و اہل خاندان کو اون کی تمام تقریبات شادی وغمی مین نہایت سیرچشمی کے ساتھ امداد دیتین وزیر ریاست کو ایک رقم مخصوص اسلئے سپرد کی جاتی کہ وہ اون شرفا کی زاد راہ و امداد مین صرف کی جاے جو باہر سے آتے ہین، اور خرچ کے سبب سے پریشان ہوجاتے ہین سوداگرون سے جو مال خرید کیا جاتا اون کو اصلی قیمت سے زیادہ قیمت دینے کے علاوہ انعام بہی عطا ہوتا تھا۔

سرکار عالیہ کو اشاعت علوم مذہبی کی طرف خاص توجہ تھی اونہون نے بڑی اولی العزمی اور بلند حوصلگی کے ساتھ نہایت نایاب کتابین جو قریباً مفقود ہوچکی تھین طبع کرائین جن مین نیل الاوطار فتح البیان تفسیر ابن کبیر روضۂ ندیہ نزل الابرار جلاء العینین۔ فتح الباری شرح صحیح بخاری نہایت وقیع اور مفید کتابین ہین خصوصاً فتح الباری ایسی نایاب اور بیش قیمت کتاب ہے جسکی اشاعت کی سخت ضرورت تہی دہلی کالج (دہلی) ڈیلی کالج اندور محمڈن کالج علی گڈہ مین نہایت فیاضی کے ساتھ چندے عطا کئے سرسید احمد خان مرحوم خود ایک ڈیپوٹیشن لیکر بھوپال آئے تھے۔ یہ وہ زمانہ تھا کہ سرسید اور کالج علماء کی تکفیر کا نشانہ بنے ہوئے تھے۔ ہر روز کوئی نہ کوئی رسالہ سرسید کی تکفیر وزندقہ اور کالج کی برائیون کا شایع ہوتا رہتا تھا۔ سرکار عالیہ پر ایسے ہی علماء کا اثر تھا۔ اس لیے دراصل جس قدر کہ کالج امداد کا مستحق تھا اور سرکار عالیہ کا جیسا کہ حوصلہ تھا اوسکی مناسبت سے امداد

نہین ملی اور صرف دس ہزار روپیہ کالج کی مسجد کے چندے مین عطا ہوئے۔ تاہم اوس زمانہ مین یہ رقم بھی نہایت وقیع تھی۔

ایک مرتبہ جب کلکتہ مین تشریف فرما تھین تو ایک مسلمان طالب علم کو تعلیم بیرسٹری کے مصارف عطا کئے اور انگلستان مین طلباء ہند کے لئے جو ایک مکان تیار ہونے والا تھا اوس مین چندہ مرحمت کیا۔

شملہ، بمبئی اور کلکتہ کے ہسپتالون مین فیاضی کے ساتھ چندے دئے فرانس و پرشیا کے مجروحون اور جنگ افغانستان کے مقتولون کی بیواؤن کی امداد نہایت سیر چشمی کے ساتھ کی۔

۱۲۹۶ھ مین مجروحین عساکر عثمانیہ کے چندہ مین ایک لاکھ روپیہ صرف خاص سے عطا کیا جس کے صلہ مین حضرت سلطان المعظم نے تمغہ مجیدی درجہ اول عطا فرمایا۔ اور فرمان کے ذریعہ سے بتوسط گورنمنٹ ہند اس امداد کا شکریہ ادا کیا اوس فرمان کی نقل حسب ذیل ہے۔

فرمان عالی شان حضرت السلطان ادام المنان، بنام نامی واسم سامی حضرت رئیسہ بھوپال نواب شاہجہان بیگم صاحبہ دام اقبالہا مترجمہ آن منشی محمد نجیب آفندی عالم ترکی صحیح مطابق مہر فقیر محمد حسین از نواب ہائے ہند رئیسہ خطہ بھوپال سیدۃ المخدرات اکلیلۃ المحصنات شاہجہان بیگم دامت عصمتہا از مقتضائے انسانیت و حمیت فطریہ و جبلیہ درشان مہاجرین آثار عاطفت مندی و مروت خود را ابراز کردہ بود۔ وچون نوازش والتفات ہم چنین اصحاب مآثر مبرورہ از مقتضائے شان مکارم نشان سلطنت سنیہ ماست۔ بنابرین بہ نظر لطف شار الیہا از یکم نشان شفقت ہمایون یک قطعہ نشان مرصع اہدا شدہ این برات عالی شان بالتصدیر رشد۔

حرر فی الیوم عشرین من شہر ربیع الاول سنہ ستہ وتسعین ومائتین والف (سنہ ۱۲۹۶ ہجری)

فرمان خاص حضرت مولانا معظم سلطان روم ادامہ اللہ الحی القیوم بنام حضرت رئیسہ بھوپال نواب شاہجہان بیگم صاحبہ دام اقبالہا۔

دولت پناہ عصمت دستگاہ رئیسہ خطہ بھوپال والیہ صاحبۃ الاعتبار در اثناء مشغولیت ممالک محروسہ شاہانہ بہ جنگ حربیہ بمقتضائی جہت جامعہ اسلامیت و اقتضائے شیم جمیلہ حمیت و فتوت از طرف ذات عصمت سمات و خاندان حرمت نشان و از جانب بعض امرا و کبرا منسوبان بہ ریاست جلیلہ حضرتت آن نقدیہ اعانت کہ بسوے دار الخلافۃ ما فرستادہ شدہ بود موجب محظوظیت شاہانہ ما شدہ است۔ و در چنین زمان پر عنایلہ کسانیکہ آثار معاونت شان مشہود بودہ است ہم وقوع یافتہ ہر کس بہ یک صورت از طرف سلطنت ما تقدیر شد۔ پس برائے نشان مخصوصہ نقدیہ و نوازش بہ آن جناب فتوت سمات ریاست مآب یک قطعہ نشان شفقت اہدا شدہ است بحسن قبول این یادگار ما تشریف فرمودہ ہر بار ابراز مآثر مروت کارے از ہمت جلیلہ مامول محبانہ است۔

المستند بتوفیقات الربانیہ عبد الحمید خان ملک الدولۃ عثمانیہ۔

محررہ ۱۶ ربیع الاول ۱۲۹۶ ہجری

قحط کے مصیبت زدہ لوگون کو جو اپنی ریاست مین امداد دی اوس کا تذکرہ تو انتظامات ریاست کے سلسلہ مین درج ہے لیکن اون کی یہ فیاضی صرف ریاست ہی تک محدود نہ تھی آئرلینڈ مدراس اور ہندوستان کے قحط زدہ اشخاص کی بھی نہایت بلند حوصلگی کے ساتھ مدد کی ۱۸۷۴ء مین قحط زدگان بنگالہ کے واسطے بیش قرار رقم عطا کی جسکے شکریہ مین خریطہ لارڈ نارتھ بروک صاحب بہادر گورنر جنرل مورخہ ۸ جولائی ۱۸۷۴ء آیا جسمین تحریر تھا کہ حضرت ملکہ معظمہ آپ کی سخاوت اور اس امداد کی جو قحط زدگان و خستہ حالان کی آپ نے کی اپنی زبان مبارک سے تحسین فرمائی ہین۔

اسی طرح ۱۸۷۷ء مین قحط زدگان مدراس کی امداد فرمائی جس کا منتظمان کمیٹی نے شکریہ ادا کیا

اور اسی سنہ مین گوالیار علاقہ کے قریباً پندرہ سو آدمیون کی جو اسی مصیبت مین مبتلا تھے پرورش فرمائی جس پر صاحب پولٹیکل ایجنٹ اپنی یادداشت ۲۶- اکتوبر ۱۸۷۷ء مین لکھتے ہین کہ غربا و قحط زدہ گوالیار قریب ۱۵۰۰- آدمی کی پرورش سڑک وغیرہ کے کام سے فرمائی یہ دریافت کرکے صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر سنٹرل انڈیا اس سخاوت اور غربا پروری نواب بیگم صاحبہ مکرمہ سے نہایت خوش ہوئے اور وایسرائے بہادر کو اطلاع دی گئی۔

ریاست مین غربا کے لئے لنگرخانہ کا اجرا کیا اور علاوہ لنگرخانہ کے روزانہ بمقدار کثیر غلہ کی تقسیم جاری کی۔

سرکار عالیہ کی فیاضی سے مجرم تک محروم نہ تھے، خصوصاً ماہ رمضان مین مسلمان قیدیون کو جو روزہ دار ہوتے نہایت عمدہ کھانا دیا جاتا تھا،

ہر سال رمضان کے مہینے مین اعزا اور مقربین و متوسلین خاص کو علاوہ خوانہاے خاصہ کے روزانہ الایچی چکنی ڈلی جاوتری وغیرہ نہایت تکلف کے ساتھ تقسیم کی جاتی تھی۔

امروہہ- لکھنؤ- مرادآباد کے ظروف عطا ہوتے تھے مختلف قسم کی شیرینی بھیجی جاتی تھی قریب قریب تمام سرکاری مسجدون مین افطاری و شربت کا انتظام رہتا تھا۔

بے تعصبی طبیعت مین مطلق تعصب نہ تھا اونکے دربار مین ہندو بھی ممتاز تھے اور ہندؤن کے ساتھ بھی ہمیشہ مراعات ہوتی تھین۔ اونہون نے مسافر و غریب ہندؤن کے لئے ایک محکمہ سدابرت کا قایم کیا جس مین روزانہ خشک جنس غریبون کو تقسیم ہوتی ہے اور مسافرون کو علاوہ خوراک کے زادراہ بھی دیا جاتا ہے۔

جسطرح کہ غربا اسلام کے وظائف مقرر کئے اوسی طرح غربا ہنود کے بھی وظیفون سے دستگیری کی۔

مستقل مزاجی سرکار عالیہ مین مستقل مزاجی کی صفت حیرت انگیز تھی۔ وہ ایک مرتبہ جس امر کی نسبت

رائے قایم کرلیتی تہین۔ پھر اوس رائے پر اس قدر مضبوط رہتی تھین کہ اوس سے رجوع کرنا گویا خود اون کے اختیار سے باہر ہوتا تھا۔ ایک شخص کو بُرا سمجھکر اچھا جاننا یا اچھا جانکر بُرا سمجھنا اون کی طبیعت سے بالکل بعید تھا۔

وہ جس بات کا عزم کرلیتی تھین جب تک وہ پوری نہ ہو اون کو چین نہین آتا تھا۔ خطا اور ان اور قصور وار ون کو چشم پوشی و خطا بخشی کی صفات کے ساتھ اس صفت نے ملکر اور بھی خطاؤن اور قصورون پر دلیر بنا دیا تھا۔ اور یہی وجہ ہوئی کہ اون کے زمانہ مین اکثر لوگون کی جسارت حد اعتدال سے بڑہ گئی۔

اون کو کامل طور پر باور کرا دیا گیا تھا کہ نواب صدیق حسن خان صاحب کا انتزاع خطاب وسلامی محض مخالفین کی سازشون کا نتیجہ ہے وہ بے قصور ہین۔ اور لوگون نے حسد کر کے اون پر اتہامات قایم کیے ہین۔ اسلیئے سرکار عالیہ نے ڈیفنس اور بریت مین ہر ایک کوشش جو اون سے ممکن تھی کی سرلیپل گریفن کا اونہون نے بڑی دلیری کے ساتھ مقابلہ کیا۔ اور جب وہ سنٹرل انڈیا سے چلے گئے اور آنریبل مسٹر ایف ہنوی صاحب بہادر انچارج ہوئے تو اون کو توجہ دلائی۔ خود شملہ جا کر لارڈ ڈفرن سے (جن کی گورنمنٹ نے یہ کارروائی کی تہی) ملاقات کی اور نواب صاحب کی بیگناہی ثابت کرنے مین کوئی دقیقہ نہ چھوڑا۔

غرض ہر وقت نہایت استقلال کے ساتھ وہ اس کوشش اور جد وجہد مین مصروف رہتین یہان تک کہ نواب صدیق حسن خان صاحب کا انتقال ہوگیا۔ مگر سرکار عالیہ نے پھر بھی اس امر کی کوشش جاری رکھی کہ سرکاری مراسلات و تحریرات مین اون کو "نواب صاحب مرحوم شوہر رئیسہ" کے خطاب سے مخاطب کیا جائے اس زمانہ مین لارڈ لینسڈون وایسرائے گورنر جنرل ہند تھے اونہون نے سرکار عالیہ کی دل جوئی اور پاس خاطر سے اس خواہش کو منظور کرلیا۔

اور باضابطہ طور پر اس خطاب سے یاد کئے جانے کا حکم صادر کردیا۔

شعر وسخن اور تصنیف وتالیف تعلیم باقاعدہ ہوئی تھی ذہن رسا اور طبیعت مین مذاق علمی موجود تھا۔ نواب امیر الملک والاجاہ سے عقد کرنے کے بعد تصنیف وتالیف کی طرف توجہ ہوئی اونہون نے چند کتابین نہایت مفید تصنیف وتالیف کین۔

چون کہ **نواب جہانگیر محمد خان** صاحب بہادر مرحوم کا مذاق سخن بہت اچھا تھا شعر و شاعری سے دلچسپی رکھتے تھے اور خود بھی شعر کہتے تھے اسلئے سرکار عالیہ کی طبیعت مین شاعری سے بھی خاص مناسبت تھی ابتداً کچھہ یون ہی سا شوق ہوا پھر رفتہ رفتہ بڑھ گیا۔ پہلے شیرین تخلص تھا پھر تاجور رہا۔

اون کے دو مطبوعہ دیوان تاج الکلام اور دیوان شیرین چھپ چکے ہین لیکن مجھے بہت شک ہے کہ اون دیوانون مین کل غزلین وغیرہ اون کی ہین۔ اسمین شک نہین کہ وہ شاعرہ تھین لیکن نہ ایسی فرصت تھی اور نہ طبیعت کا یہ رنگ تھا کہ ایک ایسے عامیانہ مذاق مین جو اون دیوانون مین جابجا پایا جاتا ہے وہ شعر وسخن کہین۔ اون کی تہذیب کا معیار نہایت اعلی تھا اون کے ہر فعل وقول مین کامل متانت بھری ہوئی تھی وہ کوئی سوقیانہ بات کبھی مونہہ سے نہین نکالتی تھین یہ صحیح ہے اور بالکل صحیح معلوم ہوتا ہے کہ بعض درباری لوگون نے جو رسوخ یافتہ تھے اونکے نام سے ایسی غزلون اور اشعار کو مستزاد کرکے طبع کرایا اور سرکار عالیہ نے اپنی خلقی مروت وچشم پوشی سے خاموشی اختیار کی۔ یا اون کے ملاحظہ مین دیوان پیش نہ ہوئے۔ تصانیف نظم کے سلسلہ مین ایک مثنوی موسوم بہ صدق البیان ہے اس مثنوی مین اول بروئے تحقیق قدیم افلاک کی حالت، بروج کی اشکال، تبدیل موسم کے اسباب جو اثرات برج سے پیدا ہوتے ہین۔ زمین کی ماہیت اور فضول پیداوار کا تذکرہ ہے پھر

ہندوستان کی زمین کی کیفیت اور اجناس کی پیداوار معدنیات چرند پرند درند دریا مچھلیون اور موسمی کیفیت اور اوس کا اثر جو آدمیون پر ہوتا ہے دکہانے کے بعد موسمون کے اشغال کہیل تماشے میلے تہوار دسہرہ بسنت ہولی دیوالی وغیرہ کا مفصل بیان ہے۔

اسکے بعد شہنشاہ تیمور اور راجہ بتورا کی جنگ تیمور کی فتح یابی اوس کا جشن فتح اور انتظام مملکت کو دکہایا ہے پھر بابر، و شاہجہان کا بھی ذکر ہے۔ دہلی کی عمارات آبادی باغات جشن ساون اور ہولی کے حالات تحریر کئے ہین اس مثنوی سے ہندوستان کی جغرافی و طبعی حالت اور قدیم معاشرت بہت اچھی طرح معلوم ہوتی ہے اور باعتبار بندش الفاظ و تلمیح اور تمثیل و استعارہ کے شاعری کا بہترین نمونہ ہے لیکن اگر یہ تمام باتین تحقیقات تاریخی کے ساتھ نثر مین لکھی جاتین تو یقیناً معلومات عامہ کے لئے بہت زیادہ مفید ہوتین۔

تاریخ مین **تاج الاقبال** مشہور کتاب ہے۔ جس مین سردار **دوست محمد خان** بانی ریاست کے حالات سے لیکر اپنی حکومت کے ابتدائی چار سال تک کے حالات درج کئے ہین۔

یہ کتاب ۱۱ فرمان روایان بھوپال کی جن کا زمانہ فرمان روائی سنہ ۱۱۲۰ ہجری سے شروع ہوتا ہے ایک مکمل تاریخ ہے اس مین ۱۶۹ سال کے تمام حالات نہایت تفصیل کے ساتھ درج ہین۔

آخر مین چند ضمیمہ جات ہین جن مین میرازی خیل کی تحقیق اپنے زمانہ کے دفاتر و محکمہ جات کی تفصیل جاگیرات کے حالات گوشوارہ مردم شماری، مساحت شرح پرگنہ جات و حال قصبات و قلعہ جات و پیدائش غلہ و میوہ جات تذکرہ کارپردازان و خیر خواہان ریاست کو نہایت وضاحت کے ساتھ درج کیا ہے اس تاریخ کا ترجمہ انگریزی، فارسی، اور مرہٹی مین بھی ہو گیا ہے۔

تہذیب النسوان و تربیت الانسان یہ کتاب فرائض منزلی کی تعلیم کے لئے نہایت مفید و کارآمد ہے۔ اس مین عورتون کے امراض ادویہ، ولادت، گھٹی، عقیقہ، تقریبات، غذا و لباس بیماری و علاج، منت و نذر

توہمات ادعیہ، تربیت، والدین کا برتاؤ گھر کی آرائش، زیورات، تعلیم فنون سپہ گری، کھانا پکانا، کپڑا سینا کپڑا رنگنا، ازدواج، حقوق الزوجین، طلاق وخلع، عدت، بیماری، تیمارداری تعزیت، موت، جزع فزع، تکفین وتجہیز، سوگ، خیرات، مقبرہ، زیارت قبور وغیرہ کو نہایت عمدگی کے ساتھ بحوالہ نصوص واحادیث سلیس عبارت مین بڑی شرح وبسط کے ساتھ ۵۰۴ صفحون مین تحریر کیا ہے۔

یہ کتاب اس قابل ہے کہ تمام لکھی پڑھی عورتین اس کو مطالعہ کرین اور اپنا دستور العمل بنائین سرکار عالیہ کی تمام تصنیفات مین اس کتاب کو ایسی قبولیت عامہ حاصل ہوئی کہ کئی دفعہ بکثرت طبع کرا کے تقسیم کی گئی۔

خزینۃ اللغات اس کتاب مین چھ زبانون یعنی اردو فارسی عربی سنسکرت انگریزی اور ترکی کے قریباً ساڑھے پانچہزار لغات متعارفہ درج ہین۔

اول اردو والفاظ بقاعدہ حروف تہجی ایک خانہ مین اور پھر فارسی عربی سنسکرت انگریزی ترکی الفاظ علی الترتیب بالمقابل پانچ جدا جدا خانون مین تحریر کئے گئے ہین۔

سنسکرت وانگریزی کے الفاظ علاوہ اسکے کہ بخط فارسی تحریر ہین اونہین زبانون کے رسم الخط مین بھی لکھے گئے ہین تاکہ تلفظ مین آسانی وصحت رہے۔

عزیزانہ مہر ومحبت اور خانگی تعلقات اپنے تمام اعزا کے ساتھ خواہ وہ دور کے ہون، یا قریب کے، نہایت محبت تھی، اُنھون نے تمام عزیزون کی بیش قرار تنخواہین مقرر کر دی تھین، اور اُن مین جو قریب تھے - اُن کو تنخواہ کے علاوہ بڑی بڑی جاگیرین بھی عطا کی تھین، پھر عطیات کا نا متناہی اور غیر محدود سلسلہ برابر جاری تھا خاندان مین کوئی شخص کسی عمر کا بھی ایسا نہ تھا جو اُن کے جود وسخا سے متمتع نہو، اُن کے حضور مین تنخواہ اور جاگیر کے لئے صرف خاندان ریاست سے سلسلہ ہونے کا استحقاق کافی تھا اور وہ سب کے رنج وخوشی

مین شریک ہوتین، اور کبھی کسی امداد سے دریغ نکرتین،

البتہ چند خاندان ایسے بھی تے جو معتوب کرادئے گئے تے قریب کے اعزّا مین نواب قدسیہ بیگم مرحومہ، مین، اور میرے خاندان کے ممبر تے؛ اور سب اُس خوشی و مسرت اور تسکین و راحت سے جو سرکار عالیہ کی محبت سے ہوسکتی تھی محروم ہوگئے تے، البتہ میری اولاد مین سے ایک بلقیس جہان بیگم ہی تھین جو نانی کی محبت کا مرکز تھین، دنیا کی تمام شفقتین اُن کی ایک ذات پر صرف ہوتی تھین، لیکن اُن کا قضائے الٰہی سے انتقال ہو گیا، اور اُنکی علالت مین اُن زخمون پر جو ان کشیدگیون اور نزاعات کے نتائج تے، جس طرح نمک پاشی ہوئی خدا اُس کی تکلیف سے ہر انسان کو محفوظ رکھے۔

مین اُن واقعات کو دوہرانا نہین چاہتی جو اس مسلسل ۲۰ سال کے دوران کشیدگی مین گذرے، نہ مجھے اُن وجوہ کو تحریر کرنا منظور ہے، جنہون نے یہ حالتین پیدا کین، اگرچہ سرکار عالیہ کی سوانح عمری مین اُن خانگی نزاعون کا تذکرہ بھی ایک جزو ہو گیا ہے، جو ایک طرف دختر یعنی میرے ساتھ، اور دوسری طرف نانی یعنی نواب قدسیہ بیگم صاحبہ مرحومہ کے ساتھ، پیدا ہوگئے تھے، لیکن مین اُن سے اغماض کرجانا ہی مناسب سمجھتی ہون، کیونکہ میری خود ایک فریق کی حیثیت ہے اس کے علاوہ اب مین اُن واقعات کو بالکل فراموش کر دینے کی کوشش کر رہی ہون مجھے جو کچھ لکھنا تھا تزک سلطانی مین لکھ چکی ہون، اور وہ بھی محض اُن جذبات کے اثر سے لکھا ہے جن کا پیدا ہونا ایک فطری بات ہے، اگر کوئی شخص ان قابل فراموش واقعات پر کبھی تنقید کی نظر ڈالے گا۔ تو اسکو ان نزاعون کے پیدا ہونے کے اسباب خود معلوم ہو جائینگے لیکن مجھے امید ہے کہ اس محنت طلب اور تکلیف دہ کام کے اختیار کرنے سے ہر شخص گریز کرے گا۔

تقریبات وجشن

سرکار عالیہ کو فیاضانہ حوصلون اور اولوالعزمانہ داد و دہش کے سبب سے تقریبات سرت کے ساتھ نہایت دلچسپی تھی اور ہمیشہ وہ ایسی تقریبون مین شرکت کے لیے بڑی خوشی سے آمادہ رہتی تھین، اور پھران تقریبون مین اُنکی فیاضی وبلند حوصلگی نئی شان سے ظاہر ہوا کرتی تھی - اہتمام و انصرام مین فطرت سے خاص طور پر ذوق سلیم عطا ہوا تھا۔ اون کی جدت پسند طبیعت جو اختراعات کرتی تھی اوس سے ایک عجیب قسم کی لطافت پیدا ہوجاتی تھی

اکثر اعزای ریاست کی تقریبات خود بذات خاص انجام دیتین - اور تمام مصارف عطا فرماتین چنانچہ ایسی چند تقریبون کے نہایت مختصر اور اجمالی حالات بیان کئے جاتے ہین -

تقریب نشرہ

اپنے زمانہ حکومت مین اونہون نے سب سے پہلے میری تقریب نشرہ کی - سرکار قدسیہ مرحومہ نے سرکار خلد نشین کے نشرہ کی اور سرکار خلد نشین نے سرکار عالیہ کے نشرہ کی تقریب نہایت دھوم دھام اور فیاضی سے کی تھی -

سرکار عالیہ نے بڑے تکلف اور پرحشمی کے ساتھ اس تقریب کا اہتمام کیا، ۱ محرم ۱۲۸۸ھ مطابق ۱۸۷۱ء سے یہ تقریب شروع ہوئی اور گیارہ ربیع الاول تک اس کا سلسلہ قایم رہا - ارکان دولت و اخوان ریاست مختلف تاریخون مین جلوس کے ساتھ شوکت محل پر مہندیان اور جوڑے لائے -

اون کی خاطر و مدارات کی گئی - جملہ برادران و ارکان ریاست تمام ملک محروسہ کی رعایا اور تمام ملازمین کی نہ صرف دعوتین ہوئین بلکہ خلعت بھی عطا کئے گئے - شعرا کو بصلہ قصاید تہنیت انعامات دیے گئے -

یورپین احباب و عہدہ داران بھوپال ایجنسی کے روسا کی جن سے مراسم اتحاد تھے مخصوص طور پر دعوت کی گئی اور اون کی مہمانداری مین ہر قسم کے تکلفات کئے گئے

بھوپال مین ایک عام چہل پہل تھی، اور کوئی شخص ایسا نہ تھا جو اس تقریب مین بہرہ اندوز مسرت نہوا ہو چالیس شب تک روشنی ہوئی۔ روزانہ آتشبازی چلی۔ مجلسین آراستہ ہوئین۔ اور آخر روز باغ نشاط افزا مین ایک جشن ہوا۔

آنریبل میجر ڈیلی ایجنٹ گورنر جنرل سنٹرل انڈیا اور صاحب چیف کمشنر بہادر ممالک متوسط بھی تشریف لائے تھے۔ تمام مہمان کوٹھی قدیم مین جو اب گیسٹ ہاؤس کے نام سے مشہور ہے مقیم تھے اور اوسکے قرب مین ایک خوشنما کیمپ بنایا گیا تھا۔ اس کیمپ مین ایک چوبی مکان ڈائننگ ہال کے طور پر تیار ہوا تھا۔

نشرہ کی محفل نہایت آراستہ تھی علاوہ اعزا و ارکانِ ریاست کے تمام مہمان بھی شریک تھے اس موقع پر سرکار عالیہ نے حسب ذیل تقریر کی۔

"مین شکر کرتی ہون اوس خدا کا جس نے مجھکو ایسے خاندان مین پیدا کیا جو کتنی پشتون سے خیر خواہ بادشاہ ہند و انگلستان ہے۔ اور حضرت ملکہ معظمہ دام اقبالہا سی قدرشناس آبروبخش کو ہمارے سر پر سایہ گستر فرمایا۔ کہ جنہون نے اس چھوٹی سی ریاست کو بوجہ خیر خواہی شایان وجانفشانی نمایان کے بڑی ریاستون پر تفوق و امتیاز تمام بخشا۔ اور ترقی عزت و توقیر روزافزون دیکر اس ریاست کو خاص اپنی ریاست سمجھا اور ممنون ہون مین میجر ڈیلی صاحب بہادر ایجنٹ نواب گورنر جنرل صاحب بہادر سنٹرل انڈیا۔ اور کرنیل ایڈورڈ ٹامسن صاحب بہادر قایم مقام پولیٹکل ایجنٹ بہادر بھوپال اور سب صاحبان عالیشان بہادر۔ اور لیڈی صاحبات کی کہ جنہون نے براہ کمال محبت و مہربانی تکلیف سفر گوارا کرکے اس مجلس کو اپنی مقدم فرخی توام سے رونق بخشی۔ اور شریک جلسۂ جشن تقریب نشرہ نواب سلطان جہان بیگم صاحبہ ہو کر باحضر کو قبول فرمایا۔ اور میری اور صاحبہ موصوفہ کی آبرو بڑہائی اس عنایت و مہربانی سے مجھکو اس بات کا

یقین ہوا کہ جس طرح ملکہ معظمہ دام اقبالہا کو خیال بقا و ترقی مدارج اس ریاست کا ہے اوسی طرح اونکے ارکان سلطنت کی ہمت میری افزایش عزت اور زیادت مراتب کی طرف متوجہ ہے۔ اور صاحبان بہادر ممدوح میری خیر خواہی اور خوشدلی کے مدارج جو نسبت سرکار انگلشیہ کے روز افزون ہین دریافت کر کے ہمیشہ میرے مددگار اور سرپرست رہین گے۔ بڑے صاحب بہادر نے بہت محنت و مشقت سے میرے تردد کو اپنی ذات خاص پر لیا اور اہتمام اس تقریب کا نہایت خوش اسلوبی سے کیا۔

اسکی بھی مین شکر گذار ہون۔ اور خدا سے یہ دعا کرتی ہون کہ مجھکو ہمیشہ مثل بزرگون میرے کے اطاعت و فرمانبرداری و خیر خواہی ملکہ معظمہ دام اقبالہا مین رکھے۔ اور مجھسے اور میری اولاد سے وہ کام نمایان کرائے کہ جس سے میر اسبب عزت و امتیاز میری اور اولاد میری کے روز افزون ہون۔

اسکے علاوہ ڈنر پر بھی ایک تقریر فرمائی جسکی نقل ذیل مین درج کی جاتی ہے۔

"آج خدا کے فضل سے مجھے بہت بڑی خوشی ہے۔ جو صاحبان عالیشان بہادر و لیڈی صاحبات مہربان جو مجھ سے محبت دلی رکھتی ہین بھوپال مین تشریف لائین۔ اور مین بہت ممنون منت ہوئی ان کی مہربانی سے جو میری تمنا سے اپنے کام چھوڑ کر تکلیف سفر کی اپنے اوپر اوٹھائی۔ اور اس محفل کو اپنے قدم سے کمال زیب و زینت بخشی۔ بس مجھے ان صاحبون کے احسان کا شکر بیان نہین ہو سکتا۔ اگر مجھکو غم ہے تو یہی غم ہے۔ کہ مجھسے اون صاحبون کے شان کے لائق مہمانی نہو سکی اور اس کا سبب یہ ہے کہ مجھکو ضلع مشرق کا دورہ کرنا تھا اور مخلوق کا حال جو خالق کی امانت سونپی ہوئی ہے۔ دریافت کرنا تھا۔

اگرچہ مین نے اس دورہ مین بہت جلدی کی پھر بھی قریب دو مہینے کے مجھکو دورہ مین گذر گئے اگر دورہ کے بعد دو مہینے پہلے دعوت سے میرا بھوپال مین رہنا ہوتا تو اپنے دوستون

کے واسطے جیسا میرا جی چاہتا ہے اوسی طرح اپنے دوستوں کی مہمانی کی تیاری کرتی۔ اگر ایڈورڈ ٹامسن صاحب بہادر بہت محنت اور شفقت سے میری مدد نہ کرتے اور میرے تردد کا اپنی ذات خاص پر بار نہ اوٹھاتے۔ تو مجھ سے اتنا بھی نہ ہوسکتا۔ مین دل سے صاحب موصوف کی ممنون ہوئی۔ اب میری بھی دعا ہے کہ ہماری بادشاہ ملکہ معظمہ ہند و انگلستان کا اقبال اور دولت روز بروز ترقی پائے۔ اور ہمارے دوستون کا نصیب اس سرکار دولت مدار درجہ اعلی پر پہونچے۔

اور مجھ سے ایسی اطاعت و فرمان برداری اور خلوص اس سرکار کی ہو جس سے ترقی میری عزت اور آبرو کی ہو۔ اور مین صاحبان عالیشان بہادر کے احسان تازہ کی ہمیشہ ممنون منت ہونگی۔ ان تقریرون کے جواب مین آنریبل میجر ڈیلی اور صاحب پولیٹیکل ایجنٹ نے تقریرین کین جن مین سرکار عالیہ کی مہمان نوازی کا شکریہ تقریب کی تعریف اور قابلیت و وفاداری کا اعتراف تھا۔

تقریب شادی

جو انتظامات کہ میری آیندہ زندگی کے متعلق سرکار خلد نشین کے پیش نظر تھے اُن مین سب سے زیادہ اہم انتظام جسکو ہر ایک شخص سمجھ سکتا ہے۔ میرے شوہر کے انتخاب کا تھا اُنہون نے نہایت غور اور دور اندیشی کے ساتھ کافی اطمینان کر لینے کے بعد خاندان جلال آباد سے (نواب احتشام الملک عالیجاہ) احمد علی خان کو منتخب کیا۔ اور بھوپال مین رکھکر اُن کی تربیت اور تعلیم شروع کر دی تھی، سرکار عالیہ کو بھی اُن کے ساتھ حد درجہ اُنس تھا، اور مادرانہ شفقت فرماتی تھین، لیکن کوئی رسم وغیرہ نہین ہوئی تھی، اس لئے اور جگہہ سے بھی پیام آئے آخر ۱۲۸۹ھ آغاز ۱۸۷۳ء مین ارکین و اخوان ریاست کو جمع کر کے مشورہ لیا۔ سب نے سرکار خلد نشین کے انتخاب سے اتفاق کیا سرکار قدسیہ بیگم صاحبہ مرحومہ بھی متفق الرائے

تھین، اب گورنمنٹ آف انڈیا کی منظوری باقی تھی، چنانچہ بذریعہ خرائطہ اجازت طلب کی گئی اور میری دستخطی تحریر گورنمنٹ آف انڈیا مین بھیجی گئی۔ لارڈ نارتھ بروک وایسرائے ہند نے قبل منظوری دینے کے ایجنٹ نواب گورنر جنرل بہادر کو بھوپال آکر مجھ سے رضامندی حاصل کر لینے کی ہدایت فرمائی۔

اس بناپر صاحب محتشم الیہ بھوپال تشریف لائے، مجھ سے اُس تحریر کی تصدیق کرائی، اور زبانی جملہ مراتب طے کر کے واپس تشریف لے گئے۔ اسکے بعد ہز اکسلنسی کا خریطہ اجازت موصول ہو جانے پر سرکار عالیہ نے شادی کی ابتدائی تقریبات شروع کر دین اور سال بھر تک برابر حضر سواری ایک تقریب ہوتی رہی ۲۳ ذیحجہ ۱۲۹۱ھ تاریخ عقد قرار پائی، سرکار عالیہ نے اپنے یورپین احباب ہندوستانی دوستون اور عزیزون کو اذن (دعوت) دیا۔

یورپین مہمانون کے لئے اٹارسی سے بھوپال تک ہر قسم کی آسایش کا منزل بمنزل انتظام کیا گیا تھا اور خاص شہر مین، جہانگیرآباد کے وسیع میدان مین ایک خوشنما کیمپ بنایا گیا تھا۔ جس مین مہمانون کی دعوت و تفریح کا اہتمام تھا۔ تاریخ عقد سے قبل کل مہمان جمع ہو گئے تھے۔ اور نہایت گرمجوشی کے ساتھ اون کی خاطر و مدارات ہوئی۔ عقد کے وقت تمام فوج محل کے قریب نئی وردیان پہنے ہوئے صف بستہ کھڑی تھی۔ بائیسوین پلٹن کا بینڈ محل کے سامنے بج رہا تھا۔ تمام اخوان و ارکان ریاست موجود تھے۔

عصر سے پہلے یورپین جنٹلمین اور لیڈیز ایک جلوس بنا کر محل پر آئے۔ اونکی سلامی ادا ہوئی یورپین جنٹلمین باہر بیٹھے رہے اور لیڈیز سرکار عالیہ کے پاس اون کے کمرہ مین آکر بیٹھ گئین۔ دولہا کی آمد پر گارڈ آف آنر نے سلامی دی۔ چوبدار زرین وردیان پہنے اور عصائے طلائی ہاتھ مین لئے ہوئے آگے آگے پکارتے جاتے تھے۔ اوس وقت دولہا صاحب رواج ریاست سرکار عالیہ

کا عطیہ خلعت جس مین مالائے مروارید و تیغ اصفہانی وغیرہ چیزین شامل تھین پہنے ہوئے ایک کارچوبی شامیانہ کے نیچے تخت زرین پر بیٹھے ہوئے تھے قاضی زین العابدین صاحب نے خطبہ نکاح پڑہا اور ایجاب وقبول کے بعد یہ مقدس رسم ختم ہوئی۔ جملہ حاضرین نے بسم اللہ کہکر زوجین کی زندگی کی کامیابی اور پُرمسرت رہنے کی دعا مانگی۔ دولہ بمقتضاء ادب تخت سے اوترکر نواب امیرالملک والاجاہ کے پاس گئے۔ قاضی صاحب واکابر وعلماء ملت کو نذرین پیش کین۔

سرکار عالیہ کی طرف سے دولہ کے عزیزون اور ہم وطنون کو جو اس تقریب مین شرکت کے لئے آئے تھے بیش قیمت خلعت پہنائے گئے اور دولہ کو نظیر الدولہ سلطان دولہ کا خطاب اور چالیس ہزار کی جاگیر مرحمت ہوئی۔

۲۵ ذی الحجہ کو سرکار عالیہ نے باغ نشاط افزا مین چوتھی کی رسم کی تمام فوج ریاست کا جلوس و ماہی مراتب، توپ خانہ محل سے لیکر باغ تک جمایا گیا دولہ پروسیشن کے ساتھ باغ مین گئے وہان چوتھی کی رسمین ہوئین۔ اور پھر ایک عرصہ تک نہایت فراخ دلی وفیاضی کے ساتھ دعوتون کا سلسلہ جاری رہا سرکار عالیہ نے تمام رعایا کو انعام مرحمت فرمایا اور جس قدر یتیم و غریب لڑکیان تھین اون کی شادی کا صرفہ عطا کیا

بلقیس جہان بیگم (مرحومہ) نواب محمد نصراللہ خان، نواب زادہ کرنل محمد عبیداللہ خان، صاحبزادی آصف جہان بیگم (مرحومہ) کی ولادت کی تقریبات بھی سرکار عالیہ نے نہایت دہوم دہام سے کین اور چونکہ صاحبزادی بلقیس جہان بیگم کے ساتھ اون کو بے انتہا محبت تھی اور اپنے پاس ہی رکھتی تھین۔ اسلئے اون کی دوسری تقریبات یعنی نشرہ سورہ بقر اور نشرہ ختم کلام مجید وغیرہ مین نہایت دریا دلی اور فیاضی کے ساتھ اہتمام ہوتا تھا۔ تمام اعزا

ومتوسلین کو خلعت عطا ہوتے تھے۔ پُر تکلف دعوتین کی جاتی تھین۔ غرض ہر ایک تکلف جو سرکار عالیہ کی فیاض طبیعت کر سکتی تھی وہ اِن تقریبون مین کیا جاتا تھا۔

جشن تاج محل | ایوان تاج محل جب تیار ہو گیا تو سرکار عالیہ نے اوسکی تیاری کا ایک جشن منعقد کیا۔ جاگیرداران ریاست اور شہر ومتصلات کے تمام عہدہ دار اور ملازمون کو خلعت عطا کیے۔ فقرا ومساکین کو جوڑے دیے گئے نہایت تکلفات کے ساتھ دعوتین کین مکانون پر کھانے بھیجے گئے۔ اور جن قیمتی برتنون مین یہ کھانے بھیجے گیے وہ بھی عنایت کر دیے گئے۔

ہر طبقہ کی عورتون کو محل مین مدعو کیا اور کئی دن تک اون کی دعوتون کا سلسلہ جاری رہا۔ اون کو مع بیش قیمت زیورات کے جوڑے دیے۔ محل کے متعلقین اور متوسلین کو طلائی اور مرصع زیور مع خلعتون کے مرحمت کیے اس جشن مین تقریباً دس ہزار جوڑے دیے گئے اور ۷۶۹۹۵۔ آدمیون کی دعوت ہوئی۔ اور دو سال تک یہ سلسلہ جاری رہا ابتری کاغذات سے اخراجات کی صحیح تعداد نہین معلوم ہو سکی لیکن اندازہ کیا جاتا ہے کہ تخمیناً دس لاکھ روپیہ صرف ہوا۔

تقریب بسم اللہ | میان قدر محمد خان یعنی اپنے سوتیلے بھائی کے پوتے کی بسم اللہ کا جشن بھی بڑی دھوم دھام سے کیا۔ چونکہ ہم لوگون سے ناراض ہونے کے بعد سرکار عالیہ کی تمام شفقتون کا مرجع میان دستگیر محمد خان صاحب اور نواب امیر الملک والاجاہ کی اولاد تھی۔ اسلئے سرکار عالیہ ان ہی کی تقریبات سے اپنا حوصلہ نکالتی تھین۔ اور دل کو مسرور کرنے کی کوشش کرتی تھین۔ تاج محل کے چارون طرف تقریباً دو میل کے احاطہ مین رنگین گلاسون اور چراغون کی روشنی تھی اور جا بجا لالٹینین نصب تھین۔ مختلف رنگون کی جھنڈیون اور پھریرون سے سڑکین آراستہ کی گئین تھین۔ سرکار عالیہ نے جو خلعت عطا کیا تھا اوسکو نام جہام پر رکھکر جلوس کے ساتھ

ادن راستون سے نکالا گیا۔

جو مہرزین میان قدر محمد خان کے لئے جوڑے لائے اون کو قیمتی خلعت مرحمت ہوئے جو ہزارون روپیہ کے تھے عورتون اور مردون کی کئی دن تک پُرتکلف دعوتین ہوئین قصائد وقطعات تہنیت پیش کرنے والون کو انعام سے مالا مال کیا۔

گلابی جشن | ایک مرتبہ باغ نشاط افزا مین گلابی جشن منایا۔ باغ کے اکثر بڑے بڑے تختے گلاب کے تھے اور باقی تختون اور درختون مین نہایت صنعت کے ساتھ گلاب کے پھول بنا کر لگائے گئے تھے ہر شخص جو اس جشن مین شریک تھا گلابی لباس پہنے ہوئے تھا۔ عمارت پر بھی گلابی رنگ تھا خیمے اور شامیانے تک گلابی تھے۔

بیماری وانتقال

ربیع الاول ۱۳۱۸ھ ہجری کے آخر مین سرکار عالیہ کے بائین رخسار مین اندر کی طرف کچھ خراش محسوس ہوئی، لیکن ایک معمولی بات سمجھکر اُس وقت اُنھون نے خیال نہین کیا، مگر جب دو چار دن بعد تکلیف زیادہ معلوم ہوئی تو علاج شروع ہوا۔ ڈاکٹرون نے کینسر تشخیص کیا، اور ڈاکٹر انڈرسن جو لکھنؤ کے ایک مشہور ڈاکٹر تھے اس بات پر مصر تھے کہ کینسر کاٹ دیا جائے، ڈاکٹر وٹین ایجنسی سرجن سیہور بھی اُن کی رائے سے متفق تھے، سرکار عالیہ بھی راضی ہو گئی تھین، عمل جراحی کا انتظام بھی ہو گیا تھا، اور سامان بھی کمرے مین آگیا تھا، مگر عین وقت پر کچھ ایسے توہمات پیدا کرائے گئے کہ سرکار عالیہ نے عمل جراحی سے قطعی انکار کر دیا، ایسی صورت مین ڈاکٹرون کو افسوس کے ساتھ خاموش رہ جانا پڑا، اور جس طریقہ سے کہ علاج ہو رہا تھا جاری رہا لیکن مرض برابر بڑہتا گیا، اور بالآخر اُنھون نے ۱۱ مہینے سخت تکلیفین اُٹھانے کے بعد ۲۸ صفر ۱۳۱۹ھ

مطابق ۱۶ جون ۱۹۰۱ء کو دن کے ۱۲ بجے ۵ منٹ پر تریسٹھ سال کی عمر میں انتقال کیا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ انتقال کی خبر نے شہر میں ایک کہرام برپا کر دیا، کوئی دل ایسا نہ تھا کہ اُس سانحہ جان کاہ سے بے چین نہ ہو گیا ہو اور کوئی متنفس ایسا نہ تھا جس کی آنکھوں سے آنسو جاری نہوں میں انتقال کی خبر پاتے ہی تاج محل پہونچ گئی تھی، در و دیوار پر سناٹا چھایا ہوا تھا، ہر چیز پر عبرت و حسرت برس رہی تھی میری جو حالت تھی، اور مجھ پر جو کچھ گذر رہا تھا اُس کو بس میں ہی جانتی ہوں، نہ وہ کیفیت بیان ہو سکتی اور نہ وہ حالت ضبط تحریر میں آسکتی ہے؛

میں نے تجہیز و تکفین کا انتظام کیا، اور ۴ بجے اسلامی سادگی کے ساتھ باغ نشاط افزا کو جو اُن کا خاص باغ تھا جنازہ روانہ ہوا۔

نواب احتشام الملک عالی جاہ، نواب محمد نصر اللہ خان، کرنل عبید اللہ خان، مسٹر جے لینگ پولیٹکل ایجنٹ، اور شہر کے ہر درجہ اور طبقے کے آدمی جنازہ کے ہمراہ تھے۔ ان کے علاوہ تاج محل سے لیکر باغ تک دو طرفہ سڑکوں پر بھی ہزارہا آدمی جمع ہو گئے تھے تاکہ اپنی فیاض و مہربان حکمران کی اُس خدمت کو بجا لائیں جو سب سے آخری خدمت ہے آنریبل میجر میڈ ایجنٹ نواب گورنر جنرل بہادر سنٹرل انڈیا بھی تدفین سے قبل آگئے تھے۔

عیدگاہ میں نماز جنازہ ہوئی، اور مغرب کے قریب دفن ہوئیں ہز امپیریل مجسٹی قیصر ہند، اور ہز اکسلنسی وائسرائے آف انڈیا نے پیغام تعزیت بھیجے۔ اس سانحہ پر ۱۷ جون کو گورنمنٹ کے غیر معمولی گزٹ میں حسب ذیل مضمون شایع ہوا

"حضور وائسرائے و گورنر جنرل کشور ہند کو باجلاس کونسل نہایت افسوس کے ساتھ یہ خبر معلوم ہوئی کہ ہز ہائنس نواب شاہجہان بیگم صاحبہ والیہ بھوپال رئیس دلاور اعظم طبقہ اعلاے ستارہ ہند، و ممبر شاہنشاہی سلسلہ کرون آف انڈیا نے انتقال فرمایا"

"اس ۳۳ برسون کے عرصے مین جو اُن کو دوران حکمرانی مین صرف ہوئے اُنہون نے اپنے نامور پیشرو ہر ہائنس نواب سکندر بیگم صاحبہ کی رفتار اختیار کرکے پوری قابلیت سے قدم بقدم تقلید کی، اُنہون نے اپنے ملک کا انتظام نمایان لیاقت اور کامیابی کے ساتھ کیا۔

نواب شاہجہان بیگم صاحبہ کا نام فیاضی اور رحمدلی مین مشہور ہے۔ اُنہون نے اپنے خاندان کی مسلسل وفاداری کو جو شاہنشاہی مقاصد کے لئے جوش اور ہمدردی کے ظاہر کرنے مین ہمیشہ ممتاز رہا ہے مجلی اور برقرار رکھا۔

نواب شاہجہان بیگم صاحبہ کی وفات نے رعایائے بھوپال کے سر سے ایک منصف مزاج، اور رحمدل، حکمران اُٹھا لیا، اور تاج برطانیہ کا ایک بڑا وفادار اور باتحت مہر جاتا رہا"